ناظرین قبل مطالعہ کتاب ہذا تصحیح اغلاط فرمالیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲	بیٹھکر	بیٹھکر	۲۵	۳	استنغفار	استیغفار	۶۴	۱۵	مجلوحال	مجلوحال مفصل
//	۱۱	پیران	پیران	۲۸	۷	جائز	جائز	۶۸	۳	اکثر	اگر
۱۲	۱۵	جبوۃ	حیوۃ	//	۱۲	نخل	نمل	۶۹	۱۸	یجبدو	یجبدو
۱۶	۳	غر	غیر	//	۱۳	صورت	سورت	۷۰	۸	رنع	رفع
//	۸	انفاق	اتفاق	۲۹	۱۸	عمزہ	عمرہ	۷۳	۴	وہان کے لوگ	وہان لوگ
//	۱۲	مذکورکوکوہی	مذکورہ کوہی	۳۰	۲	مدکور	مذکور	۷۵	۱۹	حوالہ	حوالہ کا
//	۱۵	ذوبحوبصیرہ	ذوالنحوبصیرہ	۳۲	حاشیہ ۱۰	بالم العد صاحب	علیم اللہ صاحب جالندھری	۸۳	۱۰	قوبہ	توبہ
۱۸	۳	اومین	اومنین					//	۱۳	اورکفر	توکفر
//	//	ہو	ہو	//	۱۲	البرازیہ	البزازیہ	۹۲	۸	تتخذوا	لاتتخذوا
//	۱۱	چاہنیے	چاہیئے	۳۴	۱۲	خزینہ	خبریہ	۹۶	۱۴	ہے	ہے اور
//	۱۹	را	سا	//	۱۸	حرمۃ	حرمۃ	۹۷	۱۸	باجماعۃ	باجماع
۱۹	۶	یحور	یجوز	//	//	خیرتیہ	خیریہ	۹۸	۱	جرا	جبرًا
//	//	ق	ۃ	۳۸	۱۴	صورت	سورت	۱۰۴	۹	خود	خواہ خود
//	۹	بیائیکہ	بیائیکہ	۴۱	۱۶	تفصدوا	تقعدوا	۱۰۵	۱۳	معیتہ	معینہ
۲۱	۱۳	صوم خوب	صوم حب	۴۲	۵	ہین	مین	۱۰۶	۱۱	رافع بھی	راقع بھی
۲۲	۴	الاسان	الانسان	۴۸	۹	عادۃ	عبادۃ	۱۰۹	۱۲	لبس	لبس
//	//	صوم ما	صوما	۵۵	۱۴	دکر	ذکر	۱۱۰	۱۴	بحلی	بجلی
//	//	صدتہ	صدقتہ	۵۶	۱۴	قنیم	قیّم	۱۱۱	۱۴	نخین	شیخین
//	۱۳	اغفرنی	اغفرلی	۵۸	۳	باطنی کا	باطنی را	//	۱۷	شعبۃ الایان	شعبۃ من الایمان
//	۱۴	واجرنی	واجبرنی	//	۱۲	ترلعیتہ	شریعتہ	۱۱۲	۱۷	بقاہم انی	بقایاہم فی
//	۱۹	تشنید	تشہد	//	۱۳	ادا ادا	ادا سے	//	//	باکتینا	ماکتبنا
۲۳	۱۵	ساختہ	ساختہ	۶۰	۱	ایک اولیا	کل اولیا	۱۱۴	۳	ضنا درو	ضیا درہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۴	۵	اوراو	اوراوراد	۱۳۱	۱۷	اورمثل	مثل	۱۴۸	۱۶	امیرحسین	امیرحسن
۱۱۵	۴	جمعہ	جمعہ	۱۳۵	۱	ابن	ابنی	۱۵۰	۸	زبان	زمان
۱۱۶	۱۶	اده	آمده	〃	〃	داخیہ	سہیل واخیہ	〃	۱۸	تعالی	تعالی
۱۱۷	۷	تلیب	تقلیب	۱۳۹	۹	ناعده	قاعده	۱۵۲	۱	تحصیص	تخصیص
۱۱۸	۱۳	شثینا	شثنا	〃	۱۵	اسانی	الثانی	〃	۲	ہوتی	ہوتی ہے
۱۱۹	۷	شینا	شثنا	۱۴۱	۱۶	لبجاری	ولیجاری	۱۵۳	۱۴	عنذکرذکر	عنذکر
۱۲۵	۱۲	النبیار	البنار	〃	۱۷	لیصرف	ولیصرف	۱۵۴	۱۴	وانکم	انکم
۱۲۹	۴	۴۰	۴	۱۴۳	۱۴	تعطیمی	تعظیمی	۱۵۵	۸	بدعتہ	بدعتہ
〃	۵	تنفید	تنفیذ	۱۴۴	۱۲	العشر	الشعیر	×	×	×	×

فہرست مضامین نافعہ فتاوی رشیدیہ حصہ اول

(ذ)

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سوالات مرسلہ میرزا حفیظ اللہ بیگ صاحب مرادآبادی)

سوال۔ کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ اس زمانہ مین جو لوگ شہادت کاذبہ ان الفاظ کے ساتھ دیتے ہین کہ مین خداتعالے کو حاضر و ناظر جان کر اس مقدمہ مین سچ کہونگا جھوٹ نہ کہونگا یا سچ کہا مینے جھوٹ نہ کہا یا سچ کہتا ہون مین جھوٹ نہین کہتا ہون مین۔ پھر باوجود اپنے علم کے مرتکب کذب کا ہوا اور اوسکے خلاف کہا تو اس صورت مین یہ شخص گنہگار رہوگا یا کافر۔ اور ان الفاظ مذکورہ فی الشہادۃ الکاذبہ اور ان الفاظ مین جو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر مین لکھے ہین او قال اللہ یعلم انی فعلت کذا وھو کاذب فیہ نسبۃ اللہ سبحانہ الی الجھل اور نیز اوسکے قائل کو منسوب الی الکفر لکھا ہے اور ایسے ہی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ملحقات شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی فی الفتاوی الصغیری من قال یعلم اللہ انی فعلت ھذا وکان لم یفعل کفر ای لانہ کذب علی اللہ وایضا لو قال اللہ یعلم انہ ھکذا وھو یکذب کفر اھ

یا دونوں صورتوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں اگر ایک ہی صورت ہے تو بر بنائے قول ابن حجر وملا علی قاری رحمہا اللہ تعالےٰ کے کاذب فی الشہادت کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں اور اگر کچھ فرق ہے تو اونکے کلام کی کیا تاویل ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب فقط

الجواب فعل گزشتہ پر حق تعالےٰ کو شاہد کرکے جھوٹ بولنا کفر ہے جیسا علی قاری اور ابن حجر نے کہا اور یہ کہنا کہ جھوٹ نہ کہونگا استقبال کا زمانہ ہے کہ سچ بولنے اور جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کرتا ہے بقولہ' اس مقدمہ میں سچ کہونگا یا بقولہ' سچ کہتا ہوں کیونکہ اگرچہ یہاں زمانہ حال بولتا ہے مگر مراد زمانہ استقبال ہے کہ بعد اس بیان کے بیان واقعہ کرتا ہے پس خلاف وعدہ کیا لہذا روایات علی قاری وابن حجر سے فرق ہے۔ تیسری شکل کہ اس مقدمہ میں سچ کہا اگر بعد اظہار کے یہ قول کہا تو البتہ یہ داخل روایۃ قاری وابن حجر میں ہے اور جو بعد اس قول کے اظہار کذب دیا ہے تو یہاں بھی مجازاً استقبال ہی مراد ہے بہرحال درصورت مراد معنی استقبال کے کفر نہوگا اور درصورت ماضی کفر ہے اور داخل روایۃ مذکورہ سوال پہلی صورت میں یہ فاسق ہے نہ کافر فقط واللہ تعالےٰ اعلم کتبہ

الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

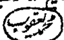


سوال تصور کرنا پیر کا یا اوستاد یا مرشد وغیرہ کا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب کسی کا تصور کرنا بطور خیال کے کچھ حرج نہیں مگر رابطہ جو مشائخ میں مروج ہے کہ اوس کو مشائخ نے کسی علاج کے واسطے تجویز کیا تھا اگر اوس ہی حد پر ہے کہ جس حد پر بزرگوں نے تجویز کیا تھا تو چنداں دشوار نہیں گو ترک اوسکا بھی اولےٰ ہے کہ مختلف فیہ بین العلماء ہے اور ایسا ضروری بھی نہیں کہ بدون اوس کے کام نہ چل سکے اور جو اوس حد سے بڑھ جاوے تو البتہ ناجائز ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ



الجواب صحیح محمد یعقوب نانوتوی



سوالات مرسلہ [illegible]

سوال پہلا - تقوی کس کا حکم ہے اور فتوی کس کا حکم ہے اور ان دونوں مین کیا فرق ہے اور ان دونوں مین سے ہم پر کس پر عمل کرنا فرض ہے -

الجواب - فتوی یہ ہے جس کو علمانے بدلیل قرآن وحدیث جائز کہا اوس پر عمل کرے اگرچہ بعض وجہ سے اوس مین ممانعت بھی معلوم ہوتی ہو اور تقوی یہ کہ جہان شبہ ہو اوسکو بھی نکرے پہلی کو رخصتہ کہتے ہین اور دوسری کو عزیمتہ دونون حکم شرع کے ہی ہین - اور دونون مین جس پر عمل کرے درست ہے رخصتہ سے باہر نہ نکلے اور تقوی کرے تو بڑا اجر ہے واللہ تعالے اعلم ؁

سوال دوسرا - شریعت اور طریقت دو ہین یا ایک اگر دو ہین توکس صورت سے اور اگر یہ دونون ایک ہین تو کیسے اور طریقت کا موجد کون ہے -

الجواب - دونون ایک ہین ظاہر سے عمل کرنا شرع ہے اور جب قلب مین حکم شرع کا داخل ہوکر طبعًا عمل شرع پر ہونے لگے وہ طریقت ہے - دونون کا حکم قرآن وحدیث سے ہے ادنی درجہ شرع ہے اوسکا ہی اعلے درجہ طریقہ کہلاتی ہے -

سوال تیسرا - اگر کوی صوفی بعض بعض کام خلاف شریعت کرتا ہو مثل مولود شریف معہ قیام وعرس بلا راگ وفاتحہ بر آب وطعام دست برداشتہ ونماز معکوس ومراقبہ بر قبور بسورۃ الم نشرح وبارچہ رنگین ابد آور کوی بات کفر وشرک کی کرتا ہو تو فرماے کہ ایسے صوفی سے مرید ہونا اور اوسکی صحبت مین بیٹھنا جائز ہے یا نہین اور ایسے صوفی کو بوجہ اپنے مجاہدہ اور تہجد گزاری کے اور حب الہی کے محنت شاقہ کے کچھ کمال بھی حاصل ہو سکتا ہے یا نہین -

الجواب - جو صوفی ہو اور خلاف شرع کام کرے وہ قابل بیعتہ کے نہین اور نہ وہ صاحب طریقہ ہے بلکہ شیطان ہے - **شعر** خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؁ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

سعدی لکھ گئے ہین جسقدر امور آپنے لکھے مین کوئی جائز ہے کوئی ناجائز مثلاً پارچہ رنگین مین کوئی گناہ نہین یا قبر پر بیٹھکر سر جھکا کر کچھ پڑھے یہ گناہ نہین اور خلاف شرع کو کوئی کمال ہووے تو کچھ عجب نہین کفار جوگیون کو بھی ہوجاتا ہے مگر وہ کمال کہ مقبولیت عند اللہ تعالے ہو حاصل نہین ہوسکتا فقط

سوال چوتھا۔ بعض بعض صوفیون کا یہ قول ہے کہ جسکا پیر کوئی نہین اوسکا پیر شیطان ہے اور پیران پیر صاحب کا قدم سب پیرون کی گردن پر ہے اور جب تک بندہ کا بندہ نہو تب تک خدا نہین ملتا تو اب یہ فرماے کہ ان باتون کا پتہ کہین طریقت اور تصوف مین بھی ہے یا نہین۔

الجواب۔ اس قول کے یہ معنی ہین کہ جسکا کوئی راہ بتانے والا نہین وہ شیطان کی کمند مین ہے قرآن حدیث اوستاد باپ کوئی اگر دین نہ سکھاوے گا خود شیطان کی تقلید کرے گا سو یہ بات درست ہے پیر سے مراد یہ پیر مرجع نہین۔ باقی پیران پیر کا قدم ہونا سب کی گردن پر مراد بزرگی بڑائی اونکی ہے اسمین کیا حرج ہے جو اون سے بڑے ہین اونکا قدم حضرت پیران پیر کی گردن پر ہے۔ اور بندہ کا بندہ ہونے کے معنی ہین کہ کسی خدا تعالے کے مقبول کا مطیع ہوکر عمل کرے یہ بھی درست ہے مگر ظاہر لفظ ایسا بولنا اچھا نہین جو موہم برے معنی کا ہو۔ مگر اصل مراد درست ہے۔

سوال پانچوان۔ عالم بے عمل وہی ہے کہ اوروں کو بتاوے اور آپ نکرے یا عالم بے عمل اور ہے یہ نہین۔

الجواب۔ عالم بے عمل جو تلقین کرے اور خود خلاف شرع کرے اگر لوگون کو وظائف نوافل تلقین کرے خود نکرے وہ برا نہین مگر واجبات کو ترک کرے ممنوعات کو کرکر

وہ عالم بے عمل ہوتا ہے۔

سوال چھٹا۔ جو عالم کہ خوب کھاوے اور خوب پہنے اور نماز مین جماعت کی پابندی بھی نکرے چاہے جماعت ملے یا نہ ملے اپنے نفس کی خاطر مسائل کو تاویل کرے تو یہ عالم اچھا یا یہ صوفی بدعتی تھی گزار حاجی وظیفچی مذکور الصدر اچھا فرماسے۔

الجواب۔ میرے نزدیک یہ دونون برے ہین مگر عالم نفس پرور زیادہ بدہی صوفی مبتدع سے کیونکہ اوسکا گناہ لوگون کو بہت نقصان دیتا ہے۔ صوفی بدعتی کا کم نقصان دیتا ہے فقط واللہ تعالے اعلم۔

سوال ساتوان۔ غیر مقلدون مین کیا برائی ہے۔

الجواب۔ مجتہدین کو برا کہنا اور تقلید کو شرک بتانا مسلمان مقلدون کو مشرک جاننا نفسانیۃ سے عمل کرنا براہی اور حدیث پر عمل کرنا توجہ اللہ تعالے اچھا ہے سب حدیث پر ہی عامل ہین مقلد ہو یا غیر مقلد فقط واللہ تعالے اعلم۔

سوال آٹھوان۔ اجماع امت اور قیاس مجتہد کا ماننا کہان سے واجب ہوا۔

الجواب۔ لا تجتمع امتی علی الضلالۃ الحدیث اجماع کی قطعی ہونے کی دلیل ہے فاعتبروا یا اولی الابصار قیاس کی حجت ہو اور بہت دلائل ہین اہل علم پر واضح ہین۔ فقط

سوال نوان۔ تقلید شخصی کے وجوب کی کیا دلیل ہے۔

الجواب۔ فاسئلوا اهل الذکر الایۃ اور نا اتفاقی اور لا ابالی ہو جانا عوام کو بسبب عدم تقلید کے دلیل وجوب شخصی کی ہے کہ اسمین انتظام عوام ہے فقط

سوال دسوان۔ صبح کو بعد فرائض کے دو سنتین اول کی اگر رہگئی ہون تو قبل

طلوع آفتاب پڑھے یا نہین امین آپکی راے شریف کیا ہے اور سوائے قول امام
صاحب رحمہ کے آپ کو حدیث سے کیا ثابت ہوا آیا پڑھنا یا نہ پڑھنا۔
الجواب۔ بندہ کے نزدیک سب احادیث جمع کرکے راجح نہ پڑھنا ہی کہ حجت
اس کی قوی ہے۔ فقط
سوال گیارہوان۔ اگر کوئی غیر مقلد ہمارے پاس جماعت مین کھڑا ہوا رفع یدین
اور آمین بالجہر کرتا ہو تو اوس کے پاس کھڑے ہونے سے ہماری نماز مین تو کچھ خرابی نہ
آئے گی یا ہماری نماز مین بھی کچھ فساد واقع ہوگا۔
الجواب۔ کچھ خرابی نہین آئے گی۔ ایسا تعصب اچھا نہین وہ بھی عامل سنت ہے
اگرچہ نفسانیہ سے کرتا ہے مگر فعل تو فی حد ذاتہ درست ہے۔
سوال بارہوان۔ وکیل اور آجکل کے وکیل کہ جو اپنے موکل کی ایماندار ی اور سچ
ہونے پر کچھ لحاظ نہین کرتے بلکہ محض اپنا محنتانہ مقدم سمجھتے ہین چاہے فریقین کی
بے ایمانی ہو چاہے فریق ثانی کی حق تلفی ہو جھوٹی گواہی دین اور دلواوین صرف اپنے
محنتانہ کی غرض سے جیسے کہ آجکل کے وکیل ہین تو فرمائے کہ اونکے یہان کا کھانا اور
اونسے صحبت رکھنا جائز ہے یا نہین۔
الجواب۔ اس زمانہ کی وکالۃ اور محنتانہ حلال نہین اونکا کھانا بھی اچھا نہین مگر
بتاویل فقط واللہ اعلم۔
سوال تیرہوان۔ جو شخص حج کو مکہ شریف جاوے اور مدینہ منورہ نجاوے اس
خیال سے کہ مدینہ شریف جانا کوئی فرض واجب نہین ہو بلکہ اک کار خیر ہے ناحق مین آجکے
راستہ خوفناک مین جاون کہ جابجا راستہ مین قافلے لٹ رہے ہین اور خوف

جان ومال کا ہے اور اسقدر روپیہ بھی صرف ہوگا اس سے کیا فائدہ تو یہ کچھہ گنہگار ہوگا یا نہین۔

الجواب۔ مدینہ نہ جانا اس وہم سے کمی محبت فخر عالم علیہ السلام کا نشان ہے ایسے وہم سے کوئی دنیا کا کام نہین ترک ہوتا زیارۃ ترک کرنا کیون ہوا اور راہ ہر روز نہین لوٹتی۔ اتفاقی بات ہے یہ کوئی حجت نہین اگرہان واجب بھی نہین بعض کے نزدیک بہرحال رفع یدین وآمین بجہر سے زیادہ موجب ثواب و برکۃ کا ہے اوس کو تو باوجود فساد اور خوف آبرو کے بھی ترک نہ کرین اور زیارۃ کو احتمال وہم سے بھی ترک کردیوین اس کو بھی تامل کر کے دیکھ لیوین کہ کون سا حصہ کمال ایمان کا ہے اور روپیہ خیرات مین صرف ہونا سعادت ہے۔ مکہ سے مدینہ تک پچاس روپیہ اعلیٰ درجہ کا صرف ہے جسنے پچاس روپیہ کا خیال کیا اور حضور کے مرقد مبارک کا خیال نہ کیا اوسکا ایمان ومحبت لاریب ناقص ہے گو گنہگار نہو مگر اصل جانا ہی کمی ایمان کی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوال چودہواں۔ فقرا کے یہان کشف کوئی بڑی بات ہے یا نہین۔

الجواب۔ کوئی کمال معتبر نہین اگرچہ کمال ہو کیونکہ یہ امر مشترک ہے مومن وکافر مین۔ تو کمال تو ہوا اگر خیر سے خیر ہے اور شر سے شر فقط واللہ اعلم

سوال پندرہواں۔ اہل عرب کا ہم پر کوئی حق ہے یا نہین اور کچھہ صدقہ کہ ہمکو جو میسر ہو اہل عرب کو دینا بہتر یا اپنے ہموطن کو کہ جنکا ہم پر حق ہے۔

الجواب۔ اپنے ہموطن کا دینا بہتر ہو عرب کے وینہے سے جو مانگتے پھرتے ہین مگر جب وہان زیادہ حاجت ہو اور یہان کم حاجت ہو تو پھر عرب کو دینا بہتر ہے احبوا العرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین فقط

سوال سولھواں۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

الجواب۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اونکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اونکا حنبلی تھا البتہ اونکے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اونکے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اونمیں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

سوال سترہواں۔ صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت وبررت کہنا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔

الجواب۔ یہ کہنا چاہیے ثابت ہے۔

سوال اٹھارہواں۔ ہر سال اپنے پیر یا استاد کی برسی کرے یعنی جب سال بھر پورے ہو جاوے تو ایک دن مقرر کرے اور اس روز کا نام عرس شریف رکھے اور اس دن کھانا پکا کر تقسیم کراوے مساکین کو اور ختم کرے پنج آیت قرآن کا تو یہ صوفیائے کرام کے بیان اور ہماری شریعت میں کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز

الجواب۔ کھانا تاریخ معین پر کھلانا کہ پس و پیش نہو بدعت ہے اگرچہ ثواب پہنچے گا اور طریقہ معینہ عرس کا طریقہ سنت کے خلاف ہے لہذا بدعت ہے اور بلا تعین کر دینا درست ہے۔ فقط۔

سوال انیسواں۔ اس صورت کی مساجد اور مدارس اور طرز تعلیم قرون ثلثہ میں نہیں تھا بلکہ یہ محض نئی صورت ہے تو اسکا بدعت نہونا کیا سبب۔

الجواب مسجد کی کوئی صورت شرع مین مقرر نہین جیسی چاہے بناوے مگر ہان مشابہتہ کنیسہ و بیعہ وغیرہ سے نہو علی ہذا مدارس کی کوئی صورت معین نہین مکان ہو اسکا ثبوت حدیث سے ہے اور کسی صورت خاصہ کو ضرور جاننا بدعۃ ہوگا **سوال بیسوان** قرآن اور حدیث پڑھاکر اجرت لینا درست ہی یا نہین اور اگر درست ہے تو کس وجہ سے یا یہ متاخرین رحمہ کا فتوی ہے اگر ہے تو کسقدر لینے پر اور اوسکے لینے پر اس قسم کی تاویلات کرنا کہ ہم معقول کی پڑھائی لیتے ہین نہ کہ حدیث اور قرآن کی اور ہم مدرسہ مین جانے کی نوکری پاتے ہین نہ پڑہانے کی اور امام شافعی رح کے مذہب مین درست ہی آپکے نزدیک قرآن و حدیث پر اور امامت پر جائز ہے یا نہین اور ایسے معاملات مین ایسی تاویل کرنا درست ہے یا نہین اور سورہ بقر مین جو اللہ تعالے رکوع ۲۰ مین اور ۱۸ مین ارشاد فرماتے ہین اوسکے مصداق کون لوگ ہین **الجواب** اجرت لینا تعلیم علوم دین پر اصل حدیث سے نکلتا ہے اسی واسطے شافعی رحمۃ اللہ تعالے کے نزدیک درست ہی حنفیہ قدما منع کرتے تھے متاخرین نے شافعی صاحب کا مذہب اختیار کیا اور فتوی جواز کا دیا بسبب اندیشہ تلف علم کے تاویلات کی حاجۃ نہین ضرورۃ مین دوسرے مجتہد کا مذہب لینا جائز ہے آخر وہ بھی حدیث سے کہتا ہے سو قدیم مذہب حنفی تقوی ہے اور مذہب شافعی پر عمل فتوی ہے اشتراء بآیات اللہ حرام یہ ہے کہ روپیہ کے واسطے آیۃ کے معنی بدل دین جیسا یہود کرتے تھے یہ اب بھی حرام ہی بالاتفاق تمام امۃ کے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال اکیسوان** کسی پیر یا شہید یا اوستاد یا باپ کا قول خلاف شرع ہو مگر دنیاوی کوئی مصلحت ہو تو ماننے یا نہین۔ **الجواب** خلاف شرع کسی کا قول ماننا درست نہین جو قول ماننا ہے بحکم شرع ماننا جائز ہے ورنہ ہرگز درست نہین فقط **سوال بائیسوان** منصور کہ جن کو زمانہ امام یوسف

صاحب ؟ مین سولی دی گئی تھی اونکی نسبت آپ کیا فرماتے ہین کہ وہ کیسے تھے۔
الجواب منصور معذور تھے بیہوش ہوگئے تھے اونپر فتوی کفر کا دینا بیجا ہے اون کے
باب مین سکوت چاہیے اوسوقت دفع فتنہ کے واسطے قتل کرنا ضرور تھا فقط سوال تیئسوان
یزید کہ جسنے حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہے تو وہ یزید آپکی راے شریف مین کافر ہے
یا فاسق الجواب کسی مسلمان کو کافر کہنا مناسب نہین یزید مومن تھا بسبب قتل کے
فاسق ہوا کفر کا حال دریافت نہین کافر کہنا جائز نہین کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف ہے فقط
سوال چوبیسوان عالم کہ کامرانی وتن پروری کند ؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند
یہ شعر واقعی صحیح اور ٹھیک ہے یا صرف مضمون شاعری ہی ہے الجواب معنی شعر کے درست
ہین تن پروری یہ ہے کہ اپنے نفع دنیا کے واسطے خلاف شرع بھی کرلیوے مونہ دیکھکر
فتوی دیوے اور جو مباح کھانے پہنے مین موافق حکم شرع کے عمل کرے اور مباحات ام
کرے وہ داخل شعر کے مضمون مین نہین ہوتا فقط واللہ تعالی اعلم سوال پچیسوان صوفیہ
کرام کے یہان جو اکثر اشغال اور اذکار مثل رگ کیماس کا پکڑنا اور ذکر ارہ اور حلقہ توجہ
نہین بلکہ ویسے ہی اور حبس دم وغیرہ جو قرون ثلثہ سے ثابت نہین بدعت ہے یا نہین الجواب
اشغال صوفیہ بطور معالجہ کے ہین سب کی اصل نصوص سے ثابت ہے جیسا اصل علاج ثابت
ہے مگر شربت بنفشہ حدیث صریح سے ثابت نہین ایسا ہی سب اذکار کی اصل ہمیشہ ثابت
ہے جیسا توپ بندوق کی اصل ثابت ہے اگرچہ اوسوقت مین نہ تھی سو یہ بدعۃ نہین
ہان ان ہیئات کو سنۃ ضروری خاصہ جاننا بدعۃ ہے اور اسکو ہی علما نے بدعۃ لکھا ہے
سوال چھبیسوان کوئی قسم بدعۃ کی حسنہ بھی ہوتی ہے یا نہین الجواب بدعۃ کوئی حسنہ
نہین اور جسکو بدعۃ حسنہ کہتے ہین وہ سنۃ ہی ہے مگر یہ اصطلاح کا فرق ہے مطلب سب کا

واحد ہی فقط واللہ تعالے اعلم **سوال ستائیسوان** جمعہ کی نماز کا وقت امام اعظم صاحب کے نزدیک کے سجے مستحب ہے گھنٹونکا حساب لگا کر فرماسئے **الجواب** گرمی مین تاخیر کرنا اور جاڑے مین جلدی کرنا ظہر و جمعہ مین برابر ہے گھنٹہ کا حساب کوئی ضرور نہین جیسا مناسب حال ہو کرے اسمین کوئی توقیت نہین ہوسکتی فقط واللہ تعالے اعلم

سوال اٹھائیسوان عام کفار کے یہان کی عام نوکری جائز ہے یا نہین نصاری کے یہان کی وہ نوکری کرنا کہ جسکی تنخواہ جنگی سے ملتی ہو جیسے طبیب وغیرہ تو یہ نوکری جائز ہے یا نہین **الجواب** کفار کی نوکری جسمین خلاف شرع نہو درست اور باقی ناجائز اور جنگی سے تنخواہ لینی طبیب کو درست ہے فقط

سوال اونتیسوان زبان سے کہے استغفر اللہ ربی اور توبہ وغیرہ کا دلمین کوئی اثر نہو تو یہ استغفار کچھ کفارہ گناہ ہوگا یا نہین **الجواب** استغفار زبانی مین ذکر زبان کا تو ہر حال حاصل ہے خالی ثواب سے نہین فقط

سوال تیسوان کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرانا قرون ثلثہ سے ثابت ہے یا نہین اور بدعت ہے یا نہین **الجواب** قرون ثلثہ مین بخاری تالیف نہین ہوئی تھی مگر اسکا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اسکی اصل شرع سے ثابت ہے بدعۃ نہین فقط

سوال اکتیسوان بعض بعض صوفی قبور اولیا پر چشم بند بیٹھتے ہین اور سورۃ الم نشرح پڑھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا سینہ کھلتا ہے اور ہم کو بزرگون سے فیض ہوتا ہے اس بات کی کچھ اصل بھی ہے یا نہین **الجواب** اسکی بھی اصل ہے اسمین کوئی حرج نہین اگر بہ نیۃ خیر ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال بتیسوان** کسی شخص کی تعظیم کو کھڑا ہوجانا اور پاؤن پکڑنا اور چومنا تعظیماً درست ہے یا نہین **الجواب** تعظیم دیندار کو کھڑا ہونا درست ہے اور پاؤن چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے حدیث سے ثابت ہے فقط **سوال تینتیسوان**

قبور پر عورات کو جانا محض حرام مگر مکہ شریف اور مدینہ منورہ مین کل زیارات پر عورات جاتی ہین اسکی کیا وجہ ہے **الجواب** عورتون کو قبور پر جانا مختلف فیہ ہے اکثر علما منع کرتے ہین بسبب فساد کے اور جو فساد نہو تو اکثر کے نزدیک جائز ہے حرمین میں اسپر عمل ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال چونتیسوان** رنگین کپڑے پہنا نیلا تہمت باندہنا موٹی تسبیح رکھنا بال سر کے بڑہانا اس خیال سے کہ اگلے پیشواون کا یہ فعل ہے تو اسمین بھی کوئی قباحت ہے یا نہین **الجواب** ان ہیات مین کوئی معصیت نہین بری نیت سے برا بھلی نیت سے بھلا ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال پنتیسوان** بعض بعض صوفی یہ کہتے ہین کہ جب تک بندہ کا بندہ نہو خدا نہ ملے تو یہ کلمہ کیسا ہے **الجواب** اسکا جواب پہلے لکھا گیا کہ معنی درست ہین مگر لفظا ہر لفظ موہم ہین اسواسطے یہ الفاظ نہ کہے فقط **سوال چھتیسوان** بعض بعض صوفی یہ کہتے ہین کہ جسوقت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لیگئے ہین اوسوقت بڑے پیر صاحب نے کندہا دیا اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا اے محی الدین تیرے قدم سب اولیاؤنکی گردن پر تو اب یہ فرمایے کہ اسکی کہین اصل بھی ہے یا نہین **الجواب** یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے اور اسکا واضع ملعون ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال سینتیسوان** اولیاء اللہ اپنی قبرون مین زندہ ہین یا مردہ اور اگر زندہ ہین تو ہماری آواز سنتے ہین یا نہین **الجواب** روح کو حیوۃ ہوتی ہے قبر مین سب کی روح زندہ ہے ولی ہو یا عامی اور سماع مین اختلاف ہے بعض مقر ہین بعض منکر فقط واللہ تعالی اعلم **سوال اڑتیسوان** کوئی متولی مسجد یا خادم مسجد ایسا ہو کہ جب ہم اس مسجد مین نہ آجاوین جماعت نہ کہڑی ہو بلکہ بعض مرتبہ اگر کوئی اجنبی شخص وقت نماز معمولہ مسجد پر لب آجاوے امام کے مصلے پر تکبیر جماعت کے واسطے کہدے تو وہ متولی مسجد خفا ہو اور کہدے کہ تو نے میری تکبیر اولے

قضا کرا دی ابھی تو وقت بھی نہ تھا تو لے بغیر ہمارے تکبیر کیون کہی تو ایسا شخص متولی یا حافظ یا عالم کہ جسنے نماز کو اپنے قبضہ مین کیا ہو یہ کہ متولی پابند نماز ہو تو ایسا شخص گنہگار ہے یا نہین **الجواب** جو ایسا شخص متولی ہے کہ اپنے واسطے ایسی تاکید کرے اور تاخیر کرے وہ گنہگار ہے اور ایسون کا انتظار بھی درست نہین ہان عوام مسلمین کا انتظار درست ہے بشرطیکہ دوسرون کو جو حاضر ہوچکے ہین شکایت نہو اور وقت بھی مکروہ نہ آجاوے مگر رئیس اور دنیا دارون کا انتظار نکرے وقت پر جب سب یا اکثر حاضر ہوگئے نماز پڑھ لیوے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال اونتالیسوان** جو امام مسجد ایسا ہو کہ جسوقت تک مسجد مین ایک یا دو شخص مخصوص نہ آجاوین چاہے جماعت کا وقت معمولہ بھی گذرنے کے قریب ہو اور وقت مین بھی تاخیر ہوتی ہو مگر اپنے دنیاوی نفع کے باعث یا ملاقات کے سبب سے اُن اشخاص کا انتظار کرے بغیر اونکے جماعت مین تاخیر کرے تو اوسکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے **الجواب** اگر بوجہ دنیا کے کسی دنیا دار رئیس کا انتظار کرتا ہے اور حاضرین کی رعایۃ نہین کرتا تو امام مکتبر گنہگار ہے مگر نماز اوسکے پیچھے ہو جاتی ہے **سوال چالیسوان** امام مسجد کو یا واعظ مسجد کو اختیار ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے امام جماعت اولی نہ بننے دے یا واعظ اور کسی واعظ کو اپنی مسجد مقبوضہ مین وعظ نہ کہنے دے ایسا مختار ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہین **الجواب** امام مسجد اور واعظ اگر کسی کو امام نہ ہونے دے وعظ نہ کہنے دے کسی مصلحت شرعیہ اور رفع فساد کے واسطے تو درست ہے کہ انتظام کی بات ہے دوسرے شخصون کو بھی اُسکی رعایۃ چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ دوسرے کی جگہ مین بدون اذن کے امام نہ بنے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال اکتالیسوان** فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول کیا ہوتا ہے اور کہان سے ثابت ہے اور اسکی نسبت صوفیہ رح کیا فرماتے ہین

الجواب یہ دونون لفظ اصطلاح مشائخ کے ہین اتباع کرنا اور محبۃ کا غلبہ لوجہ اللہ تعالی ہونا ہے انکی اصل شرع سے ثابت ہی فاتبعونی یحببکم اللہ الآیہ فقط **سوال بیالیسوان** جمعہ مسجد مین جمعہ کی نماز ڈہائی بجے ہوتی ہی اور مسجدون مین جمعہ کی نماز ایک بجے ہوتی ہے تو فرمایے کہ کہان جمعہ پڑہے جو ثواب زیادہ ہو **الجواب** جامع مسجد مین بسبب کثرۃ آدمیون کے زیادہ ثواب ہے اگر گرمی کے موسم مین ہی تو ڈہائی بجے تک وقت اچھا ہوتا ہے وہین جمعہ پڑہے اور جاڑے کے موسم مین بہتر ہے کہ دیگر مسجد مین پڑہ لیوے کہ احتمال ایک مثل سے وقت نکل جانے کا ہے فقط واللہ تعالی اعلم **سوال تینتالیسوان** رمضان شریف مین مسجدون کو آراستہ کرنا اور تراویح کے وقت اور روزون کی نسبت روشنی کرنا زیادہ کیسا ہے **الجواب** مساجد کا صاف کرنا تو بہتر ہی مگر روشنی اندازے سے زائد کرنا اسراف ہی اور زیادہ روشنی بسبب کثرۃ آدمیونکے ہے کہ حاجۃ ہی تو درست ہے فقط واللہ تعالی اعلم **سوال چوالیسوان** کسی عالم یا فقیر سے مرید ہونا کوئی ضروری بات ہے یا مستحب ہے **الجواب** مرید ہونا مستحب ہے واجب نہین فقط **سوال پینتالیسوان** بادشاہ یا نواب کو نذر دینا کیسا ہے اور جو پیر یا ولی کی نذر کی جاتی ہی وہ کیسی ہے **الجواب** بادشاہ نواب کو ہدیہ دیا کرتے ہین اگر رشوۃ یا وجہ معصیۃ کے نہین تو محض اخلاصمندی ہے تو درست ہے اور بزرگون کو بھی جو دیتے ہین وہ ہدیہ ہے درست ہی اور جو اموات اولیاء کی نذر ہے تو اوسکے اگر یہ معنی ہین کہ اسکا ثواب اونکی روح کو پہونچے تو صدقہ ہے درست ہے اور جو نذر بمعنی تقرب اونکے نام پر ہے تو حرام ہے فقط واللہ تعالی اعلم **سوال چھیالیسوان** اکثر آدمی شجرہ خاندان کا ہر صبح و شام پڑہتے ہین یہ کیسا ہے **الجواب** شجرہ پڑہنا درست ہے کیونکہ اوسمین توسل اولیاء کے حق تعالی سے دعا کرتے ہین اسکا کوئی حرج نہین فقط واللہ



تعالیٰ اعلم ۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری نبوی صلعم

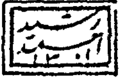
استفتاء

کیا فرماتے ہین علمای دین متین اور مفتیان شرع رسول سید العالمین درباب تقلید شخصی آیا یہ واجب ہی یا جیسا غیر مقلدین معاذ اللہ گمان کرتے ہین شرک یا بدعۃ ہے بنقیح اور بصفا بیان فرماؤ تا کہ اجر پاؤ **الجواب** تقلید مطلق فرض ہی لقولہ تعالیٰ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون الآیۃ حق تعالیٰ نے اس آیۃ مین مطلق تقلید کو فرض فرمادیا ہے اور تقلید کی دو فرد ہین ایک شخصی کہ سب مسائل ضروریہ ایک ہی عالم سے پوچھکر عمل کرے دوسرے غیر شخصی کہ جس عالم سے چاہے دریافت کرلیوے اور آیۃ بسبب اپنے اطلاق کے دونون قسم تقلید کو متضمن ہی لہذا دونون قسم تقلید کی مامور من اللہ تعالیٰ اور مفروض حق تعالیٰ کی طرف سے ہین اور جس فرد تقلید پر کوی عمل کریگا حق تعالیٰ کے حکم فرض کا عامل ہوگا لہذا جو شخص تقلید شخصی کو جو مامور ومفروض من اللہ تعالیٰ ہے شرک یا بدعۃ کہتا ہے وہ جاہل گمراہ ہے کیونکہ حق تعالیٰ کی مخالفۃ مین خدا تعالیٰ کے مفروض کو شرک کہتا ہے اور نہین جانتا کہ حق تعالیٰ نے جہان مطلق حکم فرمایا ہے تکلیف کو مختار فرمادیا ہے کہ جس فرد مقید پر چاہے عمل کرے کیونکہ مطلق کا من حیث الاطلاق کہین خارج مین وجود نہین ہوتا بلکہ اپنے افراد کی ضمن مین خارج مین موجود ہوتا ہی مثلاً انسان کا وجود من حیث الاطلاق کہین جدا نہین پایا جاتا بلکہ افراد کے ضمن مین ہی خارج مین ہوتا ہے ایسا ہی تقلید کا وجود جدا ہو اور شخصی اور غیر شخصی کا جدا ہو یہ ہرگز ہرگز نہین ہوسکتا بلکہ تقلید جہان کہین ہوگی یا شخصی کے ضمن مین یا غیر شخصی کے ضمن مین ہوگی لہذا دونون قسم مین مکلف مختار ہے جسپر چاہے عمل کرے اور عہدہ امر سے فارغ ہوئے پس مامور من اللہ تعالیٰ کو بدعۃ یا

شرک کہنا خود معصیت ہے بلکہ درصل دونوں نوع تقلید کے جواز مین یکسان ہین مگر اسوقت
مین کہ عوام الناس بلکہ خواص پر بھی ہوائے نفسانی کا غلبہ اور اعجاب کل رائے برایہ کا
اور تقلید غیر شخصی اونکی ہوا و اعجاب کو عمدہ ذریعہ جواز و اجرار کا ہو جاتا ہے اور موجب لاابالی
پن کا دین کی طرف سے اور سبب زبان درازی و تشنیع کا شان مسلمین و ائمہ مجتہدین مین اور
واسطے بن جاتا ہے اور باعث تفرقہ و فساد کا باہم مسلمین مین ہوتا ہے چنانچہ یہ سب شاہد
ہے لہذا ایسے وقت مین تقلید غیر شخصی کا اختیار کرنا اس وجہ سے جہان پر مفاسد برپا ہوتے
ہون درست نہین رہا اور فقط شخصی امتثال امر فسئلوا کے واسطے تعیین و تشخص حکم مشروع
ہوگئی ہے کیونکہ اتفاق اور اتحاد رکن عظم دین اسلام کا ہے تو اسکی محافظۃ بھی فرض اعظم ہے
قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الآیۃ ان اللہ لایحب الفساد الآیۃ
اور اکثر احادیث اس باب میں وارد ہین لہذا محافظۃ اس فرض اعظم کے واسطے اور رفع
ان مفاسد و شنائع کی ضرورت سے ایک شق مامور علی التخییر سوال کو ترک کرنا اور دوسری
شق کو جو معین و مقوی اس فرض عظم کا اور دافع شنائع مذکورہ کو ہی کو اختیار کرنا عین حکم
ختم شارع علیہ السلام ہوگیا ہے چنانچہ قراۃ قرآن شریف کی سبعۃ احرف مین مخیر تھی اور باجماع
صحابہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس کو منع کرکے ایک لغۃ قریش مین منحصر کردیا اور یہ محض برفع نزاع
و تفرقہ کی وجہ سے ہوا تھا صحیح بخاری اسکی شاہد ہے اور خود فخر عالم علیہ السلام نے قتل ذوالخویصرۃ
کے باب مین جو واجب القتل بسبب کلمات کفر و گستاخی فخر عالم علیہ السلام کرتا فرمایا تھا دعہ فان الناس
یقولون ان محمداً یقتل اصحابہ او رہ حکم بسبب فتنہ کے ہوا تھا لاغیر الحاصل ایسے وقت
نازک مین تقلید شخصی واجب مشخص ہے اور غیر شخصی ان فتن مشاہدہ کے سبب ممنوع ہے البتہ
اگر کہین یہ فساد غیر شخصی مین نہ پایا جاوے تو وہ بھی مامور علی التخییر ہے مثل شخصی کے پس منع

ہو گیا کہ تقلید شخصی واجب ہے اور اوسکو بدعۃ یا شرک کہنا جہل محض ہے واللہ تعالی اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۶ ذالحجہ ۱۳۱۱ھ ہجری



سوال شروع سورۃ توبہ کے بسم اللہ شریف نہونے کا کیا سبب ہی یا سورہ توبہ اور سورۂ انفال ایک سورۃ ہین تو اس صورت مین فاصلہ کیون ہی اور نام انکے علیحدہ علیحدہ کیون مقرر ہوئے اور اگر دو ہین تو بسم اللہ شریف اسپر کیون نہین لکھی گئی اسواسطے کہ شروع ہر سورۃ پر بسم اللہ شریف ضرور ہوتی ہے اور اگر کوئی بسم اللہ شریف پڑہے تو جائز ہے یا نہین اور جواز مع الکراہتہ ہے یا بدون کراہتہ اور بعض شخص جو بوقت شروع سورہ توبہ کے یہ دعا پڑہتے ہین یہ ثابت بالسنۃ ہی یا نہین اور وہ یہ ہے اعوذ باللہ من النار ومن شر الکفار ومن غضب الجبار وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین **الجواب** حدیث ابو داؤد مین ہی کہ حضرت عثمان نے فرمایا کہ انفال اول نازل ہوئی تھی اور توبہ اخیر مین اور آپ علیہ الصلوۃ نے نہ فرمایا کہ یہ دو سورۃ ہین یا ایک اور قصہ دونون کا مشابہ تھا لہذا بسم اللہ توبہ پر نہ لکھی کہ شاید انفال کا جزو ہو اور جمع بھی نہ کیا کہ شاید دو سورۃ ہون لہذا فصل بلا تسمیہ کے کر دیا ہے اور بسم اللہ اگر اسپر کوئی پڑہے بلا کراہتہ درست ہے اور یہ جو معمول بعض کا ہی کہ بجائے تسمیہ کے اعوذ مذکور سوال پڑہتے ہین اسکی کوئی اصل معتبر نہین اور دوسری روایۃ جو حضرت علی سے نقل کرتے ہین وجہ تسمیہ نہ لکھنے کی وہ بھی ان معتبرین نہین جو حضرت عثمان سے نقل ہوئی معتبر ہے فقط واللہ تعالے اعلم

سوال جو کہ کتاب تقویۃ الایمان مین در بارۂ افعال شرکیہ کے واقع ہوا ہے جیسے نذر غیر اللہ یعنی توشہ وغیرہ و بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ اور طواف کرنا قبر کو اور غلاف ڈالنا اوسکے اوپر اور جو اسکی مثل اور امور ہین اور قسم کھانا بغیر اللہ اور شگون بدلینا اگر کسی شخص سے

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

صادر ہو وین تو اوس شخص کو کافر محض جاننا اور دیگر معاملہ کفارونکا اوس کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہین **الجواب** افعال شرکیہ بعض ایسے ہین کہ شرک محض ہی اور بعض ایسے ہین کہ مشرک لوگ اونکو کرتے ہین اور تاویل اوسمین ہو سکتی ہے پس پہلی قسم کا فعل جیسا سجدہ بت کو کرنا زنار ڈالنا ہے ان امور سے تو مشرک ہو گیا اور سب معاملات مشرکین کے اوس کے ساتھ کرتے ہین اور دوسری قسم کے افعال سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے ایسے خروج من الاسلام نہین ہوتا کیونکہ شرک بعض اصل شرک اعلی درجہ کا ہی اور بعض کم اس ہی واسطے شرک دون شرک کہتے ہین تو دوسرے درجہ کے شرک حقیقۃ شرک نہین جیسا قسم لغیر اللہ کو شرک فرمایا اور ریا کو شرک فرما دیا لہذا یہ سب افعال جونکہ صورۃ شرک کی ہین اونکو شرک فرما دیا ہے اسکے کرنے سے فاعل حقیقی مشرک نہین ہو جاتا فقہانے لکھا ہے کہ مسلم کے فعل مین اگر ننانوے احتمال کفر کے ہون اور ایک احتمال ایمان کا ہو تو اوسکو ایمان پر حمل کرنا اور مومن ہی کہنا چاہیئے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** جو شخص کہ حضرت مولانا مولوی اسمعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کافر اور مردود کہتا ہی تو وہ شخص خود کافر ہے یا فاسق اگر وہ کافر ہے تو اوس کے ساتھ معاملہ کفارونکا سا کرنا جائز ہے یا نہین موافق اُس فتوی کے جو مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی کا ہے اور اوسپر چند علما کی مہرین ہین وہ یہ ہے کہ جو کوئی مولوی محمد اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہی اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط محمد اکبر علی خان۔ اسی طرح اور بہت علماے دہلی کی مہرین ہین تو موافق اس فتوی کے اوس کے ساتھ معاملہ کفارون کا سا کرنا جائز ہے یا نہین فقط **الجواب** مولانا محمد اسمعیل صاحب کو جو لوگ کافر کہتے ہین بتاویل کہتے ہین اگرچہ وہ تاویل اونکی غلط ہے لہذا اُن لوگون کو کافر کہنا اور معاملہ کفار کا ان کو کرنا چاہیئے

جیساکہ روافض و خوارج کو بھی اکثر علمار کافر نہین کہتے حالانکہ وہ شیخین و صحابہ کو اور حضرت علی کو رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کافر کہتے ہین پس جب بسبب تاویل باطل کے اونکے کفر سے بھی ائمہ نے تحاشی کی تو مولوی محمد اسمٰعیل کی تکفیر سے بالطریق اولے کافر نہ کہنا چاہیے فقط واللہ تعالے اعلم سوال مذہب حنفیہ مین امامت عالم کی اولے تر ہے قاری سے لیکن اگر قاری ہو اور ضروریات دین سے بخوبی واقف ہو اور عالم قاری نہو تو عالم کی امامت سے قاری کی امامت اولی ہے یا نہین الجواب اگر عالم واقف مسائل صلوۃ کا قرآن کو مایجوز بہ الصلوۃ پڑھتا ہے تو اوسکو ہی امام بنانا چاہیئے اور جو قرآن ایسا نہین جانتا تو امامت اوسکی درست ہی نہین ہوئی کہ رکن نماز کا قراۃ ہے قرآن جب غلط پڑہا تو نماز فاسد ہوئی ایسی حالت مین قرآن صحیح پڑھنے والا امام ہو اگرچہ تہوڑے مسائل سے واقف ہو چہ جائیکہ بخوبی واقف ہو مگر مراد قاری سے معروف قاری نہین کیونکہ یہ اعلے درجہ ہے یہ فرض نہین غرض مایجوز بہ الصلوۃ تصحیح الحروف ہے کذا فی عامۃ الکتب واللہ تعالے اعلم سوال تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۶ مطبوعہ مطبع فاروقی مین حدیث نقل فرماتے ہین ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا مین ایک شہر مین جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا مین نے وہانکے لوگون کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا مین نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لایق ہین کہ سجدہ کیا جاے اونکو پھر آیا مین پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا مین نے کہ گیا تھا مین حیرہ مین تو دیکھا مین نے ان لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین وہ اپنے راجہ کو سو تم بہت زیادہ لایق ہو کہ سجدہ کرین ہم تم کو سو فرمایا مجکو بھلا خیال تو کر جو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو کہا مین نے نہین فرمایا تو مت کرو ف یعنی مین بھی ایک دن مرکر مٹی مین ملنے والا ہون تو کیا سجدہ کے لایق ہون الخ تو یہان پر یہ شبہ واقع ہوتا ہے

کہ مٹی مین ملنے سے کیا مراد ہے اور مخالفین یہان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ مولانا صاحب کے نزدیک انبیار کا جسد زمین مین ملجانا ثابت ہوتا ہے اسکا کیا جواب ہے مفصل ارقام فرمائے **الجواب** مٹی مین ملنے کے دو معنی ہین ایک یہ کہ مٹی ہوکر مٹی زمین کے ساتھ خلط ہو جاوے جیسا سب اشیار زمین مین پڑکر خاک ہوکر زمین ہی بن جاتی ہین۔ دوسرے مٹی سے ملاق و متصل ہو جانا یعنی مٹی سے ملجانا تو یہان مراد دوسرے معنی ہین اور جسد انبیار علیہم السلام کا خاک ہونے کے مولانا مرحوم بھی قائل نہ تھے چونکہ مُردہ کو چارون طرف سے مٹی احاطہ کر لیتی ہے اور نیچے مُردہ کے مٹی سے جسد معہ کفن ملاحق ہوتا ہی یہ مٹی مین ملنا۔ اور مٹی سے ملنا کہلاتا ہی کچھ اعتراض نہین فقط واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** تذکیر الاخوان کے صفحہ پانچ مین ہے کہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ آل عمران مین اور مت ہو اونکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اوسکے کہ پہونچ چکے اونکو صاف حکم اور اونکے واسطے بڑا عذاب ہے جسدن سفید ہونگے بعض منہ اور سیاہ ہونگے بعض منہ سو وہ جو سیاہ ہوے منہ اونکے کیا تم کافر ہوگئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کرنے کا۔ اسکے فائدہ مین ہی کہ بہت گروہ فرقہ فرقہ ہوگئے جنانچہ یہود و نصاری تہتر فرقے ہوگئے اور پھر آگے تحریر فرماتے ہین جدا نہین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے الخ اور صفحہ ۲ مین فرماتے ہین پھر کسی نے آپکو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی رفاعی ٹہیرالیا الخ تو اس جگہ پر شبہ واقع ہوتا ہے کہ ان خاندانون کو ان فرقون مین شامل جو فرمایا تو اسکی کیا وجہ ہے اور یہ مضمون صحیح ہے یا غلط **الجواب** مراد یہ ہے کہ فرقہ فرقہ جدا ہونا باعتبار عقائد و اعمال کے بدعۃ ہے جیسا روافض و خوارج عقائد مین اپنے اہوا سے مختلف ہوگئے ہین تو اسی طرح اس زمانہ کے قادری

وجشتی مثلاً اپنے اپنے عقائد مبتدعہ مین اور اعمال ناجائز مین مختلف ہوکر ہر ایک نے خلاف شرع کو اپنا طریقہ مقرر کرلیا ہے کہ اگر عالم اونکو کسی عقیدہ باطلہ مبتدعہ سے یا کسی عمل غیر مشروع سے منع کرے تو کہتے ہین کہ ہم قادری ہین مثلاً ہم کو جسطرح اپنے بزرگون سے پہونچا اوس کو ہی حق جانتے ہین اور یہ بالکل غلط ہی کیونکہ عقائد و اعمال سب بزرگان دین کے موافق سنت کے تھے ان لوگون نے احداث بدعات کیا ہی پس ایسے اہل طریقہ کو وہ مثل ہتر فرق کے فرماتے ہین نہ اون اہل اللہ لوگون کو جو ان خاندان کے مقبول متبع سنت ہین کیونکہ اونکا کوی فرقہ سواے اہل سنت کے نہین اور کوی امر طریقہ کا خلاف شرع کے نہین یہ خود ایک فرقہ کا ہی فقط نام ہر ایک کا جدا ہے واللہ تعالے اعلم۔ **سوال** صوم رجب کا ثبوت حدیث سے ہے یا نہین اور فضائل اعمال مین تو حدیث ضعیف قابل عمل ہوتی ہے نہ کہ ثبوت اعمال ہین لایق قبول ہو اور اگر ہو سکتی ہے تو اوس کو تحریر فرمادین **الجواب** فضیلت صوم رجب کی کسی حدیث صحیح سے منقول نہین رجب و غیر رجب برابر ہین مگر بعض احادیث سے اشہر حرم کی کچھہ فضیلت ثابت ہوتی ہے پس چارون ماہ حرم برابر ہوئے سواے ایام معدودہ کے جکی فضیلت ثابت ہوئی ہی بعد اس کے اگر ضعیف روایة سے فضیلت صوم خود رجب کی ثابت ہو تو روزہ رکھنا جائز ہے کیونکہ صوم خود عبادۃ ہی مگر جب صوم رجب کو مثل واجب کے جانا جاوے تو اوسوقت بدعة ہو جاوے گا بس ثبوت صوم کا تو مطلق فضیلت صوم نفل سے ثابت ہی اور پھر اشہر حرم کے صوم سے ثابت ہے اور فضل خاص اگر ضعیف روایة سے ہو تو اوس پر عمل درست ہے جب تک موکد و واجب نہ جانا جاوے فقط واللہ تعالے اعلم

سوال کھانا تیار کرنا واسطے تصدق موتے کے بلا تعین یوم کے فقرا و مساکین کو جمع کرکے کہلا دینا یا تقسیم کردینا جائز ہے یا نہین مدلل ارقام فرمادین **الجواب** بلا تعین

کھانا تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کرنا طعام کا کسی کے نزدیک
ناجائز نہیں ثواب اوسکا میت کو پہونچتا ہے باتفاق البتہ عبادۃ بدنی مین خلاف
امام شافعی رحمہ اور امام مالک رحمہ کا ہے مالی مین کسی کا خلاف نہیں قال فی الہدایہ الاصل
فی ہذا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ او صوما او صدقۃ
او غیرہا الخ فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** ذکر جہر مذہب حنفیہ مین جائز ہے یا نہین مدلل
ارقام فرمائے **الجواب** ذکر جہر مین حنفیہ کی کتب مین روایات مختلفہ ہین کسی سے کراہت
ثابت ہوتی ہے خیر محل ثبوت مین اور بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی راجح ہے اور اسکی
دلیل طلب کرنا بے سود ہے کیونکہ مجتہدین کا خلاف ہے سو اب کون فیصلہ کر سکتا ہے مگر
جواز کی دلیل یہ ہے کہ قال اللہ تعالے اذکر ربک فی نفسک تضرعا وخفیۃ ودون الجہر الآیۃ
دون الجہر بھی جہر ہی ہے کہ ادنی درجہ ہے قال علیہ السلام اربعوا علی انفسکم الحدیث
اور یہ بھی ذکر جہر ہی ہے رفق کو فرمایا ہے گو بہا بلند سے منع کیا اور متعلق آیات و
احادیث بہت جواز پر دال ہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** جلسے اور قومے مین
یہ الفاظ کہنا فرائض ہون یا نوافل جائز ہے یا نہین اللہم اغفرلی وارحمنی واہدنی وارزقنی
وارفعنی واجبرنی جلسے مین اور قومے مین ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔
الجواب یہ کلمات فرض نفل مین سب مین درست ہین مگر امام کو فرائض مین نہ کہنا چاہیئے
کہ مقتدیون پر تسویل صلوۃ کی کلفت ہوتی ہے تنہا ہو تو کہے کہ نماز مین اذکار مسنونہ اولے
ہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کتاب مالا بدمنہ
مین فرماتے ہین و انگشت خنصر و بنصر از دست راست عقد کند و وسطی و ابہام را
حلقہ کند و انگشت شہادت را کشادہ دارد و تشہد بخواند و وقت شہادت اشارت کند

یہ عبارت موافق مذہب امام صاحب ہی یا نہین اس سے ابتداً رفع سبابہ شروع التحیات سے معلوم ہوتا ہے لہذا وقت شہادت کے رفع کیا جاوے یا اول ہی مرقوم فرمائیے **الجواب** بعض علمای حنفیہ اول کھولکر ہاتھ رکھتے ہین اور وقت اشارہ کے عقد کرتے ہین اسکا پتہ بھی حدیث سے ملتا ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ اول ہی عقد کرکے ہاتھ رکھے یہ بھی درست معلوم ہوتا ہے دونون طرح پر عمل درست ہی فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** [۱۲] شادی مین وقت نکاح کے خرمون کا لٹانا اور لوٹنا جایز ہے یا نہین اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی جو کہ موید لوٹنے چھوارون کی ہے معتبر ہے یا نہین اور فقہا کا اسمین کیا مذہب ہے، ارقام فرمائیے **الجواب** ایسے جزئی عمل کو کرنا کچھ ضروری نہین اگرچہ ایسا لوٹنا درست ہو مگر یہ روایۃ حبان معتبر نہین اور اسکے فعل سے اکثر چوٹ آجاتی ہے مسجد کے نکاح مین بے تعظیمی مسجد کی بھی ہوتی ہے لہذا حدیث ضعیف پر عمل کرکے موجب اذیۃ مسلم کا ہونا ہے اور مسجد کی شان کے خلاف فعل ہونا مناسب نہین اور اس روایۃ کو لوگون نے ضعیف لکھا ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** [۱۳] گوٹہ کناری جسکو عورات کپڑون پر لگاتی ہین اوسکا استعمال مردون کو بھی بقدر چار انگشت یا دو انگشت کے کپڑون پر درست ہے یا نہین اگر اوسکا کپڑا بنا ہوا پہنے تو جائز ہے یا نہین **الجواب** گوٹہ کناری چار انگشت تک مردون کو جائز ہے خواہ کپڑے کے ساتھ بنا ہوا ہو خواہ ٹانک دیا ہو خواہ بدون سینے کے کپڑے سے متصل کر دیا ہو اسمین وزن کا اعتبار نہین بلکہ مساحت کا اعتبار ہے چار انگشت درست اور زائد ممنوع ہی خالص چاندی کا پترہ بھی یہی حکم رکھتا ہے کذا فی کتب الفقہ **سوال** [۱۴] لباس سرخ کا استعمال مردون کو کرنا سوائے کسم کے خواہ کسی قسم کا ہو مثلاً ٹول ومخمل وغیرہ کے جائز ہے یا نہین اور

نماز مین اوس سے کوئی نقصان واقع ہوگا یا نہین محقق مذہب اس مین کیا ہے اور
حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب رحمہ نے اربعین مین تحریر فرمایا ہے کہ حماویہ مین لکھا ہے
روایۃ کی حسن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ دور رہو رنگ سرخ سے
کہ رنگ سرخ زینت شیطان ہی اور تاکید الاخوان حصہ دوسرے تقویۃ الایمان مین مندرج
نقل فرماتے ہین اخرج الترمذی وابو داوٗد عن عبد اللہ بن عمرؓ قال مر رجل و علیہ ثوبان
احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگ سرخ
بالکل ممنوع ہے کہ آپ نے اوسکے سلام کا جواب نہین دیا اسمین صحیح مذہب کیا ہے بل
ارقام فرمائے **الجواب** سرخ غیر معصفر مین روایات مختلفہ ہین اور ہر ایک جانب
دلائل مذکور ہین احوط مطلقًا سرخ کا ترک ہی اور رخصت جواز استعمال سوائے معصفر کا
ہے جو مسئلہ اول قرن سے مختلف ہو اوسکا فیصلہ نہین ہوسکتا اس حدیث مین جو
ثوبان احمران وارد ہے اسکو مجوزین معصفر پر حمل کرتے ہین فقط واللہ تعالےٰ اعلم
سوال رنگ زرد سوائے زعفران کے مثل بن وغیرہ کے استعمال کرنا بالخصوص
مردون کو جائز ہے یا نہین **الجواب** علی ہذا زرد رنگ سوائے مزعفر کے مردونکو
مختلف فیہ ہے راجح اسمین جواز ہے اور سرخ و زرد کی بحث مردون کے ہی واسطے
ہے عورتون کو سب درست ہی لہذا علی الخصوص مردون کو جو درج سوال ہے یہ زائد ہے
فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** دیواسلائی گندک کی جس سے چراغ روشن کرتے ہین اور
بوقت روشن کرنے کے اوس سے بدبو نکلتی ہے مسجد میں جلانا درست ہی یا نہین **الجواب**
جس شی مین بدبو ہو اوس کو مسجد مین لیجانا اور بدبو کا مسجد مین پیدا کرنا منع ہے یہانتک
پیاز کھاکر بدبو دہن کے ساتھ دخول مسجد کو حرام لکھا ہے پھر گندک کی بدبو مسجد مین پھیلانا

کسطرح درست ہوگا چراغ خارج مسجد روشن کرکے لیجاوے یا موم کی دیا سلائی سے روشن کرے فقط واللہ تعالے اعلم سوال ایک مقدمہ امر واقعی اور سچا ہے اور قاعدہ قانون انگریزی کے خلاف ہی اوسمین اپنے استنفار حق کے واسطے اگر تھوڑا سا کذب ملایا جاوے تو جائز ہے یا نہین الجواب احیاء حق کے واسطے کذب درست ہی مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے ورنہ احتراز رکھے فقط سوال اگر کوئی شخص گرفتار ہوتا ہو اور وہ گرفتاری ناحق ہو یا اوسکی بیعزتی ہوتی ہو تو اوس کو جھوٹ بولکر چھڑالینا جائز ہی یا نہین عنداللہ مواخذہ ہوگا یا نہین الجواب اسکا بھی جواب یہی ہے اور احیاء العلوم مین ایسے موقع پر کہ قتل مسلم ناحق ہوتا ہو اور بدون کذب کے نجاۃ نہو تو کذب کو فرض لکھدیا ہے فقط واللہ اعلم سوال حقوق العباد جو مسلمانون کے گناہ ہوتے ہین اوسکا بدلہ تو یون ہو جاویگا کہ اوسکی نیکیان صاحب حق کو دلائی جاوینگی اور در صورت نیکیان نہونے کے اُس صاحب حق کے گناہ اوس کو دیے جاوین گے اگر کافر کا حق ہی تو اس صورت مین کیا معاملہ مسلمان کے ساتھ کیا جاوے گا۔ الجواب حقوق کفار کے عوض عذاب کیا جاویگا کہ خلاف حکم حق تعالے کے کیا اور کفار کو کچھ نہ ملے گا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا مین مخاصمہ ذمی کافر کی تکلیف دہی مین کرونگا کما قال واللہ تعالے اعلم سوال اگر کہین سے خبر تحقیقی اس بات کی آوے کہ وہان چاند اتنے اشخاص معتبر نے دیکھا اور شخص معین جسکو وہ اشخاص جانتے ہین وہ اونکو ایک تحریر اپنی و نیز گواہی گواہان سے مزین کرکے بھیجے تو وہ تحریر قابل سماعت ہوگی یا نہین۔ اور جو تحریر اسطرح پر ہو تو قابل قبول ہے یا نہین اور اگر تار کہین سے آوے کہ چاند ہو گیا وہ معتبر ہے یا نہین الجواب تحریر خط جو مثل دستور کے لکھا آیا از طرف فلان بنام

فلان شلا اور مکتوب الیہ اوس کو پہچانتا ہے اور راوسکا ہی خط ہے تو اوسکا لکھنا خبر رویۃ
ہلال کی دین معتبر ہوگا اور اوسپر عمل کرنا درست ہوگا اور تار کی خبر بھی مثل تحریر کے ہے
مگر وساطۃ کفار کے موجب عدم قبول ہو جاتی ہے ورنہ تحریر خط اور خبر تار کا ایک حکم ہے
کذا الفہم من کتب الفقہ واللہ تعالے اعلم **سوال** ایک شخص ایسا ہو کہ اوس سے دین کے
بہت فائدے ہین مثلاً کلام اللہ و حدیث و تفسیر وغیرہ پڑھاتا ہو اور جس مسجد مین رہتا ہے
اوس سے آباد ہے آیا اوس شخص کو ہجرت کرنا حرمین شریفین کی اولی ہے یا یہ شغل اولی ہے
الجواب اگر یہان رہنے سے اوس عالم کے دین مین کوئی نقصان نہین اور خلق کو اوسے
نفع دین کا ہے تو اوسکا یہان رہنا ہجرۃ عرب کرنے سے بہتر ہے واللہ تعالے اعلم۔
سوال یزید کہ جسنے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کو شہید کرایا وہ قابل لعن ہے
یا نہین گو کہ لعن کرنے مین احتیاط کرے بہت اکابر دین در باب لعن یزید تحریر
فرما چکے ہین چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ شب شہادت کو
سینے ایک آواز غیب سے کہ کوئی کہتا تھا **شعر** ایہا القاتلون جہلا حسینا ٭ ابشروا
بالعذاب التذلیل ٭ قد لعنتم علے لسان ابن داود ٭ وموسی وحامل الانجیل ٭ کذا
فی التحریر الشہادتین وصواعق محرقہ۔ اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء
مین تحریر فرماتے ہین قال صلے اللہ علیہ وسلم من اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین رواہ مسلم۔ وکان سبب خلع اہل المدینۃ لہ ان یزید اسرف
فی المعاصی اور دوسری جگہ فرماتے ہین فقتل وجیء براسہ فی طست حتی وضع بین یدی
ابن زیاد لعن اللہ قاتلہ وابن زیاد معہ ویزید۔ اور بعض محققین مثل امام ابن جوزی اور
ملا سعد الدین تفتازانی وغیرہ رحمہم اللہ بھی لعن کے قائل ہین چنانچہ مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب

صفحہ ۱۱۸
پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات مین فرماتے ہین وجہ قول جواز لعن آنست کہ ابن جوزی روایت کردہ کہ قاضی ابو یعلی درکتاب خود معتمد الاصول بسند خود از صالح بن احمد بن حنبل روایت کردہ کہ گفتم پدر خود را کہ اے پدر مردم گمان می برند کہ ما مردم یزید را دوست داریم احمد گفت کہ اے پسر کسے کہ ایمان بخدا و رسول داشتہ باشد او را دوستی یزید چگونہ روا باشد وچرا لعنت کردہ نشود برکسیکہ خدا بروے درکتاب خود لعنت کردہ گفتم در قرآن کجا بر یزید لعنت کردہ است احمد گفت فھل عسیتم ان تولیتم الخ اور نیز مکتوبات
صفحہ ۱۲۲
مین ہے غرضیکہ کفر بر یزید از روایت معتبرہ ثابت بشود پس او مستحق لعن ست اگرچہ در لعن گفتن فائدہ نیست لیکن الحب فی اللہ والبغض فی اللہ مقتضی آنست واللہ اعلم۔ ان عبارات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات کفر کے بھی قائل تھے اور بعض حضرات اکابر بدون لعن کو جائز نہین فرماتے ہین اسواسطے کہ یزید کے کفر کا حال محقق نہین ہے پس وہ قابل لعن نہین لہذا یزید کو کافر کہنا اور لعن کرنا جائز ہے یا نہین مدلل ارقام فرماوین۔

الجواب اسقدر تطویل سوال مین بیفائدہ کی ہے حدیث صحیح ہے کہ جب کوئی کسی پر لعنۃ کرتا ہے اگر وہ شخص قابل لعن کا ہے تو لعن اوس پر پڑتی ہے ورنہ لعنۃ کرنیوالے پر رجوع کرتی ہے پس جبتک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہو جاوے اوس پر لعنۃ کرنا نہین چاہیے کہ اپنے اوپر عود لعنۃ کا اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال ناشایستہ ہرچند موجب لعن کے ہین مگر جسکو محقق اخبار سے اور قرائن سے معلوم ہوگیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی وخوش تھا اور اونکو مستحسن جائز جانتا تہا اور بدون توبہ کے مرگیا تو وہ تو لعن کے جواز کے قائل ہین اور مسئلہ یون ہی ہے اور جو علما اسمین تردد رکھتے ہین کہ اول مین وہ مومن تھا اوس کے بعد ان افعال کا وہ مستحل تھا یا نہ تھا اور ثابت ہوا یا نہوا تحقیق نہین ہوا پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز

نہین لہذا وہ فریق علمار کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہین اور یہ مسئلہ
بھی حق ہے پس جواز لعن وعدم جواز کا اوس تاریخ پر ہی اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت مین ہی
کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے مین کوئی حرج نہین لعن نہ فرض ہے نہ واجب نہ
سنتہ نہ مستحب محض مباح ہے اور جو وہ محل نہین تو خود مبتلا ہونا معصیتہ کا اچھا نہین
فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** نذر لغیر اللہ یعنی مرغا بکرا وغیرہ کہ جو کسی تھان یا کسی قبر
یا نشان اور جھنڈے وغیرہ پر چڑھایا گیا ہو اگر وہاں کے خادم مجاور وغیرہ کسی کے ہاتھ بیع کرین
تو اوسکا خریدنا اور صرف مین لانا جائز ہے یا نہین درصورت علم یا بلا علم کے ارقام فرماوین
الجواب جو مرغ و بکرا وغیرہ کفار اپنے معابد پر چڑھاتے ہین اور کافر مجاور لیتا ہے
تو اوسکا خریدنا درست ہے کہ کافر مالک ہو جاتا ہے اور جو مسلمان مجاور ایسی چیز لیتا ہے
وہ مالک نہین ہوتا اوسکا خریدنا درست نہین اور یہ سب جواب اوس حالت مین ہی کہ علم ہو
اوسکے چڑھاوا ہونے کا اور بدون علم کے تو مباح ہوتا ہی ہے واللہ اعلم **سوال** بسم اللہ
شریف کو ختم قرآن شریف مین سورہ نحل کے سوا کہ جو جز قرآن ہے اوس کو سورہ اخلاص
ہی پر پڑھنا چاہیئے یا اور کسی سورت پر بھی پڑھنا بالتخصیص درست ہی **الجواب** بسم اللہ ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ کے نزدیک قرآن کی آیہ ہے اور کسی سورۃ کا جزو نہین - اوسکو ایکبار خواہ کہین
پڑھدیوے درست ہی خصوصیۃ قل ہو اللہ کی نہین جہان چاہے پڑھدیوے البتہ یہ
عقیدہ کرنا کہ سوائے قل ہو اللہ کے اور کسی سورۃ پر درست نہین بدعت ہوگا ورنہ کچھ حرج
نہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** مجلس غم مقرر کرنا جیسے شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہ یا وفات نامہ وغیرہ خاصکر روز عاشورہ مین بوجہ غم کے مجلس مقرر کرنا جائز ہے یا نہین ارقام
فرماوین **الجواب** غم کی مجلس تو کسی کے واسطے درست نہین کہ حکم صبر کرنے کا اور

غم کے رفع کرنے کا ہی تعزیہ وتسلیہ اس ہی واسطے کیا جاتا ہے تو اوسکے خلاف غم
پیدا کرنا خود معصیت ہوگا اور شہادۃ حسین کا ذکر مجمع کرکے سواے اسکے مشابہتہ روافض
کی بھی ہے اور تشبہ اونکا حرام ہی لہذا اعقاد مجلس غم کسی کا درست نہین فقط واللہ تعالے اعلم
سوال قربانی اگر میت کی طرف سے کیجاوے بموجب اوسکی وصیت کے یا بغیر وصیت
کے اوس گوشت کو اپنے صرف مین لانا اور اقربا کو تقسیم کرنا چاہیئے یا صرف فقرا و مساکین
کو ہی تقسیم کردینا چاہیئے اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کی طرف سے قربانی کرے تو
اوسکو اپنے صرف مین لانا درست ہے یا نہین الجواب قربانی کسی میت کی
طرف سے یا فخر عالم علیہ السلام کی طرف سے یا کسی شیخ ومقرب کی طرف سے کرنا درست
ہے مگر جو بوصیۃ ہو اوسکا گوشت سب کا سب فقرا کو تقسیم کرنا لازم ہے اور جو خود
اپنی طرف سے کرتا ہے اوسکا حال مثل اپنی قربانی کے ہے چاہے خود کھاوے چاہے ہدیۃ
دیوے چاہے مساکین کو دیوے فقط کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالے اعلم
سوال معانقہ کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہی مکروہ ہے یا حرام۔
الجواب معانقہ ومصافحہ بوجہ تخصیص کے کہ اس روز مین اوسکو موجب سرور اور
باعث مودۃ اور ایام سے زیادہ مثل ضروری کے جانتے ہین بدعۃ ہی اور مکروہ تحریمیہ اور علی الاطلاق
ہر روز مصافحہ کرنا سنت ہے ایسا ہی بشرط خود یوم العید کے ہے اور علے ہذا معانقہ
جیسا بشرط خود دیگر ایام مین ہی ویسا ہی یوم عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی راے سے
کرنا بدعت ضلالہ ہی فقط واللہ تعالے اعلم سوال احادیث مین جو وعید مرتکب بدعات
کی وارد ہوئی ہین کہ فرائض و نوافل وصوم وحج وعمرہ وجہاد وغیرہ اوسکا مقبول نہین ہے
وہ کونسی بدعات ہین اور بعض احادیث مین آیا ہے کہ جو محبت رکھتا ہے اہل بدعت سے

ضائع کرتا ہے اللہ تعالے عمل اوسکے اور نکال لیتا ہے نور ایمان دل اوسکے سے اور بعض احادیث مین آیا ہے کہ اہل بدعت تمامی خلقت سے بدتر ہین اور بعض احادیث مین آیا ہے کہ اہل بدعت جہنم کے کتے ہین وہ کونسی اور کس درجہ کی بدعات ہین ادنی درجہ کی کونسی بدعت ہے اور اعلیٰ درجہ کی کونسی ہے ارقام فرماوین **الجواب** جس بدعت مین ایسے شدید وعید ہین وہ بدعت فی العقائد ہے جیسا روافض خوارج کی بدعت ہے اور دیگر بدعات جو اعمال مین ہیں اوسکو بھی بعض کتب مجالس الابرار مین کبیرہ لکھا ہے کہ کوئی بدعت صغیرہ نہین مگر حق یہ ہے کہ بدعت علے قدر المفسد چھوٹی بڑی ہوتی ہے تشکیک اوسمین بھی حاصل ہے مگر سب سے بچنا سب سے ضروری ہے فقط واللہ تعالے اعلم۔ **سوال** - قبرستان مین اگر کوئی شخص امامت کرے اور پیش نظر اوسکے کوئی قبر ہو تو سترہ کرلیوے مگر پیش نظر مقتدیون کے قبر ہو تو نماز مقتدیون کی جائز ہوگی یا نہین اور سترہ امام کا اس صورت مین مقتدیون کو کافی ہوگا یا نہین **الجواب** قبرستان مین نماز پڑھے تو سب کے واسطے امام اور مقتدی کے سترہ کی حاجت ہے سترہ امام کا مقتدی کو کافی ہونا مرور حیوان اور انسان کے واسطے مین کافی ہے اور قبور کا معذور مشابہ بشرک وبت پرستی کے ہے اس مین کفایہ نہین ہے ہر ہر نمازی کے سامنے پردہ واجب ہے فقط واللہ تعالی اعلم **سوال** روشنی کرنا رمضان کی شب ختم قرآن مین حاجت سے زائد جائز ہے یا نہین **الجواب** حاجت سے زیادہ روشنی ہر روز ہر وقت حرام و اسراف ہے اور ایسی برکت کے وقت مین زیادہ موجب خسران کا ہے فقط واللہ تعالے اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال پڑھنا یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا بطور ورد یا برائے قضائے حاجات یا اوسمین اثر جانکر یا شیخ کو متصرف عالم تصور کرکے اور اون سے اپنی حاجات طلب

کرے تو یہ دونوں صورتیں کفر و شرک کی ہیں یا نہیں کیونکہ منادی مستقل الاستعانت
و بمد شیخ مذکور ٹھہرینگی اور حق سبحانہ تعالی واسطہ پڑیگا اور اوس کو اکثر علما کفر و شرک فرماتے

ہین چنانچہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم مجموعہ فتاوی میں فرماتے ہیں از ین چنین وظیفہ

احتراز لازم و واجب اولاً ازین جہت این وظیفہ متضمن شیئاً للہ ہست و بعض فقہائے

ہمچو لفظ حکم کفر کردہ اند چنانکہ در در مختار مینویسد کذا قولہ شیئاً للہ قیل یکفر عبارت
مذکورہ مین لفظ عام ہے عقیدہ حضور کی قید نہیں لہذا ان دونوں صورتوں میں کفر و شرک ہے
یا ایک صورت میں اور دوسری صورت میں کس قسم کا گناہ ہے اور لفظ یا حاضر کے واسطے
بولا جاتا ہے یا حاضر و غائب دونوں کے واسطے **الجواب** اسکا ورد کرنا بندہ جائز
نہیں جانتا اگرچہ شرک نہیں لیکن مشابہ بشرک ہے اور بعض فعل مشابہ بشرک ہوتے ہیں اور
صغیرہ ہوتے ہیں کہ شرک کلی مشکک ہے کہ اوسکے افراد قلۃ و کثرۃ معصیۃ میں متفاوت
ہین مثلاً قسم بغیر اللہ تعالے کو حدیث میں شرک فرمایا ہے معہذا وہ گناہ صغیرہ ہے
پس ورد اسکا مشابہ بشرک ہے کہ غیر اللہ تعالے سے طلب حاجات ہے مگر جو محض ان کلمات میں
اثر جانکر پڑھتا ہے وہ کافر و مشرک نہوگا اگرچہ معصیۃ سے خالی بھی نہوگا اور جو شیخ قدس سرہ
کو متصرف بالذات اور عالم غیب بذات خود جانکر پڑھے گا وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے
پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالے اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالے شیخ حاجت برائی کردیتے
ہین بھی مشرک نہوگا باقی مومن کی نسبت بدظن ہونا بھی معصیۃ ہے اور جلدی سے
کسی کو کافر مشرک بتادینا بھی غیر مناسب ہے اور ایسے موہم الفاظ کا پڑھنا بھی بجائے معصیت
ہے فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد)

ف از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند خط آپکا آیا حال معلوم ہوا

[illegible]

علم دین کی برابر کوئی چیز نہین اگر کسی کو نصیب ہو جاوے جہانتک ہو کوشش کر کے پڑہو تمہارے خط مین کوئی بات جواب طلب نہین معلوم ہوتی کہ کیا لکھتی اگر وظائف کے باب مین استفسار تھا تو یہ سب وظائف درست ہین مگر وظیفہ یا شیخ عبد القادر کا زیادہ اچھا نہین جانتا اسکو ترک کر دو باقی سب اوراد اپنے کرتے رہو اور طالب علمی مین اگر وظائف پڑہوگے تو سبق کس طرح یاد ہوگا اگر پڑہنے کے واسطے اوراد کو موقوف کرو تو بہتر ہے بعد فراغت قدر ضروری علم کے شروع کر دینا اور ذہن حافظہ جیسا خدا تعالے نے کسی کا بنادیا بنگیا اب اسکی کتابش اوسکے بے اختیار ہے پانی کا بہت پینا اور ماش کی دال اور غلیظ اشیاء کا کہانا مضر ہے بندہ بھی آپ کو دعا مین شریک کرتا ہے اور ذہن کے واسطے سورۂ فاتحہ کو ۲۱ بار پانی پر دم کر کے پی لیا کرو فقط والسلام۔ مرسلہ از گنگوہ ف ۶۔ اکتوبر ۱۸۸۶ء

ف بنام مولوی علیم اللہ صاحب شاگرد حضرت مولانا صاحب قدس سرہ

اقول اس کلام کا پڑہنا کسی وجہ سے جائز نہین اگر شیخ قدس سرہ کو عالم الغیب و متصرف مستقل جانکر کہتا ہے تو خود شرک محض ہے بقولہ تعالے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو الآیۃ ودیگر نصوص قال فی البزازیۃ وغیرہا من الفتاوی من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم کفر ومن ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقد بہ کفر کذا فی البحر الرائق انتہی من مائۃ المسائل اور جو یہ عقیدہ نہین توبھی ناجائز ہے کیونکہ اس صورت مین گو یہ ندا شرک نہو مگر مشابہ بشرک ہے اور جو لفظ موہم معنی شرک ہو اوسکا بولنا بھی ناروا ہے بقولہ تعالے لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا اور بقولہ علیہ السلام لا تقولوا ما شاء اللہ وما شاء فلان ولیکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان الحدیث حالانکہ صحابہ کی نیت مین کوئی معنی قبیح نہ تھے مگر بسبب مشابہت اور موہم معنی قبیح کے یہ الفاظ ممنوع ہوگئے پھر عوام اسکے ورطہ شرک و گناہ مین مبتلا ہوتے ہین۔ تفسیر عزیزی مین بیان وجوہ شرک

مین لکھاہی از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگر آنرا باخدا تعالے ہمسر میکنند و از انجملہ اند کسانیکہ
در دفع بلا دیگر انرا مے خوانند و ہمچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع مے نمایند بالاستقلال
نہ آنکہ توسل بآن دیگران نمایند اور یہ ظاہر ہی کہ دعوۃ اس کلام کی داخل ہر دو قسم مین ہے
کیونکہ غرض اس سے دفع بلا وجلب منافع ہے یا مثل ذکر اللہ تعالے اس سے تحصیل برکات
و تقرب مقصود ہے یا بوجہ تبرک کے اسکو تکرار کرتے ہین ہان کسی کے توسل سے دعا کرانا
درست ہے مگر یہ صورت توسل کی ہرگز نہین بلکہ دعا و استعانت ہی مجیب صاحب کو
شبہ واقع ہوا کہ دعا کو توسل سمجھ گئے توسل کی صورت یہ ہی یا اللہ بجاہ شیخ عبد القادر
شیئاً للہ نہ یہ کہ خود شیخ سے طلب کرے بصیغہ دعا یا شیخ اعطنی شیئاً یہ توسل کسطرح
ہوسکتا ہے معہذا لفظ شیئاً للہ کا موہم معنی شرک کو ہے کیونکہ اوسکے معنی یہ بھی ہوسکتے
ہین کہ کچھ حق تعالے کو دو واسطے کہ لفظ لام کا معطی لہ پر آتا ہی یہ معنی تو اشد شرک ہین
دوسرے معنی یہ ہین کہ شیخ مجکو بوجہ اللہ تعالے کے کچھ دو سو اس معنی مین اگر مستقل معطی شیخ
کو جانتا ہے تو بھی شرک ہوا اور جو باذن اللہ معطی سمجھا تو اوسکی توجیہ وہ ہی جو تفسیر عزیزی
سے مجیب نے نقل کیا جسکا مطلب یہ ہی کہ بعض اولیا کو حق تعالے آلہ تکمیل و ارشاد خلق
بناتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے باذن اللہ مطالب بر آمد ہوتے ہین نہ کہ اولیا خود
متصرف مستقل بنتے ہین اور ظاہر ہی کہ جب وہ آلہ ٹھیرے تو اگرچہ بظاہر حاجت روائی
تو بذریعہ آلہ ہوتی ہے مگر خود آلہ سے بھی دعا و استعانت طلب کرنا شرک ہے پس ایسی صورت
مین متصرف حقیقی کو چھوڑکر آلہ سے طلب کرنا بھی خالی از مشابہتہ شرک نہین ندا و دعا کرنا
دوسری شی ہے کہ منادی کے علم و تصرف کو چاہتا ہے اور ذریعہ ہونا اور امر ہے کہ
ذریعہ کا واسطہ اور مقبول ہونا بدرگاہ فیاض اوس سے مستفاد ہوتا ہی سشتان بینہما مثلاً

نور بواسطہ شمس کے آتا ہے مگر طلب نور شمس سے شرک ہے ندا کسی کو کرنا مبنی بر علم
و تصرف منادی کے ہے پس اس عبارت عزیزی سے جواز ندا کا کیونکر مفہوم ہوا غایت
تعجب ہے کہ اگر گاہ اولیا کو بطور کشف باذن اللہ تعالے ہو جاوے تو اوس سے ہر وقت
باستقلال علم و تصرف کا ہونا کہاں سے لازم آتا ہے پس ایسی دعوۃ بہر حال یا شرک جلی
یا خفی یا لغو مشابہت بشرک ہو کر حرام و ناجائز ہوگی کسی وجہ جواز کا شائبہ اصلا نہین
ہو سکتا اب استدلالات مجیب کا حال سنو کہ پڑھنا اس کلام کا بطور توسل جائز فرماتے ہین
حالانکہ توسل کی کوئی صورت نہین کما مر اور شاہ ولی اللہ صاحب نے طریقہ بعض جیلانیہ کا
بیان کیا ہے اس سے اجازت و مشروعیۃ کا فہم محض غلطی ہے اور تحکم اور شاہ عبد العزیز
صاحب کی عبارت کا مطلب خود واضح ہو گیا کہ ندا کو ہرگز جائز نہین فرماتے بلکہ شرک
لکھتے ہین اور جو وہ فرماتے ہین اوس سے جواز ندا طلب ہرگز مستفاد نہین ہو سکتا
علے ہذا تفسیر مظہری کا مطلب بھی ندا اور استعانۃ اولیا سے نہ حیات مین روا ہے نہ بعد
موت اور جو صاحب خزینہ کی عبارت مجیب نے نقل کی ہے کہ یا شیخ عبد القادر فہو ندار
واذا اضیف الیہ شیئاً للہ فہو طلب شئ اکراما للہ تعالے فما الموجب بحرمتہ جب تک
اوسکے سابق لاحق کا حال معلوم نہو اوس پر حکم نہین ہو سکتا سلمنا اگر اوسکی مراد یہی ہے جو مجیب
نقل کرتے ہین تو وہ فتوی اوسکا مردود ہے نصوص قطعیہ و روایات فقہاء معتبرین کہ سابق
لکھا گیا کہ ندا غیر اللہ کی بہر حال ناجائز ہے اور شیئاً للہ کے معنی موہم شرک ہین اگرچہ
نیت داعی کی تبیح معانی کی نہو تاہم درست نہین یہ وجہ حرمت اس کلام کی ہے اگرچہ
موجب حرمتہ خیریتہ کو معلوم نہوا مگر نصوص و روایات سے ہم ثابت کر چکے پس جو فتوے
خلاف نصوص و روایات صحیحہ کے ہو وہ قطعاً مردود ہوگا واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

پڑھنے والا اس جملہ کا تقربا اور شہرت دینے والا اسکے جواز کا اعتقاداً آثم بلکہ مشرک ہے سند اسکی حجۃ اللہ البالغہ مولفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی صفحہ ۶۱ مین موجود ہے قال ومنها اى من مظنتها الشرك انهم كانوا يستعينون بغير الله فى حوائجهم من شفاء المريض و غناء الفقير وينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور ويتلون اسمائهم رجاء بركتها فاوجب عليهم ان يقولوا فى صلواتهم اياك نعبد واياك نستعين وقال تعالى ولا تدعوا مع الله احدا وليس المراد من الدعاء العبادة كما قال به بعض المفسرين بل المراد هو الاستعانة لقوله تعالى بل اياه تدعون فيكشف ما تدعون انتهى اور قاضی ثناء اللہ صاحب نے بھی اس مضمون کو صراحۃً ارشاد الطالبین مین ذکر کیا ہے مسئلہ انچہ جہال مے گویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیئاً للہ جائز نیست شرک وکفر است حق تعالے سے فرماید والذین تدعون من دون الله عباد امثالكم انتہی اور اسی طرح شاہ عبد العزیز صاحب کی تقریر بھی بعض حواشی مین صراحۃً اسی مضمون پر دال ہے میگویند سوال اگر کسے نام سواے خدا تعالے بطریق تقرب ورد سازد از مسلمانی بیرون گردد جواب اگر نام کسے بطریق تقرب ورد زبان مے سازد مشرک گردد انتہی ملخصاً اور شہرت دینے والا بسبب اعتقاد جواز کے مشرک ہی اور شہرت جواز کی دینی علاوہ شرک کے ایک اور وبال ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم فقط

ہذا الجواب صحیح محمد قاسم علی عفی عنہ مراد آبادی
(مہر: محمد قاسم خلف مولانا عالم علی)

الجواب صحیح
(مہر: شگفتہ محمد گل ...)

لقد صح الجواب
احقر محمد حسن عفی عنہ

اصاب من اجاب
محمد احتشام الدین عفی عنہ

الجواب صحیح
بشیر احمد شاہ عفی عنہ

لقد اصاب المجیب
احمد حسن نو بندی عفی عنہ

المجیب المصیب
احقر الزمن محمود حسن عفی عنہ

اسکی کل صورتین گناہ سے خالی نہین کسی مین شرک ہے اور کسی مین ایہام شرک لہذا اسکا
رواج دینا جائز نہین - عبدالرحمن - ذلیفہ جملہ مروجہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ
کسی طرح جائز نہین فقط واللہ اعلم خلیل احمد عفی عنہ انبیٹھوی - واقعی اموات کو بذریعہ شیئاً للہ
نداکرنا یا شرک ہے یا اندیشہ شرک ہے اور مسلمان کو دونون امر سے اجتناب
لازم ہے محمود عفی عنہ دیوبندی - خادم الطلبہ احقر الزمن احمد حسن الحسینی الرضوی نسباً والچشتی
الصابری مشرباً والحنفی مذہباً والامروہی مولداً ومسکناً اغفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ

اسیر احمد **استفتا** کیا فرماتے ہین علمای دین اس معاملہ مین کہ ایک قوم مین چند
چودھری مقرر ہوے برادری مین یہ بندوبست کیا گیا کہ جو کوئی غیر قوم کی عورت لادے
یا ایک عورت کے اوپر دوسرا نکاح کرے تو اوسکے اوپر پچیس روپیہ جرمانہ ہو - دیگر جو بھاجی
تقسیم ہو برادرانہ اوسکو جو واپس کرے پہر جرمانہ دے - دیگر جو دوبارہ بھاجی اوس کی
کیا چاہے چودھری یا اور کوئی برادری کا پہر جرمانہ دے جرمانہ کرنے کی وجہ یہ ہے
کہ کھانا سب کے پاس تقسیم نہونے پاوے تہا جو پہلے سے بعض آدمی کھانا شروع کردیتے
تھے تو ایک طرح کی بدانتظامی ہتی کھڑے ہوکر مانگنے لگا کرتے تھے اور بعض آدمی پہلی
بیویون کو کسی رنج کے باعث نہین لیجاتے ہین اس باعث سے یہ قید جرمانہ کی لگائی گئی ہے
جب سے یہ قید لگی ہے برادری کا انتظام اچہا ہوگیا ہے اور جرمانہ کرکے بعد دس پانچ
روز کے جرمانہ واپس بھی کردیا ہے تو اس صورت مین جرمانہ کرنا از روے شرع جائز ہے
یا نہین - دیگر ایک جگہ بھاجی تقسیم ہوئی چند جگہ سے واپس آئی عورتون نے واپس کردی
مرد اونکے موجود تھے بعدازان ایک چودھری نے مکرر بھاجی بھیجی یہ بات قایم ہوچکی تھی کہ
جو بھاجی دوبارہ بھیجے گا پہر جرمانہ دے گا بعدازان ان چند آدمیون کو چودھریون نے

پنچایت کے روبرو بلایا دریافت کیا کہ تمہارے یہاں سے بھاجی کیون واپس آئی اونہون
سے حلف سے بیان کیا کہ بروقت پنچایت کے ہم موجود نہین تھے صبح کو ہم کو خبر ہوئی
ہم باہر باہر بازار چلے گئے بعد مین بھاجی تقسیم ہوئی گھر مین اونھون نے لاعلمی سے واپس
کردی ہمارا کچھ قصور نہین ہے اور بھائی اگر قصورمند تصور فرماتے ہین تو اللہ کے واسطے ہمارا
قصور معاف فرماؤ آیندہ انشاء اللہ ایسا نہوگا اسکے اوپر چودھریون نے کچھ غور نفرمایا عمرو نے
اونکی طرف سے عرض کیا کہ بھائیو حبیب اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا معاف فرما دیتے
ہین تو بھائی بھی انکی خطا اللہ کے واسطے معاف کردین تو اسکے اوپر تمام برادری کے
سامنے ایک چودھری صاحب نے یہ فرمایا کہ بیشک اللہ و رسول معاف کردیتے ہین مگر پنچ
معاف نہین کرتے ہین عمرو یہ کلمہ سنکر خاموش ہو رہا اوسوقت اُن آدمیون پر فی کس تین جرمانہ کردیا
اور جس چودھری نے دوبارہ بھاجی بھیجی تھی اوس سے چشم پوشی اختیار کی تو اس صورت مین
اونکو ظالم یا ناانصاف کوئی کہدے آیا جائز ہے یا نہین اگر کسی نے کہدیا ہو تو اوس پر جرمانہ
کرنا یا اوس کو جرمانہ دینا جائز ہے یا نہین ازروے شرع شریف **الجواب** یہ چودھریون
کے قواعد ہی خلاف شرع ہین چودھری اور سب لوگ اسکے قبول کرنیوالے بے انصاف اور
ظالم ہین فقط واللہ تعالی اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [مہر: رشید احمد] الجواب صحیح حکیم ابوالقاسم
محمد عبدالرشید انصاری سہارنپوری عفی عنہ - الجواب صحیح ابوالحسن عفی عنہ - جواب جو حضرت
مولانا مخدوم زمان حضرت مولانا رشید احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے درست ہے اور یہ
واضح ہو کہ ایک جماعت اہل اسلام کی متفق ہو کر قواعد خلاف شرع شریف کے تجویز کرے اور
برادری کا دستور العمل اوس کو قرار دے نہایت مذموم ہے اور اُس گناہ سے زائد ہے کہ ایک
شخص اس حرکت کا مرتکب ہوا اہل اسلام کا خطا دار ہونا کسی امر مین اور بات ہے اور قواعد

خلاف شرع شریف ایجاد کرنا اور امر ہے سرکارے قانون خلاف اسلام ایجاد کیا وہ جاے تعجب نہین کیونکہ وہ اسلام کی پابند نہین مگر اہل اسلام کی شان سے خلاف شرع قانون ایجاد کرنا بہت بعید ہے احمد علی عفی عنہ **استفتاء** کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص نماز تراویح یا اور رکوئی نماز لوگون کو پڑہاتا ہے اور ہر رکعت مین کئی سورتین پڑھتا ہے اور ہر سورۃ کے اول مین بسم اللہ بھی جہر سے کہتا ہے تو ہر سورۃ کے ساتھ نماز مین بسم اللہ کا ملانا جائز ہے یا نہین اور نماز جہری مین بسم اللہ آواز سے پڑھنا افضل ہے یا آہستہ پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اور اکثر حافظون کا یہ دستور ہے کہ نماز تراویح مین کسی سورۃ کے اول تمام قرآن مین بسم اللہ نہین پڑھتے صرف سورہ اخلاص کے اول بسم اللہ پڑھتے ہین سو یہ فعل اونکا ٹھیک ہے یا نہین اور اگر ہر سورۃ کے اول نماز تراویح مین بسم اللہ نہ پڑہی جاوے تو کچھ حرج ہے یا نہین بسم اللہ کے نہ پڑہنے سے قرآن کی قراۃ کامل ہوگی یا ناقص رہے گی بینوا توجروا **الجواب** مذہب حنفیہ مین بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا سنت ہے اور جہر سے پڑہنا ترک اولی ہے اور تراویح مین جو قرآن کا ختم ہوتا ہے اوسمین بھی مذہب حنفیہ کے موافق یہی حکم ہے مگر حفص قاری جسکی قراۃ اب ہم لوگون مین شائع ہے اونکے نزدیک بسم اللہ جزو ہر صورت کا ہے اور جہر سے پڑھنا اونکے نزدیک ضرور ہے پس اگر اقتداے اونکے کوئی ہر سورۃ پر جہر سے بسم اللہ پڑہے تو مضائقہ نہین جیسا بعض قراۃ کا دستور ہے تو اس حالت مین قرآن کا کامل ہونا بعض کے نزدیک جہر بسم اللہ پر موقوف ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک دفعہ کہین جہر سے بسم اللہ پڑہنا بس ہے بہرحال ہر دو شق درست ہے ایسے امور مین خلاف و نزاع مناسب نہین کہ سب مذاہب حق ہین فقط واللہ تعالی اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [مہر] یہ قول ٹھیک ہے اور لاریب احادیث سے بھی

دونون باتین ثابت ہین یعنی بسم اللہ کا پڑہنا نماز مین جہراً بھی آیا ہے اور سرًا بھی ہان
اتنی بات ہے کہ بسم اللہ کا جہراً پڑہنا متروک ہو رہا ہے تو یہ سنت مردہ کے حکم مین ہے
پس اس کو رواج دینے مین امید ہے کہ سو شہیدونکا ثواب ملے پس اولی یہ ہے کہ اکثر بسم اللہ کو جہر کے
ساتھ نماز مین پڑہا کرین خواہ وہ فرض نمازین ہون جنمین قراۃ جہر کے ساتھ پڑھی جاتی
ہے جیسے فجر عشا و مغرب خواہ تراویح کی نماز ہو حمید اللہ عفی عنہ مقیم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ
استفتا کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ
مین کہ ایک شخص نے کسی عورت غیر محرمہ کا سواے اُس مدت کے کہ جو بچون کے لئے
دُودہ پینے کی شرع مین مقرر ہے دُودہ پیا تو اوس شخص کا اُس عورت دُودہ پلانے والی
سے نکاح جائز ہے یا نہین اور سواے اُس عورت کے اوسکی بہن یا دختر وغیرہ سے جو نسبًا
حرام ہین نکاح جائز ہوگا یا نہین بینوا توجروا الجواب اگر بعد دو برس تمام ہونے کے
دُودہ پیا ہے تو اس دُودہ پینے سے رضاعۃ ثابت نہین ہوئی کہ مدت ثبوت حکم رضاعۃ
کی دو سال ہے پس اب اس پسر کو اُس عورت سے اور اوسکے اقارب سے کوی علاقہ
بسبب شیر کے پیدا نہین ہوا اسکا نکاح اُس عورت سے اوسکی اولاد وغیرہ سے سب سے
درست ہے کذا فی عامہ کتب الفقہ واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
جواب صحیح ہے کیونکہ حدیث کے موافق ہے حمید اللہ عفی عنہ مقیم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ
استفتا کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ مٹی کا تیل مسجد مین روشن کرنا
کیا حکم رکھتا ہے بینوا توجروا الجواب مٹی کا تیل مسجد مین جلانا مکروہ تحریمہ ہے کیونکہ
اسمین بدبو ہوتی ہے اور ہر بدبو شی کا مسجد مین داخل کرنا ممنوع ہے حدیث مین ہے
کہ جو کوی پیاز لہسن خام کھاوے مسجد مین داخل نہو وے اور علما نے کپڑے و بدن

کی بدبو کے ساتھ مسجد مین آنے کو منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ملائکہ اذیت پاتے مین جسسے
اذیت پاتے ہین الناس لہذا اس تیل کے جلانے مین بھی چونکہ جن و انس و ملائکہ کو
اذیت ہے اسکا جلانا حرام ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی
عفی عنہ [مہر: رشید احمد] الجواب صحیح عنایت الٰہی عفی عنہ الجواب صحیح ابو الحسن عفی عنہ اس تیل کا
جلانا مساجد مین البتہ مکروہ ہے ابو الحسنات حبیب الرحمن عفی عنہ الجواب صحیح والمجیب نجیح
ابو القاسم محمد عبد الرشید انصاری سہارنپوری فقط

بنام [illegible] عزیز الدین صاحب مرادآبادی [illegible]

از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم
آپکا یہ پرچہ آیا بعض ائمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کف لسان کیا ہے وہ احتیاط ہے
کیونکہ قتل حسین کو حلال جاننا کفر ہے مگر یہ امر کہ یزید حلال قتل کو جانتا تھا محقق نہین لہذا
کافر کہنے سے احتیاط رکھے مگر فاسق بیشک تھا علی ہذا دیگر قتلہ حسین کا حال ہے اور جس
شخص کو تحقیق ہوگیا ہے کہ اس نے اس فعل کو برا جانکر کیا اور توبہ نہین کی وہ کافر نہین
کہتے احتیاطاً مگر فاسق پر لعن کرنے کو جائز کہتے ہین سو یہ مسئلہ تاریخ دانی سے تعلق
رکھتا ہے سب کو اس مین اتفاق ہے فقط والسلام مورخہ جمعہ ۲۲ محرم

بنام [illegible] الدین صاحب [illegible] طالب علم [illegible]

از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا حال دریافت
ہوا تم مصطگی کا استعمال کرو جوارش بناکر یا سفوف کرکے اور اوس مین دو چند شکر سفید ملاکر
حق تعالیٰ نفع دیویگا اور ہزارہ روزہ رجب کا جو مشہور ہے اسکی اصل احادیث سے کچھ
نہین نکلتی مگر حضرت شیخ عبد القادر قدس سرہٗ کی غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے وہ احادیث
محدثین کے نزدیک ضعیف ہین اگر ضعیف پر عمل کر لیوے فضائل مین درست کہتے ہین فقط
والسلام مورخہ ۲۰ شعبان روز چارشنبہ - از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ
چاند کی خبر بتحریر خط سے دریافت ہو سکتی ہے جب مکتوب الیہ کو غالب گمان یہ ہے کہ فلان

بنام عزیز الدین صاحب مرادآبادی [illegible]

کاتب عدل کا خط ہی آمین کوئی انحراف نہین ہوا تو اوسپر عمل درست ہے کتاب القاضی
جیسی توکید و توثیق ضرور نہین اور امام ابو یوسف رح نے خود وہ قیود کتاب القاضی مین بھی
کم کردی تھین بعد تحریر کے فقط دلیل اعتبار خط کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک وحیہ کلبی کے ہاتھ اپنا نامہ ہرقل کو بھیجا تو ہرقل نے یہ نہ کہا کہ ایک آدمی کا اعتبار نہین
ہے اور نہ آپکو یہ خیال ہوا کہ قاصد کا کیا اعتبار ہو گا علی ہذا ارسال نامجات آپکے زمانہ مین
اور خلفا کے زمانہ مین کہین وہ دو گواہ کہین نہین گئے فقط والسلام۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند مجلس مولود مروجہ
بدعت ہے اور بسبب خلط امور مکروہہ کے مکروہ تحریمہ ہے اور قیام بھی بوجہ خصوصیۃ کے
بدعت ہے اور امرد لڑکون کا پڑھنا راگ مین بسبب اندیشہ ہیجان فتنہ کے مکروہ ہے
اور فاتحہ مروجہ بھی بدعت ہے مع ہذا مشابہ بفعل ہنود ہے اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ
منع ہے ایصال ثواب بدون اس ہیئۃ کے درست ہے اور جس ضیافۃ مین امور غیر مشروع
ہون وہان جانا بھی ناجائز ہے اور جسکا مال حرام ہے خواہ فاحشہ ہو یا مرد مسلم اوس کے
اوس سے بیع کرنا اوس مال حرام کے عوض حرام ہی کیونکہ کل کو حرام کردیتا ہے اگر اچھے مال سے
خرید کرے درست ہے فقط والسلام مورخہ ۱۱ محرم روز چہارشنبہ۔

مخدوم زمان حضرت مولانا رشید احمد صاحب دامت برکاتہم بعد السلام علیکم عرض آنکہ۔
آیت وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بہا ویستہزا بہا فلا تقعدوا
معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم الخ مین شرکت جملہ مجالس ممنوعہ غیر مشروعہ
وبدعات ضلالہ ثابت ہوتی ہے یا نہین۔ زید کہتا ہی ہرگز نہین بلکہ مجالس کفر واستہزا کو
فرمایا ہے دیگر امور کو اسکے تحت مین داخل کرنا تحریف کلام اللہ شریف ہی لہذا مقولہ زید صحیح ہے

یانہیں اور تفسیر معالم مین تحت آیت جو قول حضرت ضحاک منقول ہے قال الضحاک

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دخل فی ہذہ الآیۃ کل محدث فی الدین وکل مبتدع الی

یوم القیامۃ یہ زید کے مقولہ کے منافی ہے یانہیں فقط از بندہ رشید احمد عفی عنہ

السلام علیکم اس آیۃ سے یہ عدم شرکۃ مجالس غیر مشروعہ ثابت ہوتی ہے اسطرح کہ

استہزا بکتاب اللہ حرام ہے علے ہذا بدعات خلاف حکم حرام مین جیسا کہ اونکی شرکۃ کو

حرمت ثابت ہوتی ہے ایسے ہی دیگر معاصی کے یہ ہی معنی تفسیر ضحاک کے ہین کہ کل مبتدع

کے ساتھ بیٹھنا اور ہر بدعۃ کا شریک ہونا حرام ہے فقط آپکا فہم درست ہے والسلام

مورخہ ۶ شعبان روز چہارشنبہ۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ

مجلس مولود مروج خود بدعۃ ہے اور اوس مین قیام کو سنۃ موکد جاننا بھی بدعۃ ضلالہ

ہے اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس مولود مین حاضر جاننا بھی غیر ثابت ہے اگر باعلام اللہ تعالی

جانتا ہے تو شرک نہین ورنہ شرک ہے اور بوقت ملاقات علما وصلحاء کا ہاتھ چومنا

مباح ہے اور قبور اولیاء اللہ سے دعا چاہنا یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے جنکے نزدیک

سماع موتی ثابت ہے وہ جائز کہتے ہین اور جو انکار سماع کا کرتے ہین وہ نعوذ کہتے ہین او

بعض کہتے ہین کہ سنۃ سے اس طرح دعا کرانا ثابت نہین لہذا بدعۃ ہے۔ بندہ کے

نزدیک مختلف فیہا مسائل مین فیصلہ نہین ہو سکتا ہے البتہ احوط کو پسند کرتا ہون فقط واللہ تعالی اعلم

روز سہ شنبہ ۲ صفر از گنگوہ۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ

فرمایند تہجد کا کوئی طریق خاص نہین آپکی عادۃ تھی کہ بعد نصف شب کے اوٹھتے اور

وضو کرکے اول دو رکعۃ خفیفہ پڑھکر پھر دو دو رکعۃ کی نیت کرکے قرآن کثیر اوس مین

پڑھتے تھے گاہ آٹھ رکعۃ یہ اکثر ہوا گاہ دس رکعۃ گاہ چھ رکعۃ اور بعد رکعات

بنام مولوی نور الدین صاحب مرقومہ ۱۳۰۰ھ

بنام مولوی الٰہی بخش صاحب مرقومہ ۱۱ ۱۳۰۰ھ

بنام مولوی الٰہی بخش صاحب مرقومہ ۱۳۰۱ھ

تہجد کے وتر پڑھتے تھے فقط جب تکبیر فجر کے فرض کی ہو تو سنتہ چھوڑ کر فرض
مین شریک ہو جاوے مگر جو سنتہ کو ایسی جگہ پڑھ سکے کہ سبکی نظر سے غائب ہو
اور جماعۃ کی ایک رکعۃ بھی ملجاوے تو سنتہ پڑھکر شریک ہو مسجد مین سنتہ ہرگز
نہ پڑھے اور سنتہ رہ جاوین تو بعد آفتاب چڑھنے کے چاہے پڑھلیوے ورنہ ضرورۃ
نہین جہان جمعہ درست ہے وہان احتیاط الظہر کی کچھہ حاجۃ نہین اور جہان جمعہ
درست نہین وہان فرض ظہر کے جماعۃ سے پڑھے جمعہ نہ پڑھے۔ انگریز کی عملداری
جمعہ کو مانع نہین مرادآباد مین جمعہ درست ہوتا ہے احتیاط ظہر نہ پڑھو فقط والسلام
مورخہ دوشنبہ ۱۵ صفر۔ ازبندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ
فرمایند آپکا خط لطلب بیعۃ کے آیا سو بندہ تم کو اتباع سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلّم پر بیعۃ کرتا ہے سب امور موافق شریعۃ کے کرتے رہو اور پنجگانہ نماز اور اداے
فرائض مین چست رہو اگر کسی وقت فرصۃ اور کچھہ حرج نہو تو ملاقات کا مضائقہ نہین ورنہ
دور قریب سب محبۃ مین یکسان ہے اگر وظیفہ ورد کی حاجۃ ہو تو دوسرے وقت
بتایا جاویگا فقط والسلام مورخہ ۴۔ رمضان۔ ازبندہ رشید احمد عفی عنہ
السلام علیکم آپکا خط آیا جواب یہ ہے کہ تراویح مین سورۃ اخلاص کو مکرر کرتے ہین
اسواسطے کہ ایکبار مین قرآن کی سورۃ ہو نا نیۃ کرتے ہین اور دوبار کو اس خیال سے
پڑھتے ہین کہ جو کچھہ کمی غلطی قرآن مین واقع ہوئی اوسکا جبر نقصان ہو جاوے کہ یہ ثلث
قرآن وصفۃ رحمن تعالےٰ شانہ ہے بعض کتب فقہ مین بھی یہ لکھا ہے پس مضائقہ نہین
اور مکرر پڑھنا کسی سورۃ کا حرج نہین مگر اس کو سنتہ نہ جانے اور مکرر پڑھنا کسی آیۃ کا
تو حدیث سے بھی ثابت ہے کسی وجہ سے مگر اس وجہ خاص سے سراجیہ کتب فقہ مین

[illegible]

[illegible]

لکھا ہے اور کوئی ضروری امر نہیں چاہیے نہ پڑھے البتہ ضروری اور سنۃ جان کر
پڑھنا بدعۃ ہو جاوے گا ۔ ۱۲ جو مکروہ وقت میں نماز ہووے اوسکا اعادہ چاہیے
اگر چہ عصر کو بعد مغرب ہی پڑھے کہ جبر نقصان ہو جاتا ہے ۔ ۱۳ امانۃ کو بلا اذن صرف
کرنا خیانۃ ہے گناہ ہوگا ۔ ۱۴ جماعۃ کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں کہ پوری نماز امام کے
ساتھ ملے ہرگز نہ جاوے کہ اعراض جماعۃ مسلمین سے ظاہر ہے اور دوسری جگہ کا ملنا
محتمل اور اس مسجد کا حق تلف ہوتا ہے اور صورۃ تہمۃ واعراض فقط والسلام سیر الام
مسنون جملہ عنایت فرمایان کو نام بنام ہو پہنچا دیں فقط والسلام مورخہ یکم شوال روز یکشنبہ

از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم آج کارڈ جوابی آپکا آیا اگرچہ لایق اخذ بیعۃ
نہیں ہوں مگر حسب درخواست آپکے اپنے حضرت مرشد سلمہ کی طرف سے اخذ بیعۃ کر
آپکو داخل سلسلہ کرتا ہوں آپ صلوۃ خمسہ کو خوب لطمانیۃ وجماعۃ اپنے وقت پر ادا کرتے
رہیں اور ممنوعات شرعیہ اور بدعات سے اجتناب رہے اور معاملات کو حسب سنۃ
ادا کرتے رہیں یہی خلاصہ بیعۃ کا ہے اور اس ہی واسطے بیعۃ ہوتے ہیں فقط والسلام
مورخہ دویم ذالحجہ روز پنجشنبہ۔

بنام حافظ محمود ہاشمی صاحب مراد آبادی ۱۳۱۱ھ

جناب مولانا صاحب معظم مکرم السلام علیکم بعدہٗ فقیر حقیر وارج احمد آپ سے چند باتوں کے
جواب کا طلبگار ہے اگر آپ سے مدعا حاصل ہو جاوے تو کریمی ہے امید قوی ہے کہ آپ
جواب سے محروم کمترین کو نفرمادیں گے ۔ کتاب تقویۃ الایمان کا حال دریافت کرنا چاہتا ہوں
وہ کیسی کتاب ہے اوس کو اچھا سمجھنا اور اوسکا درس کرنا اور اوس پر عمل کرنا کیسا ہے اور
مولانا محمد اسحاق صاحب کو برا سمجھنا اور انکو کافر و مردود بتانا اور حقیر سمجھنا کیسا ہے
مولوی صاحب اگر کسی کے ماں باپ نماز جماعت و وعظ سننے کو منع کریں تو اوس کو

ورود خط از احمد صاحب مراد آبادی ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ

چھوڑ دے یا اونکے کہنے کو رد کرے مولویصاحب مجھ عاجز کے واسطے دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ
کوئی دعا تعلیم فرمائیے جس کے ورد سے وسواس ہو سے دور ہون اور اللہ تعالیٰ
کی محبت دل مین پیدا ہو اور عشق حضرت رسول اللہ صلعم کا نصیب ہو - آپ سے
اللہ واسطے عرض کرتا ہون فقط والسلام - ازبندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی
بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا تمنے حال بزرگان دین پوچھا ہے لہذا
جواب لکھتا ہون کہ کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوۃ و اصلاح
ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اوس مین ہے اوسکا مولف ایک
مقبول بندہ تھا اور مولانا محمد اسحق دہلوی ولی کامل محدث فقیہ عمدہ مقبولین حق تعالیٰ
کے سے تھے جو کوئی ان دونون کو کافر یا بدجانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق
تعالیٰ کا ہے فقط اور اگر کسی کا باپ یا والدہ جماعۃ نماز سے منع کرے یا وعظ
سننے سے کسی عالم مقبول متدین کا منع کرے تو قول والدین کا ہرگز نہ مانے بلکہ ان
کامون کو کرتا رہے اور دفعہ وسوسہ شیطانی کے واسطے لاحول اور استغفار پڑھا
کرو فقط والسلام - ازبندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام مسنون آنکہ
آپکا خط درباب جواز جمع بین الصلوتین پہونچا - جواب یہ ہے کہ ہمارے امام ابوحنیفہ
رحمہ کے نزدیک دو نماز کا جمع کرنا کسی حالت مین درست نہین مگر ہان جمع صوری
اسطرح کہ ظہر کی نماز آخر وقت مین پڑھے پھر ذرا صبر کرے جب عصر کا وقت داخل
ہو جاوے تو عصر کو اول وقت مین ادا کرے - تو اسطرح درست ہے ایسا ہی مغرب کو
آخر وقت اور عشا کو اول وقت پڑھے تو اسطرح جمع کرنا عذر مرض سے درست ہے
ورنہ درست نہین فقط والسلام مورخہ شنبہ ۸ صفرہ استفتا - کیا فرماتے ہین

علماے دین و مفتیان شرع متین دریں باب کہ یوم عاشورہ کو یوم شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ گمان کرنا و احکام ماتم و نوحہ و گریہ وزاری و بیقراری کے برپا کرنا اور گھر گھر مجالس شہادت نامہ منعقد کرنا اور واعظین کو بھی بالخصوص ان ایام میں شہادت نامہ یا وفات نامہ بیان کرنا خاصکر روایات غلط ضعیفہ سے اور سامعین کو بھی ان امور میں ہرسال کوشش ہوئی کہ اسکی مثل وعظ میں نہیں ہوتی ہرگز اور خاص ایام مذکورہ ہی میں ایصال ثواب و صدقات کرنا اور تعین آب طعام بھی مثل شربت ہے یا کھچڑا ہے اور ہر غنی اور فقیر کو اوسکا لینا اور تبرک جاننا اور جو غنی یا سید اوسکو نہ لیوے تو مطعون کریں اور برا جانیں اور فی الجملہ ریا کو اسمیں بہت دخل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں امید ثواب کی ہوسکتی ہے یا نہیں اور یہ کل امور بدعات و معصیۃ ہیں یا نہیں بینوا توجروا ۱۶ محرم ۱۳۰۲ھ **الجواب** ذکر شہادۃ کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بشابہۃ روافض کے منع ہے اور ماتم نوحہ کرنا حرام ہے فی الحدیث نہی عن المراثی الحدیث اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہے تقسیم صدقات بتخصیص ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعۃ ضلالہ ہے علی ہذا تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے اسپر طعن کرنا فسق ہے فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد از سلام مسنون آنکہ آپنے مسئلہ امکان کذب کو استفسار فرمایا ہے مکرر امکان کذب باین معنی کہ جو کچھہ حق تعالے نے حکم فرمایا ہے اوسکے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اوسکو نہ کریگا یہ عقیدہ بندہ کا ہے اور اس عقیدہ کا قرآن شریف اور احادیث صحاح شاہد ہیں اور علماے امت کا

بھی یہ ہی عقیدہ ہے مثلاً فرعون سے ادخال نار کا ہے مگر ادخال جنۃ فرعون پر
بھی قادر ہے اگرچہ ہرگز جنت اوس کو نہ دیوے گا اور یہ ہی مسئلہ مبحوث انموقیت
مین ہے بندہ کے جملہ احباب یہی کہتے ہین اور سکو اعدائنے دوسری طرح پر بیان
کیا ہوگا اوس قدرۃ اور عدم ایقاع کے امکان ذاتی و ممتنع بالغیر سے تعبیر کرتے ہین
فقط والسلام - از بندہ رشید احمد عفی عنہ مرزا حفیظ اللہ بیگ صاحب سلمہ
بعد سلام مستحسن مطالعہ فرمایند لا صلوۃ الا بحضور القلب مین حضور قلب مطلق واقع
ہوا ہے اور مطلق کا قاعدہ ہے کہ اگر ادنی سے ادنی بھی اوسکی پائی جاوے تو
امتثال امر ہو جاتا ہے پس ادنے حضور یہ ہے کہ نماز پڑھنا جانے اور تکبیر تحریمہ
مین نیت نماز کی ہو اور ہر رکن مین یہ جان لے کہ فلان رکن کرتا ہون پس فرض
ادا ہوا کہ مطلق حضور کی ادنے فرد موجود ہے اسیواسطے اگر اول سے آخر تک
کسی رکن مین سو گیا تو وہ رکن ادا نہین ہوتا پس فرض نماز تو اسقدر حضور سے ادا ہوتی
ہے اور کمال کی تہا نہین والسلام - **سوال** شرع شریف مین فضائل استغفار
کے بہت آئے ہین اور قرآن شریف اور احادیث شریف مین جابجا اوسکی تاکید
و ترغیب ہے اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ مراد استغفار سے کیا ہے آیا توبہ
مراد ہے اور توبہ استغفار ایک ہی چیز ہے یا غیر اور جو لوگ گناہون سے
توبہ نہین کرتے اور کبائر و صغائر مین مبتلا ہین وہ اگر استغفار کرین تو کس طور سے کرین
اور کس نیت سے کرین اور اونکو فوائد اور فضائل استغفار کے کیسے حاصل ہون یا
بغیر توبہ کے استغفار صحیح نہین اور فضائل اور نتائج اوسکے بغیر توبہ کے حاصل نہین
ہوتے اور استغفار لفظ ندامت معاصی بغیر توبہ کا حاصل کے کافی ہوگی یا نہین اور

استغفار کفار کی کہ قرآن شریف مین وارد ہی جیسے کہ فرمایا ہے وماکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون آیا توبہ کفر سے مراد ہے یا کچھ اور مراد ہے فقط **الجواب** توبہ استغفار ایک شی ہے اللہم اغفرلی کہین استغفر اللہ کہین الٰہی میری سب گناہوں سے توبہ ہے یہ کہین یا جس عبارت سے چاہین کہین فقط دل مین نادم ہونا ہی استغفار ہے۔ اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہے وہ لوگ کفار غفرانک غفرانک مین کہا کرتے تھے فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال عبادت نافلہ بہتر ہے یا اطاعت والدین اور جو شخص اپنے والدین کی اطاعت نکرے وہ فاسق ہے یا نہین اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے یا نہین **الجواب** اطاعۃ والدین کی امر مباح مین واجب ہی اور واجب عادۃ نافلہ سے مقدم ہے پس اگر خدمۃ والدین سے فرصۃ نہو تو نوافل کو ترک کرنا لازم ہے اور جو عقوق والدین کرے وہ فاسق ہے امامۃ اوسکی مکروہ تحریمہ ہے فقط کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالے اعلم **سوال** جو شخص ائمہ مجتہدین پر اور مقلدین پر طعنہ کرنے والے کو برا نجانے بلکہ اوکی تعریف کرے اور اوسکو بزرگ ہی جانے وہ شخص بدعقیدہ ہے یا نہین۔ **الجواب** طعن کرنے والا ائمہ مجتہدین پر فاسق ہی اور جو شخص طعن کرنیوالے کو بزرگ جانے اس وجہ سے وہ بھی فاسق ہے اور اگر طاعن مین کوئی صفۃ دینی ہو اور اس وجہ سے اس صفۃ مین اوسکو بزرگ جانے تو معذور ہے اگر اس صفۃ طعن کو اوسکی برا جانتا ہے اور اگر بوصف اس صفۃ شنیع طعن کے اچھا جانے تو وہ بھی مثل اوسکے ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** نوافل کو باجماعت ادا کرنا اور بالخصوص رمضان مین تہجد اور اوابین کو جماعت سے پڑھنا جائز ہے یا نہین **الجواب** جماعۃ نوافل کے سوا اُن مواقع کی

[illegible]

کہ حدیث سے ثابت ہین مکروہ تحریمہ فقہ مین لکھا ہے اگر تداعی ہوا اور مراد تداعی سے
چار آدمی مقتدی کا ہونا ہے پس جماعۃ صلوۃ کسوف تراویح استسقاء کی درست
اور باقی سب مکروہ ہے کذا فی کتب الفقہ **سوال** ہر حافظ قرآن کو ہر ماہ رمضان
مین محراب سنانا سنت موکدہ ہے یا نہین اور حافظ کو محراب سنانے مین زیادہ
ثواب ہے یا نہین **الجواب** تراویح مین قرآن سنانا اور سننا سنتہ ہے
مگر ہر حافظ پر موکد نہین کہ سب پڑہا کرین اگر کوی جدا پڑھے جب بھی درست ہے
اسکے ترک سے عتاب نہوگا مگر قرآن کا پڑہتا رہنا چاہیئے فقط **سوال** نمازی
کے روبرو جوتیون کا موجود رہنا کہ جو مستعمل ہون موجب کراہت نماز ہے یا نہین
الجواب مصلی کے آگے اگر جوتہ مستعمل رکھا ہے اسکی کوی کراہتہ منقول نہین
لہذا کچھ حرج نہین۔ **سوال** منصور کہ جنکو دار پر چڑھایا گیا تھا یہ آپکے نزدیک
ولی ہین یا نہین اور اگر ولی ہین تو یہ کونسی منزل ہین تھے قرب نوافل مین یا
فرائض مین اور اگر ولی نہین ہین تو کس دین مین ہین **الجواب** بندہ کے نزدیک
وہ ولی تھے اور منازل ولایتہ سے بندہ ناواقف ہے اور بزرگون کے درجات
جاننا کام میرا اور آپکا نہین اور کلام اپنے مرتبہ سے کرنا لازم ہے نہ اعلے اپنے
حال سے فقط **سوال** اپنے گھر سے مدینہ منورہ کو یا بغداد کو یا گنگوہ کو یا اجمیر
یا پیران کلیر کو خاص زیارت کے واسطے جانا جائز ہے یا نہین اور بعض لوگ
کہتے ہین کہ جسوقت مدینہ منورہ کو جاوے تو مسجد نبوی کا قصد کرے زیارت
کا قصد کرکے نجاوے آیا یہ بات اوسکی ہیچ ہے یا خلاف اور یہ لوگ کس مذہب
اور دین کے ہین اور علماے سنت والجماعۃ کا اسمین کیا حکم ہے **الجواب** ز

بزرگان کے واسطے سفر کرکے جانا علماے اہل سنۃ مین مختلف ہوا ہے لبعض درست کہتے مین اور لبعض ناجائز دونون اہل سنۃ کے علما رہین مسئلہ مختلف ہے اسمین تکرار درست نہین فقط اور فیصلہ بھی ہم مقلدون سے محال ہے فقط **سُوال** مولود شریف اور عرس کہ جسمین کوی بات خلاف شرع نہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپکے نزدیک جائز ہے یانہین اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عرس کرتے تھے یانہین **الجواب** عقد مجلس مولود اگرچہ اوس مین کوئی امر غیر مشروع نہو مگر اہتمام وتداعی اوسمین بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ مین درست نہین علے ہذا عُرس کا جواب ہے بہت اشیاہین کہ اول مباح تھی پھر کسی وقت مین منع ہوگئی مجلس عرس ومولود بھی ایساہی ہے فقط **سُوال** بیعت ہونے سے یعنی کسی پیر کے مرید ہونے سے مقصود اصلی کیا ہے اور لبغیر ہوئے واصل الے اللہ ہونا ممکن ہے یانہین **الجواب** مراد بیعۃ سے تحصیل اخلاص اور نور اسلام کا تجلیہ ہے اور یہ بدون شیخ کے بھی حاصل ہوجاتا ہے اگرچہ اکثر یہی ہے کہ کسی کے توسل کی ضرورۃ ہے **سُوال** تصور شیخ کہ جو صوفیہ چشت کا معمول ہے اور اقوال حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور حضرت مجدد صاحب اسکے موئد ہین اور مولوی اسمعیل صاحب دہلوی اس کو حرام اور کفر وشرک بتلاتے ہین آپکے نزدیک نفس تصور شیخ جائز ہے یا حرام اور کفر اور شرک **الجواب** نفس تصور جائز ہے اگر کوئی امر ممنوع اوسکے ساتھ نہو۔ جیسا تمام اشیار کا آدمی خیال وتصور کرتا ہے مگر جب اوسکے ساتھ تعظیم اوس شکل کا کرنا اور متصرف باطن مریدین جاننا مفہوم ہوا تو موجب شرک کا ہوگیا لہذا اکابر اوسکی تجویز کرتے تھے کہ اوسمین خلط معصیۃ کا نہ تھا اور متاخرین نے اوس کو حرام کہا

تو یہ حکم کا اختلاف بسبب اختلاف اہل زمانہ کے ہوا ہے فقط **سوال** سیوم یعنی
تیجہ جو موتا کے واسطے کیا جاتا ہے تو اسمین کیا برائی ہے اگر تعین تاریخ اوسکا موجب
فساد ہے تو یہ اگر دور ہو جاے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچوین یا
چھٹے روز ہو شمار کے واسطے نخود نہون خرمہ ہو یا املی کے بیج ہون یا تسبیح ہو یا اور کوئی
چیز ہو اور اوس مین مال بھی یتیمون کا صرف نہو تو بھی جائز ہے یا نہین **الجواب**
اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کرین یا کلمہ طیبہ اور ایصال ثواب اوسکا کرین
تو جائز ہے اکثر علما کے نزدیک اگرچہ علامہ مجد الدین فیروز آبادی اجتماع میت کے
ایصال ثواب کو بھی بدعۃ لکھتے ہین سفر السعادۃ مین فقط **سوال** نعت یا حمد کی
غزل عاشقانہ کہ جسمین کوئی کذب اور لغو نہو بلند آواز سے کہ جسمین نشیب و فراز بھی ہو
طبعی یا کسبی پڑھنا جائز ہے یا نہین **الجواب** ایسے اشعار کا پڑھنا بحسن صوت
درست ہے اگر اوس سے کوئی مفسدہ پیدا نہو فقط **سوال** سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے کس بات مین مثل ہین کیا یہ بات ہے کہ جملہ بشریت مین حضور ہماری مثل
ہین صرف نبوت کا فرق ہے یا یہ کہ حضور کی بشریت ہماری بشریت سے کچھ افضل ہے
اور اگر بالفرض افضل ہے تو کسقدر جیسے کہ بڑے بھائی کا مرتبہ یا اس سے بھی
کچھ کم و بیش اور جو شخص یہ کہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت ہماری بشریت
سے اسقدر افضل ہے کہ جیسے بڑے بھائی کا مرتبہ تو یہ قول اوسکا قابل تسلیم ہے
یا نہین **الجواب** نفس بشر ہونے مین مساوات ہے اگرچہ آپکی بشریۃ از کی و اطیب ہے
اور بڑا بھائی کہنا بھی اُسی نفس بشریۃ کی وجہ سے ہے نہ یہ بشریۃ کی افضلیتہ اسکی سبب ہے
چونکہ حدیث مین خود آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجکو بھائی کہو یا مین رہا یہ تقویۃ الایمان

مین اس لفظ کو لکھا ہے نہ باین وجہ کہ آپکی بشریۃ کا فضل بڑے بھائی کے فضل کا
قدر ہے اس کلمہ پر نافہمون نے غل مچادیا ورنہ لعبد حق تعالے کے فخر عالم کو
افضل واکمل خود دوسکھتے ہین فقط **سوال** ۲۲ رجب کو روزہ رکھنا کہ جسکو ہزاری
کہتے ہین اور مشہور ہے کہ اس روزہ کا ثواب ہزار روزون کا ہوتا ہے اور حضرت
بڑے پیر صاحب بھی شاید اسکو ایسا ہی لکھتے ہین آپکے نزدیک جائز ہے یا نہین
اور اگر کسی نے یہ روزہ رکھ لیا تو اوس کو توڑ دینا چاہیئے یا نہین اور اگر کوئی شخص
بدعۃ بتاکر اس روزہ کو تڑوادے تو گنہگار رہوگا یا نہین اور ۲۷ رجب کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ عظام سے روزہ رکھنا ثابت ہے یا نہین **الجواب**
ستائیسوین رجب کا روزہ رکھنا جائز ہے کہ ہر روز روزہ نفل درست ہی سواے
پانچ روز منہی کے اس وجہ سے فضیلۃ اوسکی صحاح احادیث مین نہین ہے فقط
سوال فاسق کی تعریف کرنی جائز ہے یا نہین اور وہ کونسا فسق ہے کہ جسکے فاعل
کی اقتدا درست نہین اور فاسق معلن کی تعریف کرنے والا گنہگار ہے یا نہین۔
الجواب فاسق کی تعریف درست نہین مگر جو کسی خاص اوسکے امر کی مدح کرے
جو فسق سے تعلق نہین رکھتی اور اوسکے فسق کی مؤید بھی نہین تو مضائقہ نہین اور مطلقاً
فاسق کی امامۃ مکروہ ہے اور فاسق کی ایسی تعریف کہ اوسکے فسق کی مدح ہووے
گنہ اور حرام ہے فقط **سوال** اتفاقاً اگر مرشد مین اور والدین مین کوئی نقیض و
نزاع واقع ہو جاوے اور باہم صلح کرانا بھی ممکن نہو تو کیا کرے اور کس کی طرفداری
کرے درانحالیکہ مرشد کہتے والدین کو چھوڑ دے اور والدین کہین مرشد کو
چھوڑ دے اور یہ مرشد بھی کامل ہو اور خلاف شرع بھی کوئی کام نکرتا ہو **الجواب**

اگر مرشد حق کہے تو اوسکا چھوڑنا گناہ ہے والدین کی اطاعۃ اوسمین نکرے اور والدین کی خدمتہ اور امر مباح کا تسلیم کرنا بھی واجب ہے ترک اوسکا گنہ ہے مرشد کے کہنے سے گنہ بھی نہ کرے فقط **سوال** صوفی کو علم وافر کی ضرورت ہے یا صرف مسائل ضروریات روزمرہ ہی سیکھ لینا کافی ہین اور سالک کو طلب حق کے واسطے تعلیم اور تعلم قرآن و قرآن وحدیث وفقہ اور کثرت نوافل سے کافی ہوجاینگے یا بغیر اُن باتون کے کہ جو صوفیہ کرام نے مقرر و تعلیم فرمادی ہین کام نہ چلے گا **الجواب** قدر حاجۃ کے علم صوفی کو ضرور ہے کہ فرض و واجب عقائد و عبادات سے مطلع ہوجاوے تبحر علم کا ضرور نہین اور طلب راہ حق کے واسطے قرآن وحدیث وفقہ کافی ہے مگر تحصیل نسبتہ بدون شیخ کے حاصل ہونا شاذ نادر ہے اگرچہ ممکن ہے اور بعض کو حاصل بھی ہوجاتا ہے فقط **سوال** ایک شخص ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو گیارہوین کرتا ہے نذر اللہ اور کھانا پکا کر غربا اور امرا سب کو کھلاتا ہے اور اپنے دل مین یہ سمجھتا ہے کہ جو چیز نذر لغیر اللہ ہو وہ حرام ہے اور مین جو یہ گیارہوین کرتا ہون یا توشہ کرتا ہون کہ جو منسوب ہے بفعل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب کے ہرگز ان حضرات کی نذر نہین کرتا بلکہ محض نذر اللہ کرتا ہون صرف اس غرض سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے انکے عمل کے موافق عمل کرنا موجب خیر و برکت ہے اور جو شخص ان حضرات کی یا اور کسی کی نذر کرے گا سواے اللہ جل شانہ وہ حرام ہے کبھی حلال نہین ہے تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے عقیدہ والے کو گیارہوین یا توشہ کرنا جائز ہے یا نہین اور موجب برکت بھی ہے یا نہین اور اس کھانے کو مسلمان دیندار تناول فرماوین یا نہین **الجواب** ایصال ثواب کی نیتہ

سے گیارہوین وتوشہ کرنا درست ہی مگر تعین یوم وتعین طعام کی بدعت اُسکے ساتھ
ہوتی ہے اگرچہ خاص اس تعین کو ضروری نہین جانتا مگر دیگر عوام کو موجب فساد اُنکا
ہوتا ہے لہذا تبدیل یوم وطعام کرایا کرے تو پھر کوئی خباثت نہین فقط **سوال**
کوئی مرید اپنے شیخ پر یا کوئی غیر شخص کسی غیر پیر پر کوئی شرعی اعتراض کرے تو وہ
شیخ اپنے معترض کو جواب بہ نرمی تمام دے یا بجاے جواب ناخوش ہوجاوے
اور بالفرض اگر یہ شیخ اپنے معترض کو جواب کافی نہ دے گا کہ جس سے معترض کی
تسکین ہوجاوے تو گنہگار ہوگا یا نہین **الجواب** جواب نرمی سے بھی درست ہے
بعض مواقع مین اور غصہ سے بھی درست ہے بعض محل مین اور بعض مضمون فہمایش
کے قابل ہوتے ہین بعض نہین لہذا ہر شخص اور ہر موقع اور ہر فعل کا جدا معاملہ ہے اسکا
جواب کلی نہین ہوسکتا فقط **سوال** ایک شخص ہمیشہ صوم داودی رکھتا ہے اور تہجد
اور نوافل بھی کل پڑھتا ہے اور درویشی بھی خوب کرتا ہی اور اچھا کھاتا ہے اور
اچھا پہنتا ہے اور چار نکاح بھی اسنے کئے ہین اور یاد خدا بھی ہر وقت کرتا ہے اور
ایک شخص نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اپنے والدین سے اور اپنی زوجہ سے
تعلق کامل رکھتا ہے اور درحقیقت اوس کو اپنے والدین اور اپنے متعلقین کا ہونا
بھی بار ہے اور یہ شخص عاقل ہے نہ مجذوب بلکہ اسکے ذہن مین یہ بات سما گئی ہے کہ
سواے یاد خدا کچھ باقی نہ رہے کسی سے کچھ تعلق نہ ہو نہ مال ہو نہ کھانا ہو نہ اہل وعیال
ہو نہ والدین ہون نہ عزیز وقریب ہو کسی سے کچھ تعلق نہو تہجد ہو تلاوت ہو یاد خدا ہو
اور کچھ نہو سب سے کنارہ ہو تو اب استفسار طلب یہ امر ہے کہ ان دونون شخصون مین
کون شخص زیادہ بہتر ہے اور یہ شخص دوم کہ جسنے بالکل تعلقات دنیوی ترک کردے

ہین اس سے اسکے متعلقین اور والدین کی حق تلفی کا کچھ مواخذہ ہوگا یا نہین اور
یہ بھی ملحوظ خاطر مبارک رہے کہ اسکے والدین اور متعلقین کے کھانے کے واسطے جائداد
قدیمی بہت موجود ہے انکو کسی بات کی تکلیف نہین ہے۔ **الجواب** حق تلفی کا مواخذہ
بزرگ سے بھی ہووے گا اور ہر شخص کا حال متفاوت ہے اسکا فیصلہ نہین ہو سکتا کہ
کون افضل ہے افضل وہ ہے کہ جسکا تقرب الی اللہ تعالےٰ زیادہ ہو بعض کو تعلقات
مانع ہین اور بعض کو مانع نہین بلکہ بعض کو معین ہین اور پھر نسبۃ کا تفاوت ہے پس ایسے
امور کا فیصلہ ممکن نہین اس ہی سبب سے حالات مشائخ کے بھی مختلف رہے ہین فقط
سوال ۲۱ شریعت کہ جسکو علم سفینہ اور طریقت کہ جسکو علم سینہ کہتے ہین فی الحقیقۃ
یہ ایک چیز ہین یا دو اگر یہ ایک ہی ہین تو فقط علم ظاہر سے ہی تذکیہ کیون نہین
ہو جاتا اور ہر عالم صوفی کیون نہین ہوتا اور ہر صوفی کو عالم ہونا کیون شرط نہین ہے اور
جو حضرت علم ظاہری کے مجتہد ہوے اونھون نے طریقت کا اجتہاد کیون نفرمایا مثلاً
حضرت امام اعظم صاحب رح شریعت کے امام ہین اور خواجہ معین الدین چشتی رح طریقہ
کے مجتہد ہین کہین اسکے برعکس نہین سنا گیا صوفیہ کرام نے جو اشغال افکار اذکار
مراقبہ ذکر جہر و کرارہ رگ کیماس کا پکڑنا تصور شیخ نسر ہین لگانا چلہ کرنا حبس دم وغیرہ
وغیرہ بہت سے امر تعلیم فرماے کہین یہ بات نہین سنی گئی کہ امام اعظم صاحب رح
نے بھی کوئی بات اس قسم کی کہین کسی کو تعلیم فرمائی ہو یا حضرت خواجہ صاحب رح نے کسی
مسئلہ شریعت مین اجتہاد فرمایا ہو یا اونکو کوئی شخص امام اور مجتہد جانے یا امام صاحب
کو کوئی شخص طریقت کا امام جانے بلکہ بعض علما کو تو تصوف کے ہونے سے بھی انکار ہے
میری غرض ہرگز نہین کہ طریقت شریعت کے خلاف ہے یا امام صاحب طریقت نہین جانتے

تھے یا حضرت خواجہ صاحب شریعت نہین جانتے تھے معاذ اللہ منہا۔ مثلاً حضرت
اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سراپا انوار سے
فیضیاب نہوئے تھے اور کوئی عالم بھی ایسے نہ تھے کہ اپنے زمانہ کے امام ہون۔
لیکن اونکو فیض باطنی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر عطا ہوا تھا کہ وہ واصل
الی اللہ ہوے اور تمام صوفیون کے سرحلقہ اور اہل سلسلہ اور مقتدا ہوے اور
انسے انشا اللہ تعالےٰ تا قیامت سلسلہ جاری رہے گا اگر طریقت علم ظاہری کی ہی
وجہ سے ہوتی تو سلسلۂ رویہ مین غالبًا بہت سے آدمی حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے علم ظاہری مین زیادہ ہوئے ہونگے تو اس قیاس سے جو عالم زفاضل زیادہ
ہو وہی مرتبۂ ولایت مین زیادہ ہونا چاہیے اور یہان اس کے برعکس معاملہ ہے۔ اس مین
ایک صوفی صاحب یہ جواب دیتے ہین کہ یہان علم ظاہری کا کچھ تعلق نہین ہے اونکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت تھی لہذا یہ بڑے لوگ ہوے اور جن کو اولیا اللہ
سے نسبت ہوگی وہ اوس ہی درجہ کے ولی ہونگے مثلاً حضرت بابا صاحبؒ اور حضرت
صابر صاحبؒ و حضرت نظام الدین رح وغیرہم یہ سب لوگ عالم اور بڑے فاضل تھا
لیکن انسے اسوقت تک علم ظاہری کا کوئی سلسلہ نہین سنا گیا اور طریقت مین یہ
اہل سلسلہ ہین ہزارہا عالم فاضل انکے سلسلۂ طریقت مین موجود ہین مگر زمرۂ علما مین انکا
کہین پتہ نہین اور نیز ابن تیمیہ اور ابن قیم محدث کہ جو نقاد حدیث مین بڑے فاضل ہین
لیکن اونسے کوئی سلسلہ صوفیون مین نہ چلا بلکہ زمرۂ صوفیون مین انکا کہین نام نہین لکی
گیا وجہ سے ہے حالانکہ طریقت اور شریعت ایک ہون اور ایک اسمین سے صوفی ہو اور ایک
اسمین سے عالم ہو یہ کیا معنی۔ امام محمد غزالی رح شافعی ہین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی

حنبلی ہین بڑے پیر صاحب حنبلی ہین لیکن یہ لوگ حنفی صوفیونکے بھی مقتدا ہین اور اہلِ نسبت
کو برابر انسے فیض ہوتا ہے اور کبھی لحاظ مذہب کا اسمین نہین ہوتا مولانا روم فرماتے
ہین ؎ علم حق در علم صوفی گم شود ۞ این سخن کے باور مردم شود ۞ یعنی اس بات کا آدمیون
کو کب یقین آئیگا کہ علم حق صوفیون ہین ہی اور یقین نہ آنیکی وجہ کیا ہے یہ ہے کہ آدمی
جانتے ہین کہ خدا صاحب کا جو علم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کچھ ارشاد ہے
وہ کتابون پر ختم ہوگیا ہے جو کچھ ہی وہ علماء ظاہر ہی جانتے ہین اور یہان اسکے برعکس
معاملہ ہے علم شریعت علما کو عطا ہوا اور علم طریقت فقرا کو عطا ہوا اور اگر مولانا
کی غرض یہ نہوتی تو یون فرماتے کہ علم حق در علم عالم گم شود اور مصرع ثانی کی کوئی ضرورت
نہین تھی۔ ہر عالم صوفی ہوتا تو کیا معنی بلکہ بہت سے عالم تو صوفیونکی روایت بھی نہین لیتے
مثلاً اگر کسی فقط عالم سے پوچھا جاوے کہ اہلِ نسبت کو قبر اولیا پر مراقب ہونا کیسا ہے
اور دل مین مرشد کا خیال جمانا اور اسکا تصور کرنا جائز ہے یا نہین تو وہ عالم صاحب بے محابا
یہ فرمادینگے کہ یہ شرک ہے کفر ہے گور پرستی اور تصور پرستی ہے اور ہرگز یہ خیال نفرمادینگے
کہ پہلے صوفی ہی اسکو رکن اعظم فرماچکے ہین ہم صرف حرام ہی پر اکتفا کرلین شرک اور کفر
بتاتے ہین تو بہت سے آدمی مرتکب کفر ہو جائین گے تو اب ایسے علما کو بھی کیا صوفی
جانین نہین نہین بلکہ اوسکا جواب یہ ہے کہ بھائی شریعت اور چیز ہی اور طریقت اور چیز ہی
یہ حضرات جو فرماتے ہین انکا بھی فرمانا بجا ہے جو شخص واقفِ طریقت نہو اہلِ نسبت نہو
واقعی وہ یہی کہیگا کہ حسیت پرستی ہے اور تصور پرستی ہے اور جو اہلِ مذاق ہو تو اوس کو بیشک
ان باتون سے فیض ہوتا ہے چنانچہ صوفیہ چشت کی بہت کتابین ان مقدمات سے مملو
ہین اکثر صوفیہ فرماتے ہین کہ علم حجاب اکبر ہے پھر شریعت اور طریقت کو ایک چیز کیسے

جا مین گے۔ حضرت مولانا محی دینا یادینا حاجی محمد امداد علی صاحب سلمہ اپنے کلمات
پند و نصیحت مین فرماتے ہیں کہ بعد ادائے فرائض و واجبات و سنن شغل باطن گذار و
بر زیادتی اوراد و نوافل نہ پردازد بلکہ شغل باطنی کا فرض دائمی بداند اگر کسی فقط عالم سے
کہ جو صوفی نہو یہ مسئلہ دریافت کیا جاوے تو بیشک وہ کہدیگا کہ نماز افضل العبادت ہے
ہر وقت اسی مین رہنا چاہیئے نوافل سے قرب ہوتا ہے اور شغل باطن چیز ہی کیا ہے
صرف صوفیونکی باتین ہین تو اب ہم اوسے سوائے اسکے اور کیا کہین کہ بھائی وہ عالم
صاحب اس راہ سے واقف نہین شغل ایسی چیز ہے کہ بعض اوقات مین جمیع عبادات سے
بہتر ہوتا ہے اور جو نہجانے اوسکا کہنا خلاف ہے اب مین یہ چاہتا ہون کہ شریعت اور
طریقت کے ایک ہونے کی کیا دلیل ہے اور فی الحقیقت یہ ایک ہی چیز ہین یا دو اور
اسمین صوفیہ کیا فرماتے ہین **الجواب** اس سوال کی بے فائدہ اسقدر طویل لکھا
خلاصہ جواب یہ ہے کہ علم شریعۃ و علم طریقۃ ایک ہی ہے اور شریعۃ و طریقۃ بھی ایک
ہی ہے جب آدمی کو حکم شریعۃ معلوم ہوا علم شریعۃ حاصل ہوا اور جب کنہ اس حکم کی
معلوم ہوئی وہ علم طریقۃ ہوا اور عمل قدر ادائے فرض و واجب کے بتکلف نفس سے
کرانا عمل شریعۃ کہلاتا ہے اور جب اخلاص و حب حق تعالے ته دل مین ساری ہو گئی اوسکو
عمل طریقۃ کہتے ہین جب تک کشاکش علم و عمل کی ہے شریعۃ ہے جب طمانیت ہو گئی وہ
طریقۃ ہے ابتدا اور انتہا کا فرق ہے جسنے اصل شی کے واحد ہونے کو خیال کیا ایک
کہا اور یہ بھی درست ہے جسنے اول آخر کا تفرقہ کیا دو کہدیا یہ بھی صحیح ہے حقیقت دونو
واحد ہے اور ائمہ مجتہدین بھی صاحب طریقۃ ہوتے مگر ان کی تحقیق مین مصروف رہے
کہ علم شریعۃ فرض تھا اوسکا شرح کرنا زیادہ ضرور جانا اگرچہ طریقۃ سے خوب ماہر تھے

کہ طریقہ احادیث سے ہی ثابت و مستنبط ہے اور اکثر ائمہ طریقہ عالم تھے مگر وہ ظاہر
شرع کی تحقیق مین مصروف نہ ہوے کہ ایک جماعت علما کی اوس مین تھی وہ کافی تھی
انھون نے باطن شرع کی تحقیقات لکھی ہر فن کو ایک ایک جماعت نے لیا اور بعض اولیا
جو قدر ضرورۃ علم رکھتے تھے وہ ماہر دقائق طریقہ کے تھے مگر دونون امر کو
تحریر نہین کیا بہرحال بعض علما دونون علم کے محقق و متبحر تھے اور بعض ایک کے اور بعض
دونون مین دوسرے سے کم تھے اسکے تفاوت سے سمجھ لینا چاہیئے مگر ضروری علم شرع
سے سب واقف تھے کہ بغیر امتثال حکم شرع کے عمل مقبول نہین ہوتا اور بدون قبول
عمل کے ولایۃ نہین ملتی فقط واللہ تعالی اعلم سوال[۲۲] یہ قصہ مشہور ہین کہ جسوقت
حضرت بڑے پیر صاحب کو قبر مین دفن کیا اور نکیرین آئے تو بڑے پیر صاحب نے
نکیرین کا ہاتھ پکڑ لیا اور بجاے جواب دینے سوال کرنا شروع کئے اور نکیرین کو اسکا
جواب دینا غیر ممکن تھا بمجبوری نکیرین نے جناب باری مین جاکر عرض کیا کہ الہی ماجرا یہ ہے
جناب باری نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تم اوسکا جواب نہ دے سکوگے اور تمہارے
واسطے خوب ہوا جو اوسنے تمہین چھوڑ دیا اور دوسرا قصہ یہ مشہور ہے کہ ایک عورت
بڑے پیر صاحب کی خدمت مین گئی اور عرض کیا کہ میرے لڑکا نہین ہوتا۔ بڑے
پیر صاحب نے فرمایا کہ جا تیرے سات بیٹے ہونگے چنانچہ اوسکے سات بیٹے ہوے
اور حالانکہ اوسکی تقدیر مین ایک لڑکا نہین تھا۔ اور تیسرا قصہ یہ مشہور ہے کہ ہر ماہ نو
قبل رویت سے بڑے پیر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوتا اور یہ کہتا کہ مجھ مین یہ
اسقدر خدا صاحب نے نقصان رکھے ہین اور اسقدر نفع رکھے ہین۔ اور چوتھا قصہ
یہ ہے کہ ایک روز آپ منبر پر بیٹھکر وعظ فرماتے تھے یکایک کھڑے ہوگئے اور فرمایا

کہ ایک اولیا کی گردن پر میلرق ہی اور اوسوقت جبقدر اولیا رجمع تھے سب نے
پاے مبارک بڑے پیرصاحب کے اپنی گردن پر رکھ لیے اور حلقہ اطاعت درگوش
کیا اور ایک ولی نے اس بات کا یقین نہین کیا اور اسپر کچھ اعتراض کیا انکا حال تباہ و
برباد ہوگیا اب استفسار طلب یہ امر ہے کہ آپکے نزدیک یہ قصے صحیح ہین یا غلط
اور جو علما ایسے قصون کو صحیح بتلاتے ہین اونکی کیا دلیل ہی اور جو علما انکو خلاف بتاتے
ہین اونکی کیا حجت ہی اور حضرت مخدومنا و ہادینا حاجی محمد امداد اللہ صاحب مہاجر سلمہ
اللہ تعالی جو ضیاء القلوب صفحہ ۱۹ قرب نوافل مین ارشاد فرماتے ہین کہ اما قرب نوافل
اینست کہ صفات بشریہ سالک ازوے زائل گردد و صفات حق تعالی بروے
ظاہر آید چنانچہ زندہ گرداند مردہ را و بمیراند زندہ را باذن اللہ تعالی اور قرب فرائض
ایسی ہی زیادہ نعمت ہی اللہ صاحب جسے نصیب فرمادے اور حضرت محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار مین فرماتے ہین کہ عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ جو کچھ کہے
وہ ہوجاوے۔ اب سائل یہ عرض کرتا ہے کہ ممکن نہین کہ بندہ خدا صاحب کے کسی کام
مین دخل دے سکے بندہ چاہے کسی مرتبہ مین ہو بندہ ہے ہر وقت عاجز ہے گر یہ
مرتبہ قرب نوافل کا اور عارف کا حضرت بڑے پیرصاحب کو حاصل ہوگیا تھا یا نہین۔
اور جس شخص کو یہ مراتب حاصل ہوگئے ہون اوسے ایسے قصون کا وقوع ہوجانا کیون غیر ممکن
ہے اور خدا صاحب تقدیر کے خلاف کرنے پر بھی قادر ہے یا نہین اور کبھی کبھی بندہ پر
خدا صاحب بباعث کسی عتاب یا انعام اپنے کے اوسکی تقدیر کے خلاف کر دیتے ہین یا
نہین۔ یا خدا صاحب کسی بندہ کے حق مین کسی بندہ خاص کی سفارش مان کر یا اوس کے
اعمال کی وجہ سے اوسکی تقدیر کے خلاف کر دیتے ہین یا نہین مثلاً نیک آدمی کی عمر بڑھا

ہونا یا ظالم کی عمر کم ہوجانا یا بباعث سیّات مفلسی آجانا یا بباعث خیرات بلاؤن کا رد ہوجانا وغیرہ وغیرہ اور حضرت صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر قصہ مشہور ہین کہ جس کو اونھون نے فرمایا کہ گیا تو اندھا ہی تو وہ فورًا اندھا ہی تھا اور جس کو فرمایا کہ گیا تو مر گیا ہے تو وہ فورًا مردہ ہی ہوگیا غرض یہ ہے کہ جو کچھ وہ فرماتے تھے فضل الٰہی سے اوسکا وہی فورًا ظہور ہوجاتا تھا تو یہ قصے بھی صحیح ہین یا خلاف اور وہ فرشتہ کہ جن کو نکیرین کہتے ہین انکا مرتبہ زیادہ ہے یا اولیا سے عظام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **الجواب** حکایات بزرگون کے اکثر جہلا نے غلط بنا دئے ہین اور اگر کوئی واقع صحیح ایسا ہو کہ مفہوم نہو وے تو شطحیات کہلاتے ہین جس کے معنی فہم مین کسی کے نہین آتے اوس کو نہ قبول کرے نہ رد کرے سکوت کرے اور جو امور خلاف قاعدہ شرع کے ہین اونکو رد کرنا چاہیئے یا سکوت کرے اگر مصلحت ہو اور قرب فرائض قرب نوافل کا فہم اسکے اہل کا رتبہ ہے بندہ اس سے عاری ہے باقی یہ کہ حق تعالےٰ اولیاء کی قبولیت کے واسطے اکثر دعا اونکی قبول کرتا ہے یہ اونکی کرامۃ ہے مُردہ زندہ کرنا خود خرق عادۃ و کرامۃ ہے حق تعالےٰ ہی کرتا ہے مگر بظاہر کسی ولی نبی کا ذریعہ ہوجاتا ہے لہذا کرامۃ و معجزہ کہلاتا ہے فقط **سوال** [۲۳] مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہست قدرت اولیاء راز الٰہ تیر جستہ باز گرداند زراہ ‌‌ اسکا کیا مطلب ہی اور اس شعر کے مصداق اولیاء اللہ ہوتے ہین یا نہین **الجواب** کرامۃ اولیاء حق ہے اور کرامۃ خرق عادۃ کو کہتے ہین جب حق تعالےٰ چاہے اولیا سے ایسا امر کرادیوے یہ ہی مطلب شعر کا ہے فقط **سوال** [۲۴] ایک شخص جماعت کا بلکہ تکبیر اولیٰ کا پابند ہے اب اتفاقًا اوس کو کسی وقت تکبیر اولےٰ نہین ملی اور وقت مین بھی اسقدر گنجایش ہونہین ہی کہ دوسری مسجد مین جاکر شریک تکبیر اولیٰ ہو

اب مجبوراً اوس کو سب دن ہونا پڑا اب وہ یہ چاہتا ہے کہ مین کوئی کام ایسا کرون تاکہ مجکو دنیا و ما فیہا کی برابر ثواب ہو جاوے جسے مین سمجہون کہ گویا میری تکبیر اولی گئی ہی نہین تو وہ کونسا کام ایسا کرے کہ جس سے تکبیر اولے کے جانے کی تلافی ہو جاوے اور اگر نماز قضا ہو جاوے تو سوائے روزہ کے اور کونسا کام ایسا کرے کہ جس سے اوس کے ثواب کی تلافی ہو جاوے گویا نماز قضا ہوئی ہی نہین **الجواب** نیت سے ثواب تکبیر اولے کا مل جاتا ہے اور قضا نماز کرنے سے تلافی فوت صلوۃ کی ہو جاتی ہے فقط **سؤال** زید عمر کا مرید ہے اور عمرو بکر سے مرید ہے اور بکر خالد سے مرید ہے اب ولید زید سے مرید ہونا چاہتا ہے اور خالد کو کہ جو زید کے دادا پیرون مین ہین خوش عقیدہ اور بزرگ نہین جانتا اب استفسار طلب یہ امر ہے کہ یہ شخص ولید زید سے مرید ہو کر کچھ فیضیاب بھی ہو سکتا ہے یا نہین درانحالیکہ خالد کو برا جانتا ہو اور اپنے دل مین خالد کی جانب سے کچھ بغض شرعی بھی رکھتا ہے۔ **الجواب** اگر زید کو کامل جانتا ہے اور فی الواقع زید مین کمال ہے تو یہ شخص زید سے فیضیاب ہو سکتا ہے فقط **سؤال** ایک شخص کے جس وقت دل مین آتا ہے تو یون کہتا ہے کہ الٰہی جس قدر جسے نیکیان تمام عمر مین ہوئی ہون مین نے انکا ثواب اپنے والدین کو بخشا ایک شخص نے یہ بات سنکر اوس سے کہا کہ یون اموات کو ہرگز ثواب نہین پہونچتا تاوقتیکہ کوئی چیز خاص ایصال ثواب کے واسطے نہ پڑہی جاوے تو یہ کہنا اوس شخص کا صحیح ہے یا نہین اور اس طرح سے ثواب بھی پہونچتا ہے یا نہین **الجواب** ثواب ہر طرح پہونچ جاتا ہے قول مانع کا صحیح نہین فقط **سؤال** ایک شخص تین مرتبہ قل شریف پڑھ کر اپنے والدین کو بخشدیتا ہے زید نے یہ بات سنکر اوس شخص سے کہا کہ تم تین مرتبہ قل شریف پڑہکر تمام زمانہ کے مسلمانون کی روح کو بخشدیا کرو ہر ہر فرد بشر کو

ایک ایک ختم قرآن کا ثواب ملیگا اور تمھارے والدین کے ثواب مین کچھ کمی نہ آئیگی
اب وہ شخص یہ پوچھتا ہے کہ سب دنیا کے مسلمانون کو معہ میرے والدین کے اگر ایک ایک
ختم قرآن کا ثواب ملے اور میرے والدین کے ثواب مین کمی نہ ہو تو سب مسلمانون کی مین
نیت کر لیا کرونگا ورنہ مجکو کچھ ضرورت نہین کہ مین اپنے والدین کا ثواب کا ٹکڑا اورون
کو دون اسمین بات صحیح مسئلہ کیا ہے الجواب میرے اوستادونکا یہ قول ہے کہ صحیح یہی ہے کہ
ثواب تقسیم ہو کر پہونچتا ہے نہ سب کو پورا پورا اور اس باب مین کوئی روایۃ حدیث کی
صحیح نہین فقط واللہ تعالے اعلم سؤال تقویۃ الایمان مین کوئی مسئلہ قابل نہین
پاکل اوس کے مسائل صحیح اور علماء دین کو مقبول ہین اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی
اسمعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیونکے روبرو بعض
مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپنے بھی کہین یہ بات سنی ہے یا محض افترا ہے
اور جو شخص مولانا مرحوم کا معتقد نہو اور اونکو خوش عقیدہ اور بزرگ نہ جانے وہ بدعتی
اور فاسق ہے یا نہین اور مولوی صاحب شہید مقلد تھے یا عامل بالحدیث اور اگر مقلد تھے
تو کونسے امام کے حنفی تو شاید نہون چونکہ سنا ہے کہ رفع الیدین اور آمین بالجہر کرتے تھے
اور اکثر غیر مقلد مولانا موصوف کو عامل بالحدیث بتلاتے ہین اور اسی وجہ سے اونکو زیادہ
مانتے ہین اور انہین کے قول کو زیادہ سند مین لاتے ہین بہ نسبت اور علماء کے اور انہین کو
اپنے زمانہ کا مجتہد بتاتے ہین حالانکہ اس زمانہ مین اور بہت سے علماء عظام موجود تھے
اور انہین کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے
ہین اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نہین مانتے اور انکے کل مسائل
مقبول جانتے ہین ان باتون سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب مقلد نہین تھے

عامل بالحدیث تھے اور بعض علما یہ فرماتے ہین کہ نہین مقلد تھے غیر مقلد ہرگز نہین تھے
بعض یہ کہتے ہین کہ انکو مرتبہ اجتہاد کا تھا اسو جہ سے اونھون نے تقلید نہین کی اسکا خلاصہ
حال جو ہو تحریر فرمادیجئے اور مولوی صاحب کے عقیدہ مین اور محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ
مین کچھ فرق تھا یا یہ دونون صاحب ایک ہی مسلک کے ہین اور حضرت سید صاحب شہید
رحمۃ اللہ علیہ کہ جو اونکے مرشد ہین یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہین اور حضرت سید صاحب
کے خلفا مین اور بھی کوئی انسے زیادہ لایق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سربر آوردہ یہی حضرت تھے
اور جو مسائل تقویۃ الایمان مین مختلف ہین اونپر عمل کرے یا نکرے اور مولوی صاحب موصوف
نے سلسلۂ صوفیت کے نہ چلنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سید صاحب سے
بیعت ہوئے ہین اور انسے بھی آدمی غالبًا مرید ہوئے ہونگے۔ اور مولوی صاحب ممدوح علما
مین شمار کئے گئے ہین یا صوفیہ مین **الجواب** بندہ کے نزدیک سب مسائل اوس کے
صحیح ہین اگرچہ بعض مسائل مین بظاہر تشدد ہے اور توبہ کرنا اونکا بعض مسائل سے محض
افترا اہل بدعۃ کا ہی اور اگر اونکو بزرگ جانے جو تھے حالات اونکے سنکر تو معذور ہے
اور اگر کتاب کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہی اور وہ یہ فرماتے تھے کہ
جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اوسپر عامل ہون ورنہ ابو حنیفہ رحمہ کی رائے کا مقلد
ہون اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کا مجکو حال
معلوم نہین اور نہ خلفا سید صاحب کا اور مولوی اسمعیل صاحب وعظ ورد بدعۃ مین مصروف
رہے پھر جہاد مین جاکر شہید ہوگئے سلسلۂ بیعۃ کا کہان جاری کرتے اور تمام تقویۃ الایمان پر
عمل کرے فقط **سوال** [۲۹] بعض آدمی اس وقت التحیات مین بیٹھتے ہین اوٹھا ہی
انگشت شہادت اوٹھا لیتے ہین حتی کہ سلام پھیرین حالانکہ حنفیونکا یہ مذہب ہے کہ جب

تشہد پر پہونچے تب اونگلی اوٹھاوے بعد مین پست کرلے آمین صحیح قول کیا ہے
اور حنفی کو کسوقت سے کسوقت تک اونگلی اوٹھانا چاہیئے اور آمین امام اعظم
صاحب کیا فرماتے ہین **الجواب** تشہد پر انگشت کو اوٹھادے اور سلام تک
اوٹھاے رکھے فقط **سوال** العلم حجاب الاکبر اسکے کیا معنی ہین سالک کی جسوقت
علم کی جانب توجہ ہوگی وہ اوس راہ سے محروم رہ جاے گا علم کو کیا اسوجہ سے حجاب
کہا ہے اگر علم بھی اسوجہ سے حجاب ہوگیا تو نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور اطاعت
داخل ہین بلکہ کل کام دارین کے سواے یاد الہی حجاب ہو جانا چاہیئین اور یہان عشر
علم کی ہی نسبت فرمایا ہے اور اگر یہ وجہ ہے کہ علم پڑھنے سے دو عالمون مین باعث
اختلاف لیے نقیض اور جھگڑے واقع ہو جاتے ہین اور لڑنا اور جھگڑے کرنا تو فعل ہے
جو چاہے سو کرے آمین علم کا کیا قصور ہے بلکہ اختلاف راے علما تو رحمت ہے اور اگر
اسکے یہ معنی ہین کہ درمیان بندہ اور معبود کے علم کا ایک حجاب حائل ہے تا وقتیکہ علم کا
حجاب طے ہو جاوے یعنی علم نہ سیکھے خدا نہ ملے تو یہ معنی صوفیہ نے اسکے ہرگز نہین لیے
اس معنی سے تو تاکید نکلتی ہے اور یہان یہ مقصود ہے نہین اور اگر یہ کہا جاوے کہ یہان
مراد علم سے علم دنیوی مثل معقول اور فلسفہ وغیرہ ہے تو یہ بھی نہین ہوسکتا چونکہ صوفیہ
اور علما علم دین کو علم کہتے ہین نہ اور فنون کو اور اگر یہ کہا جاے کہ یہ قول صوفیہ کا
نہین ہے تو یہ بھی نہین ہوسکتا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہرگز انکار مت کر
کہ علم حجاب نہین ہے علم بیشک حجاب اکبر ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ علم جو
ارشاد ہے خدا اور رسول کا اگر یہی حجاب اکبر ہوگیا تو بے حجاب کونسی چیز ہوگی اس مین
باریکی کیا ہے اور صوفیہ نے کس معنی کر اس کو حجاب کہا ہے **الجواب** اس فقرہ کے

یہ معنی ہین کہ اپنا جاننا کہ مین بھی اصل ہون یہ حجاب ہے جب تک اپنی خودی و تکبر و عجب کو نہ فنا کر دیوے محجوب ہی مثل شیطان کے اور جب خود اپنے آپ کو لاشئی جان لیوے اور اپنے سب کمالات کو محض موہبۃ حق تعالی کی جان گیا اور تیرہ دل مین اپنی حقیقۃ کھلگئی حجاب رفع ہوگیا مراد علم سے اپنی خودی ہے فقط واللہ تعالی اعلم

۳۱ سوال نشہ فروش کو واسطے فروخت مسکرات کے مکان یا دوکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہین اور اسمین حنفیہ کا مذہب اصح کیا ہے۔ الجواب اصح اور فتوے اسپر ہے کہ نہ دیوے فقط

۳۲ سوال جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز کا وقت ایک ہی ہے یا نہین اور جمعہ کی نماز ظہر کی وقت سے کچھ پہلے پڑھنا سنت ہے یا دونون مساوی وقت مین۔ مثلاً جو شخص ظہر کی نماز دو بجے پڑھتا ہے اوس کو جمعہ کی نماز ایک بجے پڑھنا مستحب ہوگی یا دو ہی بجے الجواب جمعہ و ظہر کا وقت ایک ہے مگر جمعہ کو ذرا پہلے پڑھنا کہ لوگ سویرے کے آئے ہین اونکو جلد فراغۃ ہو جاوے تو بہتر ہے فقط

۳۳ سوال۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو شخص بغیر حاضر و ناظر جانے پکارے اور مثلاً اس قسم کے اشعار پڑھے۔ ترحم یا نبی اللہ ترحم ؛ ز مہجوری برآمد جان عالم ؛ جائز ہے یا نہین الجواب ایسے اشعار مین شرک تو نہین مگر عوام کو موجب اضلال کا ہو جاتا ہی لہذا ایسے رو برو نہ پڑھے اور یہ خیال پڑھے کہ حق تعالے اس میری عرض کو پیش فخر عالم علیہ السلام کے کر دیوے فقط

۳۴ سوال شفق سفید تک وقت مغرب کا رہتا ہی یا نہین اکثر فقہا رحنفیہ تو فرماتے ہین کہ شفق سفید تک مغرب کا وقت ہی اسکے بعد عشا کا وقت ہے اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ بعد شفق سرخ کے عشا کا وقت ہو جاتا ہے قول اصح یہی ہے اب تردد یہ ہے کہ شفق

سفید مغرب مین داخل ہی یا عشا مین اور علما حنفیہ کے نزدیک قول مفتی بہ کیا ہے۔
الجواب یہ مسئلہ مختلفہ ہی امام صاحب اور اونکے صاحبین مین احوط یہ ہے کہ دونون
کی رعایت رکھے اور بعض نے فتوی صاحبین کے قول پر لکھا ہے جیسا شاہ عبدالعزیز صاحب نے
لکھا فقط شرح وقایہ مین بھی شرح پر فتوی دیا ہے فقط **سوال** ۳۵ سمع اور غنا اور راگ
یہ تینون ایک ہی چیز ہین یا غیر اور یہ تینون چیزین بلا مزامیر کے سننا جائز ہین یا نہین
درانحالیکہ گانے والا انکا موافق قواعد موسیقی کے گاوے **الجواب** یہ ہر سہ الفاظ
ایک معنی رکھتے ہین بلا مزامیر راگ کا سننا جائز ہے اگر گانے والا محل فساد نہو
اور مضمون راگ کا خلاف شرع نہو اور موافق موسیقی کے ہونا کچھ حرج نہین فقط **سوال** ۳۶
مسجد کے اندر بباعث دہوپ یا بارش بیٹھہ کر وضو کرنا درانحالیکہ پانی بھی وضو کا صحن مسجد
مین پھیلے جائز ہے یا نہین اور مسجد کے اندر بیٹھہ کر مسجد کی دیوار سے تیمم کرنا جائز
ہے یا نہین **الجواب** مسجد کے اندر وضو کرنا کہ غسالہ مسجد مین گرے حنفیہ کے نزدیک
منع اور گناہ ہے اور تیمم دیوار مسجد سے کرنے کو بھی بعض کتب فقہ مین مکروہ لکھا ہے فقط
سوال ۳۷ - داڑہی کے بال برابر ہو جانے کی غرض سے کچھ تہوڑے کتروا دینا
باوجودیکہ داڑھی بھی انگشت سے کم ہو جائز ہے یا نہین **الجواب** مجموعہ داڑھی کا
ایک مشت سے کم نہو اگر بعض بال کم ہون حرج نہین فقط **سوال** ۳۸ سر برہنہ اور پا برہنہ
رہنا سنت ہی یا نہین اور بعض صوفی ان افعال کو سنت جانکر کرتے ہین سو یہ افعال
فی الحقیقت سنت ہین یا نہین **الجواب** احیاناً پا برہنہ ہونا مضائقہ نہین ورنہ
آپ علیہ السلام اکثر اوقات نعلین یا موزہ پہنتے تھے اور سر برہنہ ہونا احرام مین تو
ثابت ہی سوائے احرام کے بھی احیاناً ہو گئے ہین نہ دائماً چلتے پھرتے فقط

سوال ۴۹ پیتل کے برتن مین کہ جو بلا قلعی کا ہو کھانا پینا بمذہب امام ابوحنیفہؒ جائز ہے
یا نہین اور کپڑے مین چاندی سونے کے بٹن لگا کر استعمال کرنا حنفیہ کے نزدیک
جائز ہے یا نہین الجواب پیتل کے ظروف مین کھانا درست ہے مگر دولے ہین اور اگر
مشابہتہ کفار ہنود سے ہو تو بسبب مشابہتہ کے منع ہے فقط سوال ۵۰ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے کبھی بلا عمامہ کے بھی نماز پڑھنا ثابت ہے یا نہین اور حضور نے کبھی بلا عذر نماز
بلا جماعت کبھی پڑھی ہے یا نہین الجواب اسکا صریح ثبوت اسوقت بندہ کو معلوم نہین
مگر احرام کی حالت مین سر برہنہ نماز پڑھنا محقق ہے علے ہذا نماز فرض مرض موت مین
بلا جماعۃ پڑھی ہو ورنہ جماعت سے ہی پڑھتے تھے فقط سوال ۵۱ جنازہ خارج مسجد
ہو اور اوسکی نماز پڑھنے والے اکثر خارج مسجد ہون اور بعض بباعث دہوپ یا بارش
خاص مسجد مین ہون تو بمذہب حنفیہ جائز ہے یا نہین اور اگر اکثر خاص مسجد مین ہون اور
بعض خارج مسجد ہون تو بھی جائز ہے یا نہین اور اگر جنازہ بھی خاص مسجد مین ہو اور اوسکے
نمازی بھی بباعث دہوپ یا بارش خاص مسجد مین ہو جائز ہے یا نہین الجواب نماز
جنازہ کی مسجد مین پڑھنا ہر حال مین مکروہ لکھا ہے فقط سوال ۵۲ ایک شخص کو نماز پڑھنے
مین اکثر یہ خیال ہوتا ہے کہ مین نے الحمد شریف نہین پڑھی کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ بیچ
کا قاعدہ نہین کیا کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ سجدہ ایک کیا ہے دوسرا نہین کیا کبھی یہ خیال
ہوتا ہے کہ نیت ہی نہین کی اس سبب سے اکثر اوس کو نیت توڑنا اور سجدہ سہو کرنا
پڑتے ہین اور نماز مین قسم قسم کے تخیلات باطلہ پیدا ہوتے ہین اسکا کیا علاج ہے اور
ایسے شخص کو بار بار نیت توڑنا اور سجدہ سہو کے کرنا چاہئین یا نہین الجواب ایسے ایسے
خطرات پر التفات نکرے ظن غالب پر عمل کرے فقط سوال ۵۳ روافض سے اس قسم کھانا

اور اتحاد رکھنا اور رسم دوستی ادا کرنا اور اوسکی دعوت کرنا اور اوسکے یہان دعوت کھانا باوجودیکہ اوسے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہو جائز ہے یا نہین اور جو شخص بلا ضرورت روافض سے اتحاد رکھے وہ کیسا ہے اور ثقات کو اوسکی ہمعیت مین اکل و شرب بلا کراہت جائز ہے یا نہین **الجواب** روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط مودۃ کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور اوسنے مودۃ کرنے والا مداہن فی الدین عاصی ہے فقط **سوال** ۴۴ کرتہ کی گھنڈی یا بٹن کھلا رکھنا کہ جس سے سینہ بھی کھلا رہے سنت ہے یا نہین **الجواب** درست ہے احیاناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولے رکھے ہین فقط **سوال** ۴۵ زید مرحوم نے ایک مسجد بنائی اور عمرو اوسکا متولی ہے اور بکر اوسکا امام ہے اور خالد اوسکا خادم ہے اور اوس مسجد کی آمدنی اخراجات مسجد سے بہت زیادہ ہے اور بعض ایسے خرچ ہوتے ہین کہ اونکو متولی مسجد مذکور سے امام مذکور ہر چند کہتا ہے لیکن متولی بباعث کفایت شعاری بالکل خیال نہین کرتا مثلاً پنکھا یا گھڑی یا خادم مسجد کی تنخواہ کی قلت یا مثل اوسکے کوئی حالت مین امام مذکور بعض آمدنی مسجد سے بطور خود بلا اطلاع متولی کچھ وصول کرکے صرف ہائے مذکور مین خرچ کرے جائز ہے یا نہین درانحالیکہ متولی مذکور کو اگر خبر ہوگی تو اندیشہ ہے کہ وہ خفا ہوگا کہ تمنے ہماری بلا اجازت کیون تحصیل کی اور کیون خرچ کیا۔ **الجواب** امام کو بدون رضا متولی کے کہین صرف کرنا آمدنی مسجد کا درست نہین فقط واللہ تعالے اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد ۱۳۰۱) **سوال** ۱ اس حدیث

ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا امر دینہا رواہ ابوداؤد مین مراد شروع صدی ہے یا آخر اور علامات مجدد کے کیا ہوتے ہین

جس سے وہ جانا جاوے اور تمام عالم مین ایک ہی مجدد ہوتا ہے یا انکے جگہ جہان
ضرورت تجدید کی ہو اور اوسکے نام مین احمد یا محمد ہونا بھی ضرور ہے یا نہین اور اس
تیرہ صدی تک کون کون مجدد اور کہان کہان ہوئے اور صدی حال کا کون مجدد
اور کہان ہے مفصل ارقام فرماوین الجواب راس سرکو کہتے ہین لہذا مجدد شروع
صدی مین ہوویگا مگر جو شروع صدی ہے وہ آخر پہلی صدی کا بھی ہے بایں اعتبار
اوسکو کوئی آخر کہدیوے تو ہوسکتا ہے ورنہ جب صدی مین ہووے گا اوسکی ابتداء مین
ہوویگا تاکہ آخر تک تجدید کا اثر رہے اور علامت اوسکی یہی ہے کہ اوسکی تقریر تحریر سے اور
سعی اورکوشش سے بدعات رفع ہوویں سنت کا شیوع اور مردہ سنن کا احیاء ہووے
اور احمد یا محمد ہونا اوسکے نام مین ضرور نہین نہ کسی حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے اور اوسکا
علی التعیین جاننا محقق نہین ہوا اپنے ظن وتخمین سے بعض علماء نے جسکو عالم محقق دیکھا
مجدد اوسکو ٹھیرالیا چنانچہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمامی صدی اول پر عمر بن
عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو اکثر لوگون نے لکھا ہے دوسری صدی کی تمامی پر کسی نے شافعی
رحمہ اللہ کو کہا کسی نے دوسرے کو کہا علی ہذا مگر کوئی محقق قول نہین اور جلال الدین
سیوطی نے کچھ اسمین لکھا ہے بندہ کے نزدیک وہ قول اسلم ہے جسنے یہ کہا کہ مجدد صدی
کا ایک عالم ہونا ضرور نہین ہر وقت مین دو چار دس بیس پچاس سو کا مجموعہ ہو یا
ایک ہو ہذا العبد ہر صد سال کے جماعت متفرقہ عالم مین ہوتی ہے اور سب کی سعی اصلاح
دین مین ہوتی ہے انکو قدر اپنے علم درتبہ کے حصہ تجدید کا ملتا ہے فقط واللہ تعالی اعلم
مگر کسی کو مقرر معین نہین کہہ سکتے فقط واللہ تعالی اعلم حقیقۃ الحال رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
سوال اعادہ کرنا سورۂ فرحت کا بدون تجدید نعمت حقیقی کے آیا جائز ہے یا

نہین اور یہ دلائل جو مجوزین مولود زمانہ پیش کرتے ہین مثل صوم عاشورہ کہ شکریہ وموافقت حضرت موسی علیہ السلام مین رکھا گیا تھا اور ابتک جاری ہے اور صوم دوشنبہ کہ بوجہ یوم ولادت و یوم نزول قرآن شریف مین رکھا گیا تھا اور ابتک جاری ہے اور مثل اعادہ عقیقہ کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد نبوت کے کیا تھا حالانکہ آپکے دادا حضرت عبد المطلب آپکا عقیقہ کر چکے تھے لہذا روایات مذکورہ سے اثبات اعادہ سرور ہوتا ہے یا نہین اور نیز روایت عقیقہ صحیح ہی یا ضعیف ارقام فرماوین **الجواب** اسکا جواب مفصل جواب یہ مستقل رسالہ بنتا ہے اسکی تحقیق اور جواب براہین قاطعہ مین دیکھو فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال** حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ درالثمین فی مبشرات النبی الامی مین جو اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہین۔

اخبرنی سیدی الوالدی قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلتہ بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم فلم یفتح فی سنۃ من السنین شیء اصنع بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس فرایتہ صلے اللہ علیہ وسلم بین یدیہ ہذہ الحمص متبہجا بشاشا فقط عبارت

مذکورہ سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تعین یوم ولادت ایصال ثواب یا سرور ولادت مین اطعام الطعام وغیرہ چونکہ شاہ صاحب قدس سرہ کے معمولات مین سے تھا جائز ومستحب ہے اور باعث خوشنودی آنحضرت صلعم اور جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ بھی اجتماع صلحا ریوم ولادت مین اور اطعام الطعام کو مستحسن لکھتے ہین حسن المقصد مین اور یہی وجہ مبنائے مین استحسان مولود مروجہ زمانہ پر استدلال کرتے ہین اور قاعدہ شرع سے ایسی تعینات وتخصیصات حد بدعات مین شامل ہوتی ہین لہذا مع توضیح عبارت مذکورہ

کے جواب سے سرفراز فرماوین فقط الجواب ایصال ثواب ہر روز درست اور موجب ثواب ہے کوئی تاریخ و وقت شرع سے موقت نہین روز ولادت اور روز وفات بھی درست ہے پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایام کے جانے ایصال ثواب مین اور کسی عوام کو بھی اس طرح کے ایصال مین ضرر نہ ہو تو کچھ حرج نہین سب کے نزدیک درست ہے پس شاہ عبدالرحیم صاحب کا یہ فعل ایسا ہی تھا تو اس سے کوئی حجۃ نہین لا سکتا اپنے بدعۃ زمانہ پر اور پھر وہ طعام ایصال ثواب کا تھا کہ صلۃ بالنبی کا لفظ موجود ہے اسمین نہ کوئی سرور ولادۃ کا کلمہ ہے نہ اجتماع ذکر ولادۃ کے واسطے پس اس مین کوئی حجۃ جواز مولد کی نہین اور سیوطی کے وقت مین بھی ہماری زمانہ جیسی بدعۃ نہوئی تھی براہین قاطعہ کو دیکھو اس مین سیوطی کا مقصد مفصل لکھا ہے فقط واللہ تعالے اعلم سوال علے ہذا فیوض الحرمین مین شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ فرماتے ہین وکنت قبل ذلک بمکۃ المعظمۃ فی مولد النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فی یوم ولادتہ والناس یصلون علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم یذکرون ارہاصاتہ التی ظہرت فی ولادتہ ومشاہدہ قبل بعثتہ فرائت انوارا سطعت دفعۃ واحدۃ لا اقول انی ادرکتہا ببصر الجسد ولا اقول ادرکتہا ببصر الروح فقط للہ اعلم کیف کان الامر بین ہذا وذاک فتاملت تلک الانوار فوجدتہا من قبل الملائکۃ الموکلین باشال ہذہ المشاہد وباشال ہذہ المجالس ورایت یخالط انوار الملائکۃ انوار الرحمۃ عبارۃ مذکورہ مین جواز و استحسان شرکت مجلس یوم ولادت و ذکر دلائل ولادت و مشاہدہ انوار ملائکہ ثابت ہوتا ہے اور اس سے جواز مولود زمانہ پر حجت لائی جاتی ہے لہذا یہ حجت لانا اونکا درست ہے یا نہین معہ مطلب عبارت مذکورہ کے

ارقام فرماوین الجواب فیوض الحرمین مین حاضری مولد النبی مین کہ مکان ولادۃ آپکا علیہ السلام ہی لکھا ہے وہان ہر روز زیارۃ کے واسطے لوگ جاتے ہین یوم ولادۃ بھی لوگ جمع تھے اور صلوٰۃ و ذکر کرتے تھے نہ وہان تداعی سے اہتمام طلب کے تھے نہ کوئی مجلس تھی بلکہ وہان کے لوگ خود بخود جمع ہوکر کوئی درود پڑھتا تھا کوئی ذکر معجزات کرتا تھا نہ کوئی شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور نفس ذکر کو کوئی منع نہین کرتا فقط واللہ تعالےٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال راگ کس کو کہتے ہین اور مکروہ ہے یا حرام اگر اشعار مثل مولانا جامی و مولانا نظامی و مولانا سعدی و مولانا روم رحمہما وغیرہ کے پڑھے جاوین توکس طور سے راگ مین ہو جاوین اور کس طرح پر بلا راگ ارقام فرماوین الجواب راگ کہتے ہین اچھی آواز کے ساتھ کچھ کہنے کو خواہ شعر ہو جامی و نظامی وغیرہما کا علیہم الرحمۃ خواہ اور کوئی کلام ہو یہ ترجمہ غنا کا ہے اردو مین اور لوگون کے نزدیک راگ جب ہوتا ہے کہ آواز کو بے موقع گھٹا بڑھا کر کچھ کہین سو اسطرح کہ لفظ اپنے موقع پر رہین اور خوش صوت ہو قرآن و حدیث کا بھی پڑھنا درست بلکہ مستحب ہے اور ایسا کہ لفظ کم زیادہ ہوجاوین درست نہین مگر اشعار مین کچھ حرج نہین فقط واللہ تعالےٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال رنگ انگریزی پڑیا کا جو بکس مین آتا ہے رنگنا کپڑے کا اس سے درست ہے یا نہین اگر ناجائز ہے تو بوجہ رنگت کے یا کسی اور وجہ سے ارقام فرماوین الجواب رنگ انگریزی مین شراب پڑتی ہے لہذا اس رنگ کا استعمال درست نہین اور یہ امر واقف لوگون سے معلوم ہوا ہے واللہ تعالےٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال سایہ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑتا تھا یا نہین اور جو ترمذی نے نوادر الاصول مین عبد الملک بن عبد اللہ بن وحید سے اور انھون نے ذکوان سے

کہ رسول اللہ صلعم کا سایہ نہین پڑتا تھا سند اس حدیث کی صحیح ہے یا ضعیف یا موضوع
ارقام فرماوین **الجواب** یہ روایۃ صحاح کتب مین نہین اور نوادر کی روایۃ کا بندہ
کو حال معلوم نہین کہ کیسی ہے نوادر الاصول حکیم ترمذی کی ہے نہ ابوعیسی ترمذی کی فقط
واللہ تعالے اعلم **سوال** جنات کا سر آنا اور ستانا کہین شیخ سدو و اللہ بخش وغیرہ
مشہور ہین اور تکالیف پہونچاتے ہین اور خبیث بھوت وغیرہ بھی اونکو کہتے ہین ان امور کی
شرع کچھ اصل معتدبھی ہے یا واہی باتین ہین مفصل ارقام فرماوین **الجواب** شیخ سدو
اور اللہ بخش دونوں جن ہین لوگوں کو ستاتے ہین خبیث بھوت پری دیو جن سب
ایک چیز کا نام ہے سر چڑھنا اور تکلیف دینا جنات کا حق ہے فقط واللہ تعالے اعلم
سوال جو شخص مجالس غیر مشروعہ مین شریک ہووے اور مال خرچ کرے اور ان کو
مستحسن اور حلال جانے کہ جنکی حرمت نص صریحہ سے ثابت ہے مثل ناچ و مزامیر
و مجالس عرس و روشنی وغیرہ منکرات کثیرہ تو ایسا شخص فاسق ہوگا یا کافر کیونکہ افعال ممنوعہ
حرام کو حلال جانتا ہے **الجواب** ایسا شخص فاسق ہے کافر کہنے سے زبان بند رکھنا چاہیے
اور فعل مسلم کی تاویل کر کے اسلام سے خارج نہ کرے جہاں تک ہو سکے لا نکفر احدا من اہل
القبلۃ ائمہ مجتہدین فرماگئے ہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** یہ تعینات جیسے ربیع الاول
مین کونڈا اور عشرہ محرم مین کھچڑا اور صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اور گیارہوین اور
توشہ اور سہ منی بوعلی قلندر اور خضر علیہ السلام کے نام کا چادہ پر لیجانا مذکورہ بالا مین
طعام کی تخصیص اور ایام کی تعین کہ اسکے خلاف ہرگز نہوں بدعت اور حرام ہین یا نہین اور
اس قسم کے طعام کو کھانا مکروہ ہے یا حرام کیونکہ افعال جہال ان معاملات مین نہایت
بشستیہ حد کفر و شرک کو پہونچے ہوئے ہوتے ہین نفع ضرر و توقع منافع اپنے

نمبر شمس العلما سید نواب ادفقط

اپنے مرادات کی طلب انہیں کیجاتی ہے تو ایسے لوگوں اور ایسے عقائد کی نسبت حکم
کفر و شرک کا کرنا درست ہے یا نہیں ارقام فرماویں۔ **الجواب** یہ تعینات بدعۃ
ضلالۃ ہیں اور طعام میں اگر نیتہ ایصال ثواب کی ہے تو طعام مباح اور صدقہ ہے
اور جو بنام ان اکابر کے ہے تو داخل ما اہل بہ لغیر اللہ میں ہے اور حرام ہے اور ایسے عقائد
فاسد موجب کفر کے ہیں ان افعال کو کفری کہنا چاہیے مگر مسلم کے فعل کی تاویل لازم
ہے جیسا اوپر کے جواب میں لکھا گیا فقط واللہ تعالی اعلم **سوال**[۱۱] کانچ کی چوڑیاں
جو عورتیں پہنتی ہیں جائز ہیں یا نہیں **الجواب** درست ہیں قل من حرم زینۃ اللہ الآیۃ
واللہ تعالی اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ **سوال**[۱۲] مسجد کا فرش لوٹے وغیرہ دیگر مسجد
میں ضرورتاً لیجانا اور بعد رفع ضرورت واپس کردینا یا نکرنا جائز ہے یا نہیں ارقام
فرماویں **الجواب** ایک مسجد کا مال دوسری مسجد میں لیجانا درست نہیں مگر جو دینے
والا دیتے وقت اجازۃ دیوے تو مضائقہ نہیں کہ وہاں حاجۃ روائی کر کے واپس
کردیویں مگر جو زائد اشیا ہوویں اور خراب ہونے کا احتمال ہو تو بقیمت دوسری مسجد
میں دیدیویں تو درست ہے فقط واللہ تعالی اعلم **سوال**[۱۳] اگر متولی و مہتمم مسجد آمدنی
مسجد کو دیگر مال میں خلط کرلیوے یا خرچ کرلیوے کہ ضرورت مسجد میں وقت پر صرف
کردونگا تو یہ تصرف جائز ہے یا خیانت میں داخل ہوگا ارقام فرماویں **الجواب**
یہ تصرف ناجائز ہے اور خیانۃ میں داخل ہے ضمان اسکا متولی کے ذمہ پر واجب رہیگا
اور گنہ بھی ہوویگا فقط واللہ تعالی اعلم **سوال**[۱۴] نوٹ کی خرید و فروخت کمی بیشی
پر جائز ہے یا نہیں بالتفصیل ارقام فرماویں **الجواب** نوٹ کی خرید و فروخت
برابر قیمت پر بھی درست نہیں مگر اس میں حیلہ حوالہ ہوسکتا ہے اور بحیلہ عقد جو لکھے

جائز ہے مگر کم زیادہ پر بیع کرنا ربوا ناجائز ہے یہ تفصیل اسکی ہے فقط واللہ تعالی اعلم

سوال ۱۵ جو جانور قبرون پر یا تھان یا نشان جھنڈے پر چڑہاے جاتے ہین مجاور یا کوئی اور اونکو پکڑ کر اگر بیع کرے تو اونکا خریدنا حلال ہے یا حرام اور خود چڑھانے والے کچھ تعرض بھی نہین کرتے خواہ کوئی لیجاوے اور اس قسم کے جانور بحیرہ وسائبہ مین داخل ہین یا نہین اور بحیرہ وسائبہ حلال ہین یا حرام مفصل ارقام فرماوین۔

الجواب جو جانور مالک نے کسی بت یا تھان و قبر کے نام پر چھوڑا وہ ملک چھوڑنے والے سے نہین نکلتا پھر اوس کو اگر کوئی پکڑ کر بیع کر دیوے اور مالک منع نکرے تو اوسکا خریدنا مباح ہے اور وہ حلال ہے اور جو جانور مجاور کو قبض کرادیا اور تملیک مجاور کی کر دی وہ حرام ہے اوسکو خریدنا نچاہیئے کہ وہ معصیتہ کی نیتہ سے مجاور کے پاس آیا ہے اومین حرمتہ معصیتہ کے سبب عقد ہبہ کی ہو گئی ہے اور بحیرہ وسائبہ کا حکم وہی ہے جو اوپر کی شق مین لکھا گیا کیونکہ بحیرہ وغیرہ کا کوئی مالک نہین کیا جاتا بلکہ بت کے نام چھوڑ دیتے ہین فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال ۱۶ ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام مدلل ارقام فرماوین الجواب دار الحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علماء حال مین ہے اکثر دار اسلام کہتے ہین اور بعض دار حرب کہتے ہین بندہ اسکا فیصلہ نہین کرتا فقط واللہ تعالے اعلم۔

سوال ۱۷ سدم سوال قبر مخصوص شہدائے مقتولین سے ہی ہے یا ہر قسم شہداء کے اور اولیاء اللہ بھی بمرتبہ شہدا اور داخل تحت آیہ بل احیاء عند ربہم ہین یا نہین کیونکہ وہ مجاہد فی النفس ہین کہ یہ جہاد اکبر ہے فقط الجواب اولیاء کرام بھی بحکم شہداء ہین اور شمول آیہ بل احیاء عند ربہم کے ہین اور سوال قبر نہ ہونا شہداء

سے بندہ کو معلوم نہین مگر ہان حدیث مین آیا ہے کہ شہید کو عذاب قبر سے امن دی
جاتی ہے اور یہ فضیلت اولیاء عظام کے واسطے بھی ہے فقط واللہ تعالے اعلم
سوال سماعت موتی ثابت ہی یا نہین درصورت جواز یا عدم جواز قول راجح کیا ہی
اور تلقین بعد دفن ثابت ہی یا نہین فقط **الجواب** یہ مسئلہ عہد صحابہ رضی اللہ تعالے
عنہم سے مختلف فیہا ہی اسکا فیصلہ کوئی نہین کر سکتا تلقین کرنا بعد دفن کے اسیر ہی
مبنی ہے جسپر عمل کرے درست ہی فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** صلوۃ الرغائب
رجب کے اول جمعہ کی شب کو اور صلوۃ نصف شعبان اور صلوۃ الفجی بہیئت مخصوصہ
ثابت ہین یا نہین درصورت عدم ثبوت اسکا فاعل کس درجہ کا گنہگار ہوگا کبیرہ
یا صغیرہ کا فقط **الجواب** یہ نمازین باین قیود جو مروج ہین بدعۃ ضلالہ ہین
جسکا مآل کبیرہ کا ہے اگرچہ نفس صلوۃ نفل مندوب ہی شرح اسکی براہین قاطعہ مین
دیکھو فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** جس مقام پر تفسیر مصر حسب فقہا صادق نہ آتی ہو مثل
قریہ وغیرہ یا جس مصر مین حاکم اور نائب بھی نہو کہ اجراے حدود شرعیہ کرے اور کفار
وہان کے مانع احکام شرعیہ بھی نہون تو وہان جمعہ عیدین قایم کیا جاوے یا نہین
اگر ایسی جگہ قایم کرلین تو صحیح ہو گا یا ظہر ذمہ باقی رہے گی اور حدیث لا جمعۃ ولا
تشریق الا فی مصر جامع صحیح ہے یا ضعیف **الجواب** یہ حدیث قول حضرت علی رضی
اللہ تعالے عنہ کا صحیح ہے اور اسیری عملدرآمد حنفیہ کثرہم اللہ تعالے کا ہے قریہ مین نماز
جمعہ ادا نہین ہوتی کسی حال البتہ قصبہ یا شہر مین اگر غلبہ کفار کا ہو اور اپنا امام خطیب
مقرر کرکے جمعہ ادا کرین جیسا اب مروج ہے تو جمعہ ادا ہو جاتا ہے ظہر ساقط ہو جاتی ہے
فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** یو تامم جانور ہی اسکے درست ہین یا نہین اگر درست

ہین توکس وجہ سے اور جیب گھڑی چاندی کی جائز ہے یا نہین فقط **الجواب** جو تمام
چاندی سونے کے درمختار مین درست لکھے ہین اور قاعدہ شرع سے جواز ثابت ہے
اور گھڑی چاندی کی درست نہین گھڑی ایک ظرف مستقل ہی اور جو تمام تابع کپڑے کے ہین
مثل گوٹہ تکمہ کے فقط **سوال** سالگرہ بچون کی اور اوسکی خوشی مین اطعام الطعام کرنا جائز
ہے یا نہین **الجواب** سالگرہ یاد داشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہین معلوم
اور بعد چند سال کے کھانا لوجہ اللہ تعالے کھلانا بھی درست ہی فقط **سوال** ابتداے
مکتب مین بسم اللہ بچون کی خاص چار سال اور چار ماہ اور چار روز ہی مین کرنا ثابت
اور جائز ہے یا نہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سن شریف ابتدا انشراح صدر
کیا تھا اور تمام فرماوین **الجواب** ابتداء مکتب کی کوئی قید نہین اور شرح صدر اول
چار سال کی عمر مین تھا فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ رشید احمد
سوال ناف کے تلے ہاتھ نماز مین باندھنا سنت ہین یا اوپر ناف کے اگر کوئی
ناف کے اوپر باندھے توکیا غیر مقلد ہو جاوے گا اور بعد جمعہ کے سنت چار رکعت پڑھی
جاوے یا چھ رکعت اور نماز جنازہ مین سورۂ فاتحہ اگر قراءۃ کی نیت سے پڑھ لیوے گا
توکیا گنہگار ہوگا اور اعتکاف اگر پورے دس روز کا نہین کیا تو اداے سنت ہوگی
نہین فقط از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ خط آیا جواب یہ
ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مستحب ہی اور اس مسئلہ مین خلاف شافعی صاحب رحمہ اللہ
کے اوپر مستحب فرماتے ہین اگر کسی نے ناف کے اوپر ہاتھ باندھ لئے تو اتنی حرکت سے
غیر مقلد نہین ہوتا۔ بعد جمعہ کے چار رکعۃ سنت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے کے
نزدیک ہین اور امام یوسف نے چھ رکعۃ فرمائی اول چار پھر دو جسپر عمل کرے

سوالات منجانب مولوی احمد صاحب مرادآبادی ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۱۱ھ

۳ نماز جنازہ مین سورۃ فاتحہ پڑھنا بہ نیۃ قراءۃ امام صاحب رحمہ منع فرماتے ہین
بطور دعا مضائقہ نہین اگر قراۃ کی نیۃ سے پڑھ لیوے گا تو گنہگار بھی نہوگا کیونکہ
محدثین اور شافعی صاحب رحمہم کے نزدیک سُنۃ ہے لہذا گنہگار نہوگا ۴ اعتکاف
مسنون تو پورے دس رات دس دن کا ہوتا ہے یا نوروز کا اگر چاند ۲۹ دن کا ہووے اور
اگر خیال اداے سنۃ کا نہین تو جسقدر چاہے کرلیوے فقط والسلام مورخہ ۲۰ شعبان روز شنبہ

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ کارڈ جوابی آج آیا آج ہی
جواب لکھتا ہون اور اس سے پہلے کوئی خط نہین آیا۔ اگر کسی پر دس بیس روزہ رمضان
کے عمداً توڑنے کے سبب کفارات ہون اگرچہ چند رمضان کے ہون تو سب کا ایک کفارہ
آتا ہے ہر ایک روزہ کا جدا نہین ہوتا۔ بعد ختم قرآن کے دعا مانگنا مستحب ہے خواہ تراویح
مین ختم ہوا ہو خواہ نوافل مین خواہ خارج نماز پڑھا ہو کہ بعد عبادۃ کے نماز ہو یا ذکر ہو
اجابۃ کی توقع ہے اور جو کچھ کنز العباد وغیرہ مین لکھا ہے وہ قابل اعتبار نہین حدیث سے
یہ ثابت ہے کہ بعد تلاوۃ قرآن کے اور بعد ختم قرآن کے وقت اجابۃ کا ہے لہذا ختم
بعد تراویح بھی اسمین داخل ہے اگر اس وقت کی دعا کو واجب اور ضروری جانے تو بدعۃ
ہے اوس کو ہی شاید کنز العباد وغیرہ مین بدعۃ کہا ہو واللہ تعالے اعلم اور ایک دفعہ
بسم اللہ کا پکارکر پڑھنا ختم مین چاہیئے حنفیہ کے نزدیک خواہ فاتحہ کے ساتھ پڑھ
لیوے خواہ کسی اور سورۃ کے ساتھ فقط والسلام مورخہ ۲۹۔ رمضان روز چہارشنبہ

سوال جماعت دوسری کرنا جائز ہے یا نہین اور دوسری جماعۃ کے ہوتے ہوئے
اکیلے نماز پڑھنا کیسا ہے **سوال** امامت قاری کی بہتر ہے یا عالم کی **سوال** کسی کا
کپڑا دھوبی کے پاس سے جاتا رہے اور وہ دھوبی کسی کا کپڑا اوس کو بدلکر دیدے اوس

بنام محمد عبد العزیز صاحب مراد آبادی ۱۱ ... ۱۳۰۳ھ

... ۱۱ ... ۱۳۰۳ھ

کپڑے کو لینا اور اوس سے نماز درست ہی یا نہین **سوال** بعض لوگون کو بندہ نے اکثر دیکھا ہے بعد نماز فرضون کے ہاتھ سر پر رکھ کر دعائین پڑھتے ہین ارشاد فرماوین کہ وہ کیا دعا ہین فقط از بندہ **رشید** احمد عفی عنہ السلام علیکم حاجتہ دوسری کرنا اوس مسجد محلہ مین جہان نمازی معین ہین مکروہ ہے تنہا نماز پڑھنا بہتر ہی دوسری جماعتہ کی شرکت سے مگر فساد ہونے کا اندیشہ ہو تو وہان نہ پڑھے دوسری جگہ چلا جاوے اگر عالم ایسا قرآن پڑھتا ہی جس سے نماز ہو جاوے تو قاری کو امام ہونا چاہیے اور جو ایسا قرآن پڑھتا ہے کہ نماز فاسد ہو تو قاری امام ہووے اگر کپڑا دہوبی کے یہان بدلا گیا تو اگر اپنا کپڑا اچھا ہے اس کپڑے سے یا مساوی ہے اس سے نماز پڑھنا اور استعمال کرنا اسکا درست ہی اور اپنا خراب تہا یہ اچھا آیا تو درست نہین اجتحقیق تمام اگر نشان نہ لگے تو خود حاجتمند ہو تو استعمال کرے ورنہ صدقہ کردیوے بعد فرض کے مقدم راس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے بسم اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اللہم اذہب عنی الہم والحزن اکلی لفظیم کسی عالم سے کرالینا زبر زیر کی درستی وہ کردیوینگے فقط والسلام

سہ شنبہ دو شنبہ یکم جمادی الاولے **استفتاء** کیا فرماتے ہین علماے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین جو حسب صراحت ذیل عرض کیے جاتے ہین - اول زید پیری و مریدی کا پیشہ کرتا تھا قضاے الہی سے فوت ہوگیا - مریدلوگون نے زید کو ایک جلیل القدر بزرگ سمجھ کر وقت دفن کرنے کے قبر مین ہر چہار طرف پتھر لگا دفن کیا اور پھر حسب دستور زمانہ حال زید کی قبر کی چار دیواری پختہ بنائی - دوم مرید لوگ زید کی سالانہ برسی کرتی ہین یعنی ایک تاریخ مقرر کرکے کسی دوسرے بزرگ کی خانقاہ مین سب مرید جمع ہوتے ہین وہان پر خلیفہ زید کا مریدان حاضرین کو توجہ

دیتا ہے اور نیز ظاہر کرتا ہے کہ زید اسوقت جلسۂ ہذا مین تشریف لائے بلکہ
شریک جلسۂ ہذا ہین اور فلان فلان ارشاد فرماتے ہین شرعًا امورات مذکورۃ الصدر
درست ہین یا خلاف اور جو شخص امورات مذکور کا مرتکب ہوا اوسکا امام بنانا درست ہے
یا نہین اور وہ شخص کس درجہ مین ہے فتوے مفصل و مشرح ارقام فرمایا جاوے۔
الجواب قبرون پر پتھر لگانا مکروہ ہی اور فقہا نے صراحتہً اسکو منع لکھا ہے اور مولانا
محمد اسحق دہلوی مہاجر رحمۃ اللہ تعالے کہ تمام ہندوستان کے علمای محدثین کے استاد و استاد
زادہ نواسہ و شاگرد و خلیفہ مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کے ہین اپنے مسائل اربعین
اور مایۃ مسائل مین اسکو منع لکھتے ہین الفاظ اربعین کے یہ ہین پختہ ساختن قبر و تعمیر نمودن
گنبد و چہار دیواری و چبوترہ نزد قبر جائز نیست اور عرس کے باب مین بھی جواب یہ ہے
کہ منع ہے اربعین مین مولانا ممدوح لکھتے ہین مقرر ساختن روز عرس جائز نیست در تفسیر
مظہری مینویسد۔ لایجوز ما یفعلہ الجہال بقبور الاولیاء والشہداء من السجود والطواف
حولہا واتخاذ السرج والمساجد الیہا ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد ویسمونہ عرسا
انتہی اور یہ ہفوات کہ شیخ جلسہ مین حاضری اور یہ امر فرماتا ہے اگرچہ بتاویل صحیح شرک نہین
مگر منجر بشرک اور باعث فساد عقیدہ عوام ہی تو یہ امر بھی بدعۃ و ضلال و گناہ سے خالی نہین
بسبب انجام شرک کے لہذا یہ سب امور ممنوع و خلاف سنتہ ہین۔ اگر مرتکب و منسوب
ان امور کا اصرار کرے اور ترک نکرے تو امام بنانا اوسکو منع ہے گو اوسکے پیچھے نماز
ادا ہو جاتی ہے جب تک فساد عقیدہ اوسکا محقق نہو اور بندہ مولانا محمد اسحق مرحوم کے
فتاوی سے یہ نقل کرتا ہے اگر کسی کو شبہ ہو دونون رسالہ مذکورہ بالا کو مطالعہ کر لیوے
اور نصوص حدیث و فقہ کو نقل نہین کرتا کہ اونکے مطالعہ سے عوام بلکہ خواص ہمارے زمانہ



یعنی قاصر این فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح والمجیب مصیب — فخر الدین عفی عنہ گنگوہی
الجواب صحیح والمجیب مصیب — گل محمد
الجواب صحیح — سرور علی شاہ عفی عنہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

الجواب صحیح — حبیب الرحمن مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور
ہٰذا الجواب صحیح — محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ عربی دیوبند
جواب ہر سوالات صحیح ہیں — عنایت الٰہی عفی عنہ

جواب صحیح ہے اللہ تعالیٰ ان قبائح کے مرتکب کو اجتناب کی توفیق دیکے اتباع سنت پر قایم رکھے مشتاق احمد عفی عنہ۔ جواب صحیح ہے اور اس عبارت سے گریز بھی کمال درجہ گمراہی ہے احمد علی عفی عنہ اعوانپوری وارد حال سہارنپور۔ الجواب صحیح فضل الرحمن عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح — خلیل احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی دیوبند
ہٰذا الجواب صحیح ومنکرہ فضیح — محمد مراد عفا اللہ عنہ از مظفر نگر
صحیح الجواب — صدیق احمد مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

المجیب مصیب — محمد اسحق امہوری عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی
الجواب صحیح — محمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی
الجواب صحیح — عبد الرزاق

الجواب صحیح — بندہ محمود عفا عنہ دیوبندی
جواب صحیح ہے — محمد عبد الرشید انصاری سہارنپوری
الجواب صحیح — بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح — محمد یعقوب علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی دیوبند
الجواب صحیح — غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی دیوبند
اصاب من اجاب — محمد حسین عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح۔ حبیب الرحمن عفی عنہ دیوبندی۔ من اجاب اصاب محمد شبیر احمد عفی عنہ۔ تام شد

استفتاء کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ مین کہ زید کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہلے وحی سے معلوم تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہمت منافقین سے بری ہین اور حضرت یوسف علیہ السلام فلان مقام پر ہین اور عمرو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہلے وحی کے یہ علم نہ تھا فرماے کہ زید کا کہنا اور عقیدہ ٹھیک ہے یا عمرو کا اگر زید کا کہنا اور عقیدہ ٹھیک نہین ہے تو عمرو کو زید کے پیچھے نماز پڑھنی کیسی ہے جائز ہے یا مکروہ اگر مکروہ ہے تو کس قسم کی کراہت ہے جواب اسکا بحوالہ کتب احادیث و روایات فقہ حنفیہ کے صاف صاف تحریر فرماے بینوا و توجروا

الجواب قبل نزول وحی کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور علے ہذا حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ کو کچھ معلوم نہ تھا بعد وحی کے معلوم ہوا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو یہ اضطراب و حیرانی کیون ہوتی پس عقیدہ عمرو کا درست ہے اور زید کا غلط ہے پس اگر عقیدہ زید کا اس سبب سے ہے کہ آپکو حق تعالے نے علم دیا تھا تو خطا صریح ہے ایسا سمجھنا اور کفر نہین اور جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپکو علم تھا بدون اطلاع حق تعالے کے تو اندیشہ کفر کا ہے لہذا پہلی شق مین امامت درست ہے دوسری شق مین امام نہ بنانا چاہیئے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے فقط واللہ تعالی اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [مہر: رشید احمد ۱۳۰۰]

الجواب صحیح محمود حسن غفرلہ

المجیب مصیب محمد اسمعیل بیگ عفا عنہ

ہذا الجواب حق والحق بالاتباع حقیق



الجواب صحیح





الجواب صحیح
محمد جان علی

خیر اطہر سیداصلی ناصر حسین عفا الاداعی ۱۳۰۰ھ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملال خاطر ہونا بوجہ اتہام منافقین
کے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمانا کہ مجھیر
اللہ جل شانہ کا احسان ہے کہ خداوند تعالے نے میری برّیّتہ
او عصمتہ نازل فرمائی اور بعد اسکے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا منافقین متہمین کو سزا کا فرمانا چنانچہ ماہر علم حدیث
پر روشن و ہویدا ہے یہ دلیل بیّن ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل نزول وحی کے علم نہ تھا پس قول
زید کا صحیح نہین ہے قول عمرو کا درست ہی واللہ اعلم وعلمہ اتم

محمد ابو الفضل عفا عنہ (مہر: محمد ابو الفضل)

مہور فیصلہ محمد امام مسجد جوکی حسنان مرادآباد

اصاب من اجاب

محمد احتشام الدین عفی عنہ (مہر: محمد احتشام الدین ۱۲۹۲ خادم الموحدین ہجری)

فی الحقیقت اعتقاد عمرو صحیح و
درست ہے اور عقیدہ زید مخالف
نصوص ہی اور ایک قسم کی بہتان
وافترا نسبت جناب رسالت
مآب حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وسلم اور حضرت یعقوب علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے ہے۔
اللہ تعالے اسکو ہدایت فرماوے
فقط محمد قاسم علی عفی عنہ (مہر: محمد قاسم علی ۱۲۹۶ ملقب مولانا امام علی)

امام و مفتی شہر مرادآباد

اصاب من اجاب

محمد دایم علی عفی عنہ (مہر: محمد دایم علی ۱۲۹۱)

چونکہ عرف مین علم یقینی ہی کو علم کہتے ہین پس
ثبوت تردد وحی سے پیشتر نفی علم کے لئے
کافی ہے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
قبل وحی کے علم برائتہ نہ تھا چنانچہ حدیث
افک سے علم کا نہونا عمدہ طور سے ثابت ہے
حررہ عبد الرحمن کان اللہ لہ ولوالدیہ

فی الواقع عقیدہ عمرو نہایت صحیح و درست
موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہی اس لیے
کہ جو کچھ رسول کو معلوم ہوتا ہے وہ بغیر وحی کے
معلوم ہی نہین ہو سکتا پھر زید کا کہنا کہ قبل
وحی کے دونون پیغمبر علیہما السلام کو یہ قصہ
معلوم تھا بالکل خلاف عقل و نقل ہے۔
محمد ہدایت العلی عفی عنہ لکھنوی (مہر: محمد ہدایت العلی)

تمام شد

سوال کونڈا کرنا حضرت کا اور صحنک حضرت فاطمہ کی رضی اللہ عنہا اور کھچڑا
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا اور توشہ شاہ عبدالحق رحمہ کا اور دلیا خواجہ
خضر کا کرنا اور ان مین کھانون کی خصوصیت کرنی کیسی ہے۔ الجواب ایصال
ثواب بلا قید طعام ایام کے مندوب ہے اور قید تخصیص یوم کی اور تخصیص طعام کی بدعت ہے اگر تخصیص
کے ساتھ ایصال ثواب ہو تو طعام حرام نہین ہوتا گو اس تخصیص کی وجہ سے معصیت
ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم سوال ۲۷ رجب کے روزہ کو ہزاری روزہ سمجھنا ایسا ہے
الجواب ۲۷ رجب کے روزہ کی فضیلت صحاح احادیث مین ثابت نہین مگر غنیہ مین سیدنا
عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے لکھا ہے اوس کو محدثین ضعیف کہتے ہین حدیث
ضعیف سے ثبوت نہین ہو سکتا ہے نفس روزہ جائز ہے فقط واللہ تعالی اعلم
سوال نبی بخش پیر بخش سالار بخش مدار بخش ایسے نامونکا رکھنا کیسا ہے
الجواب ایسے نام موہم شرک ہین منع ہین اسکا بدلنا چاہیے فقط واللہ تعالی
اعلم سوال ورق قرآن کے کسی شخص کے پاس موجود ہون اگر اونکی بے تعظیمی ہوتی ہو
تو کیا کرنا چاہیے الجواب گھول کر پانی یا کسی شی مین پی لیوے یا ادب کے ساتھ پارچہ
پاک مین لپیٹ کر کسی ایسی جگہ کہ پامال نہوتی ہو دفن کر دے فقط سوال سرخ پڑیا
کے رنگ کا کپڑا اور سرخ توس کا استر لگانا درست ہے یا نہین اور اس کپڑے
سے نماز ہو جاتی ہے یا نہین الجواب پوڑیا کا رنگ تو بسبب نجاستہ شراب کے
مرد عورۃ کو دونون کو درست نہین اور مرد کے واسطے سرخ رنگ سوائے معصفر کے
مختلف علماء حنفیہ مین ہے احتیاط ترک ہے مگر فتوے بعض علماء کا جواز پر ہے اگر اسپر
عمل کرے تو بھی درست ہے فقط واللہ تعالی اعلم رشید احمد عفی عنہ سوال ایک شخص

نماز پڑھتا ہے اور وہ انگوٹھی چاندی کی یا روپیہ غلطانہ مین مشغول آیا نماز پڑھنے کی
حالت مین یاد ہوا اب وہ کیا ایسے نماز توڑکر لاوے یا نہین اور وہ یہ بھی جانتا ہے
کہ محکو گم شدہ چیز ملجاوے گی **الجواب** اگر احتمال گم ہونے اور نہ ملنے کا غالب ہے
تو نماز کو توڑکر لانا جائز ہے ورنہ نماز کو تمام کرے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال**
دعامین بحق رسول اللہ وولی اللہ کہنا ثابت ہے یا نہین بعض فقہا و محدثین منع کرتے ہین
اسکا کیا سبب ہے، **الجواب** بحق فلان کہنا درست ہے اور معنی یہ ہین کہ جو تونے
اپنے احسان سے وعدہ فرمالیا ہے اوسکے ذریعہ سے مانگتا ہون مگر معتزلہ اور
شیعہ کے نزدیک حق تعالے پر حق لازم ہے اور وہ بحق فلان کے یہ ہی معنی مراد
رکھتے ہین اسواسطے معنی موہم اور مشابہ معتزلہ کے ہوگئے تھے لہذا فقہا نے ایسا
لفظ کا بولنا منع کردیا ہے تو بہتر ہے کہ ایسا لفظ نہ کہے جو رافضیون کے ساتھ تشابہ ہوجاوے
فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** مسجد کی کوئی چیز اپنے صرف کے لئے لانا بعد کو رکھنا
جائز ہے یا نہین **الجواب** مسجد کا مال اپنی حاجت مین لاکر صرف کرنا درست نہین
اس مین گنہگار رہتا ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۱
مین ہے (یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے
چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے) اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے، مولانا علیہ الرحمۃ
نے کیا مراد لیا ہے **الجواب** اس عبارۃ سے مراد حق تعالی کی بے نہایۃ بڑائی ظاہر
کرنا ہے کہ اوسکی سب مخلوقات اگرچہ کسی درجہ کا ہو اوس سے کچھ مناسبۃ نہین رکھتے
کمہار لوٹہ مٹی کا بناوے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اوسکو احتیاط سے رکھے
مگر توڑنے کا بھی مختار ہے اور کوئی مساواۃ کسی وجہ سے لوٹہ کو کمہار سے نہین ہوتی

پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو خالق محض قدرۃ سے ہے اوس کے ساتھ کیا نسبۃ کسی مخلوق کا ہو سکتا ہے چمار کو شاہنشاہ وقت سے اولاد آدم ہونے مین مناسبۃ و مساواۃ ہے اور شاہنشاہ نہ خالق و رازق چمار کا ہی تو چمار کو تو شاہنشاہ سے مساواۃ بعض وجوہ سے ہے بھی مگر حق تعالے کے ساتھ اسقدر بھی مناسبۃ کسی کو نہین کیونکہ کوئی عزۃ برابری کی نہین ہو سکتی فخر عالم علیہ السلام باوجود یکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایہ عزیز ہین کہ کوئی مثل اونکے نہوا نہ ہوگا مگر حق تعالے کی ذات پاک کے مقابلہ مین وہ بھی بندہ مخلوق ہین تو یہ سب حق ہی مگر کم فہم اپنی کج فہمی سے اعتراض بیہودہ کرکے شان حق تعالے کو گھٹاتے ہین اور اسکا نام حب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکھتے ہین فقط واللہ تعالے اعلم

سوال عورت کو حالت عدت زوج مین اپنے والد کی عیادت کو جانا جائز ہے یا نہین **الجواب** عیادۃ پدر کے واسطے خروج معتدہ کا گھر سے درست نہین فقط واللہ تعالے اعلم

سوال حالت جنابۃ مین کلام اللہ شریف ایک مقام سے دوسرے مقام پر رکھنا جائز ہے یا نہین **الجواب** جنابت کی حالت مین مصحف شریف کا اوٹھانا جزودان مین یا کسی شی سے پکڑکر درست ہی اور مس کرنا حرام ہی اگرچہ دوسری جگہ رکھنے کے واسطے ہو فقط

سوال [۱۲] ہندوستان دار الحرب ہی یا دار السلام **الجواب** ہندوستان کے دار الحرب ہونے مین علمای حال مختلف ہین اسمین بندہ فیصلہ نہین کرتا فقط واللہ تعالے اعلم

سوال [۱۳] یزید پر لعنت کرنا جائز ہے یا نہین **الجواب** یزید پر لعنت کرنے مین جو علما تحقیق کرچکے ہین کہ وہ تائب نہین ہوا لعن کو جائز کہتے ہین اور جن کو یہ تحقیق نہین ہوا وہ سکوت و منع کرتے ہین یہ احوط ہے فقط واللہ

تعالےٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ **سوال** ۱۳۱ نوٹ کو خسراں کی طرف سے جو جوڑہ ملتا ہی اوسمین گوٹہ ٹھپکہ بھی لگا ہوتا ہے اوسکو پہننا درست ہی یا نہین **الجواب** اگر گوٹہ ٹھپکہ چار انگشت ہے تو یہ لباس مرد کو درست ہی اگر زیادہ ہی تو ناجائز ہے گوٹہ ٹھپکہ ٹھپہ پہننا مرد کو مطلقًا چار انگشت تک کا جائز ہے نکاح ہو یا بغیر نکاح فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** ۱۳۲ کفار کے میلون مین مثل گنگا وہردوار وغیرہ مین جاکر مال فروخت کرنا درست ہے یا نہین اگر قرضدار ہو اور امید فروختگی مال کی ہو کہ قرض ادا ہو جاوے گا تو کیا کرے **الجواب** ہرگز جانا درست نہین گناہ کبیرہ ہے اگرچہ قرضدار ہو اور امید فروخت مال اور نفع کثیر کی ہو مطلقًا شرکت ایسے مواقع کی حرام ہی فقط **سوال** ۱۳۳ تصور کرنا اولیاء اللہ کا مراقبہ مین کیسا ہے اور یہ جاننا کہ جب ہم اونکا تصور باندھتے ہین تو وہ ہمارے پاس موجود ہو جاتے ہین اور ہم کو معلوم ہوتے ہین ایسا اعتقاد کرنا کیسا ہے **الجواب** ایسا تصور درست نہین اسمین اندیشہ شرک کا ہی فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** ۱۳۴ اشعار اس مضمون کے پڑھنے یا رسولِ کبریا فریاد ہے + یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے + مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفےٰ + میری تمسے مراد ہے + کیسے ہین **الجواب** ایسے الفاظ پڑھنے محبت مین اور خلوة مین باین خیال کہ حق تعالےٰ آپکی ذات کو مطلع فرماوے یا محض محبت سے بلاکسی خیال کے جائز ہین اور بعقیدہ عالم الغیب اور فریادرس ہونے کے شرک ہین اور مجامع مین منع ہین کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہین لہذا مکروہ ہونگے فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** ۱۳۵ صلوة غوثیہ اکثر مشایخون مین مروج ہی اوسکا پڑھنا جائز ہے یا نہین **الجواب** بندہ اسکو پسند نہین کرتا اور نہ جائز جانے فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** ۱۳۶ ایک شخص کو مرض قطرہ ہے اگر حالت نماز مین قطرہ نکل جاوے تو نماز توڑے

یا نہین اگر وسوسہ اس امر کا ہوتا ہو تو کیا کرے **الجواب** اگر قطرہ نکلا خود نماز فاسد
ہوگئی یہ کیا توڑے گا مگر ہان جو وسوسہ ہوا تو نہ توڑے بعد نماز دیکھ لیوے اگر
نکلا ہے تو اعادہ کرلیوے ورنہ نماز ہوگئی فقط **سؤال** ۲۰ کفار کو سلام کرنا جائز ہے
یا نہین اگر کسی ضرورت کے سبب ہو **الجواب** کفار سے سلام نکرے مگر بضرورۃ
مباح ہے فقط **سؤال** ۲۱ ایک شخص مسجد مین آیا حالت جماعت مین جب تک وضو کیا
امام نماز ختم کر کے قعدہ مین تھا وہ شریک قعدہ نہین ہوا دوسری مسجد مین پوری جماعت
کے واسطے چلا گیا لہذا اس مسجد کے نکلنے اور شریک جماعت نہونے سے گنہگار ہوگا
یا نہین **الجواب** اس نماز کو چہوڑ کر دوسری جگہ جانا گناہ ہے گویا اعراض کیا صلوۃ
سے لہذا اس صلوۃ مین شریک ہونا چاہیئے کہ صورۃ اعراض نہووے فقط واللہ تعالی
اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [مہر: رشید احمد ۱۳۰۱] **سؤال** میلاد شریف آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا اس صورۃ سے جائز ہے یا نہین استفسار کیا فرماتے ہین علمای
دین اس بارہ مین بلا مقرر کئے دنکے میلاد مبارک پڑہوانا یا پڑھنا اور بلا راگ یا راگنی
کے نظم پڑھنا جسمین فقرا میز نہووے اور اس نظم مین سوا سے تعریف سچی کے اور
کوئی کلمہ توریا ضمیر یا کنہیا وغیرہ کا نہووے اور تعظیم وقت ولادت کے کھڑا ہونا اس خیال سے
کہ وقت پیدا ہونے نبی صلعم کے ملائکہ مقربین کھڑے ہوئے تھے اور ستارے جھک
گئے تھے اور ایام شیر خوارگی مین چاند آپ سے باتین کرتا تھا اور پیدا ہوتے وقت بعض
دریا خشک اور بعض جاری ہو گئے تھے اور دیوانخانہ نوشیروان بادشاہ کا جسکے کنگورہ گر گئے
تھے دہشت سے اور شیاطین خوف سے پہاڑون مین جا چھپے تھے اور طرح طرح کی
کرامتین ظاہر ہوئین تھین جسکی روایتین معتبر موجود ہین اگر کھڑا ہو جاوے تو کیسا ہے اور

سوال المستفسر سلمہ محمد نبی صاحب برادر حاجی احمد صاحب مرادآبادی ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

اور یہ بھی خیال کہ ذرا سے حاکم کو دیکھ کر سب آدمی کھڑے ہوجاتے ہیں اور ہفتہ میں ایک روز یہ حضرت کو خبر پہونچتی ہے کہ فلان امتی نے ایسا کیا آپکو حیاۃ انبی جانکر تعظیم کرنا پیدایش کے ذکر پر جائز ہے یا نہیں اور سنا ہے کہ آپکے پیر صاحب حاجی امداد اللہ صاحب بھی مولود سنتے ہیں جواب تفصیل سے فرمائے **الجواب** مجلس مولود کا منسن براہین قاطعہ میں دیکھو اور حجۃ قول وفعل مشائخ سے نہیں ہوتی بلکہ قول وفعل شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور اقوال مجتہدین رحمہم سے ہوتی ہے حضرت نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ فرماتے تھے (جب اونکے پیر سلطان نظام الدین قدس سرہ کے فعل کی حجۃ کوئی لاتا کہ وہ ایسا کرتے ہیں تم کیون نہیں کرتے) کہ فعل مشائخ حجۃ نباشد اور اس جواب کو حضرت سلطان اولیا بھی پسند فرماتے تھے لہذا جناب حاجی صاحب سلمہ کا ذکر کرنا سوالات شرعیہ میں بیجا ہے فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [رشید احمد] **سوال** ایک شخص زانی اور شرابی ہے اوسکی بیوی اوسکے نکاح سے باہر ہوگئی یا نہیں اور اولاد حرام کی ہوگی یا حلال کی **الجواب** یہ شخص فاسق ہے نہ کافر اور نکاح فاسق کا فسق سے فسخ نہیں ہوتا لہذا نکاح قایم ہے اور اولاد حلال ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** بعض علماء کہتے ہیں کہ مردہ کی روح اپنے مکان پر شب جمعہ کو آتی ہے اور طالب خیرات وثواب ہوتی ہے اور نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہے یہ امر صحیح ہے یا غلط **الجواب** یہ روایۃ صحیح نہیں فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** ایک امام نماز پڑہارہا ہے وضو ٹوٹ گیا تو کیا کرے **الجواب** از سر نو وضو کرکے نماز پڑہادے کہ بنا کے مسائل سے لوگ واقف نہیں ہوتے اور استیناف اولی بھی ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** انگریزی پڑھنا اور پڑہانا درست ہے یا نہیں **الجواب** انگریزی زبان سیکھنا درست ہے

بشرطیکہ کوئی معصیتہ کا مرتکب نہو اور نقصان دین مین اوس سے نہ آوے فقط
سوال آریہ سماج کا لیکچر سُننا اوس موقع پر کہ سڑک پر ہو رہا ہو ایک کنارے
مکان مین کھڑا ہو جاوے تو گناہ تو نہین ہی الجواب آریہ کے وعظ کو سُننے
کہ احتمال فساد دین کا ہی مگر جو عالم ہے اور رد کرے تو کھڑا ہونا جائز ہے ورنہ منع فقط
واللہ تعالے اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی سوال بازار مین ایک عورت آرہی ہے
یک بیک اوسپر نگاہ جا پڑے تو گناہ تو نہین ہی الجواب فوراً نگاہ کو روک
لیوے تو گناہ نہین اگر دوبارہ قصداً دیکھے گا تو گناہ ہے فقط سوال مکان رہن
لیکر اوسمین رہنا یا کرایہ کو دینا جائز ہے یا نہین الجواب مکان رہن مین رہنا
حرام ہے فقط سوال ہزار بار گناہ صغیرہ وکبیرہ کئے اور ہزارون بار توبہ کی ہے
اور پھر قصد تھا کہ اب گناہ نکرونگا پھر شیطان نے گرادیا اب پھر دل سے توبہ
کرتا ہے تو قبول ہوگی یا نہین الجواب توبہ جب خالص دل سے کرے گا قبول ہووے گی
خواہ کتنی ہی بار ٹوٹ لئے ہو فقط سوال بروقت نکاح چھوارے لٹانا جائز ہے یا نہین
الجواب چھوارے لٹانے وقت نکاح کے مباح ہین مگر اسوقت مین نہ چاہیے
کہ تکلیف ہوتی ہے حاضرین کو فقط سوال سر کے بالون مین بوجہ گرمی کے پان
کھلوانا جائز ہے یا نہین اسواسطے کہ بالون مین گرمی معلوم ہوتی ہے اون کے
کھلوانے سے گرمی نکل جاتی ہے الجواب سارے سر کے بال مُنڈاوے
یا سارے سر کے رکھے بعض کا رکھنا اور بعض کا منڈانا منع ہے فقط واللہ
تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد ۱۳۰۱

سوال استعانت از اہل قبور خواہ قبور انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام ہو اہلسنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قرون مشہود لہا بالخیر مین صحابہ تابعین ائمہ مجتہدین سے
ثابت ہے یا نہین در صورت عدم ثبوت بدعت و ممنوع بموجب روایات ذیل ہوگی یا نہین
اگر نہین تو ثبوت جواز کیا ہے اور در صورت اختلاف بدعت و جواز اولے کیا ہے۔

صحیح بخاری مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "اللہم انا کنا نتوسل بنبیک ونحن
الآن نتوسل بعم نبیک اور امام ابن قیم اغاثہ مین روایت فرماتے ہین عن علی بن
حسین انہ رأی رجلا یجیء الی فرجۃ کانت عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیدخل فیہا
فیدعو فنہاہ وقال الا احدثکم حدیثا سمعتہ من ابی عن جدی عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تتخذوا قبری عیدا ولا بیوتکم قبورا فان تسلیمکم یبلغنی اینما کنتم وایضا
ولقد جرد السلف الصالح التوحید وحموا جانبہ حتی کان احدہم اذا سلم علی النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم اراد الدعاء استقبل القبلۃ وجعل ظہرہ الی جدار القبر ثم دعا وقال
سلمۃ بن وردان رایت انس بن مالک یسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثم یسند ظہرہ الی جدار القبر ثم یدعو ونص علی ذلک الائمۃ الاربعۃ انہ یستقبل
القبلۃ وقت الدعاء حتی لا یدعو عند القبر وایضا وکیف یکون دعاء الموتی او الدعاء
عند قبورہم والاستشفاع بہم مشروعا وعملا صالحا ویصرف عنہ القرون الثلثۃ
المفضلۃ من الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم یفوز بہ الخلوف الذین یقولون
ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون وایضا وکذلک التابعون کان عندہم من قبور
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالامصار عدد کثیر فما استغاثوا بالقبر احد
منہم ولا دعوہ ولا دعوا بہ ولا دعوا عندہ ولا استشفعوا بہ ولو کان ذلک منہم لنقل افیکون
ذلک فضلا حرمہ خیر القرون وجہلوہ وظفر بہ الخلوف وعلموہ اور قاضی ثناء اللہ صاحب

علیہ الرحمۃ فرماتے ہین دعا آنہا خواستن حرام ست **الجواب** اس مسئلہ کی پہلے
تحریرات ہوچکی ہین کہ مایۃ مسائل اور اربعین مسائل مولانا محمد اسحق مرحوم دہلوی کو دیکھیے
چونکہ اب بندہ سے سوال کیا گیا ہے تو جواب مختصر لکھنا ضرور ہوا استعانۃ کے
تین معنی ہین ایک یہ کہ حق تعالے سے دعا کرے کہ بحرمۃ فلان میرا کام کردے یہ باتفاق
جائز ہے خواہ عند القبر ہو خواہ دوسری جگہ اس مین کسی کو کلام نہین دوسرے یہ کہ
صاحب قبر سے کہے کہ تم میرا کام کردو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ قبر سے دور
کہے اور بعض روایات مین جو آیا ہے اعینونی عباد اللہ تو وہ فی الواقع کسی میت سے
استعانۃ نہین بلکہ عباد اللہ جو صحرا مین موجود ہوتے ہین اونسے طلب اعانۃ ہے کہ
حق تعالے نے اونکو اس ہی کام کے واسطے وہان مقرر کیا ہے تو وہ اس باب سے نہین ہے
اس سے حجۃ جواز پر لانا جہل ہے معنی حدیث سے تیسرے یہ کہ قبر کے پاس جاکر
کہے کہ اے فلان تم میرے واسطے دعا کرو کہ حق تعالے میرا کام کردیوے اس مین
اختلاف علماء کا ہے مجوز سماع موتے اسکے جواز کے مقر ہین اور مانعین سماع منع کرتے
ہین سو اسکا فیصلہ اب کرنا محال ہے مگر انبیاء علیہم السلام کے سماع مین کسی کو خلاف نہین ہے
اسی وجہ اونکو مستثنی کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء نے بعد سلام کے وقت
زیارۃ قبر مبارک کے شفاعۃ مغفرۃ کا عرض کرنا لکھا ہے پس یہ جواز کے واسطے
کافی ہے اور جس کو قاضی صاحب نے منع لکھا ہے وہ دوسری نوع کی استعانۃ
ہے حق یہ ہے کہ یہ مسئلہ مخلوط ہو رہا ہے اور سماع موتے کا مسئلہ بھی صحابہ کے
وقت سے مختلف فیہ ہے معہذا سلام کرنے کو کوئی منع نہین کرتا بہرحال یہ مسئلہ
مختلفہ ہے اس مین بحث مناسب نہین فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال۔ قبور کا پختہ بنانا اور اوپر عمارات وقبہ و روشنی و فرش فروش وغیرہ جو کچھ کہ لوگ کرتے ہین قابل بیان نہین حالانکہ امور مذکورہ کے منع شدید مین احادیث صحیحہ وارد ہین اور فاعلین پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کی لعنت فرمائی ہے گر پھر لوگ تکذیب احادیث کرکے اپنے فعل کی حجت پر قبور انبیاء علیہم السلام بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولیاء کرام صحابہ والائمہ مجتہدین کو پیش کرتے ہین اور متبع احادیث وسنت کو منکر انبیاء واولیاء کہتے ہین اور درپے ایذارسانی ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ حرمین اور عرب مین جاکر خلاف شرع انکو نہین کہتے کیا قرآن احادیث وہان پر نہین ہے لہذا عرض ہے کہ عرب وحرمین مین اگر علماء امور مذکورہ کا منع ہونا بیان نکرین تو یہ کیا حجت جواز ہوسکتا ہے الجواب ہرگاہ کہ احادیث مین ممانعت ان امور کی وارد ہی پھر کسی کے فعل سے وہ جائز نہین ہوسکتے اور اعتبار قرآن و حدیث واقوال مجتہدین کا ہے نہ افعال خلاف شرع کا اگر عرب مین اور حرمین مین امور غیر مشروعہ خلاف کتاب وسنت رائج ہوگئے تو جواز اونکا نہین ہوسکتا اور جو وہان ان بدعات کو کوئی منع نکرسکے تو یہ حجۃ جواز کی نہین ہوسکتی اسپر سکوت کی کوئی وجہ نہین کتاب سنۃ سے رد کرنا چاہئے فقط واللہ تعالے اعلم سوال صلوۃ جنازہ وسجدۂ تلاوۃ وغیرہ طلوع واستوا وغروب شمس مین درست ہی یا نہین درصورت عدم جواز اگر پڑھ لیوے تو ادا ہوگا یا نہین الجواب عین طلوع واستوا وغروب مین نماز جنازہ سجدۂ تلاوۃ کروہ تحریمہ ہے معہذا اس وقت مین اگر پڑھ دیوے تو ادا ہوجاتا ہے اور ذمہ سے سقوط ہوجاتا ہی بشرطیکہ اوسی وقت تلاوۃ آیۃ کی ہوئی اور جنازہ حاضر ہوا اور جو پہلے وقت کروہ سے سجدہ کی آیۃ پڑھے اور جنازہ آیا

مکروہ وقت مین ادا کیا تو ادا نہین ہوتا دوبارہ پڑھنا چاہیے فقط کذا فی کتب الفقہ
واللہ تعالے اعلم **سوال** چور و دیگر ظالم وغیرہ اگر کسی کو مارڈالین تو مظلوم شہید
ہوگا یا نہین اور اگر مظلوم کے ہاتھ سے چور وغیرہ مارے گئے تو یہ گنہگار تو ہونگا
الجواب چور اور ظالم اگر مظلوم کے ہاتھ سے مرگئے تو شہید نہین ہوتے بلکہ
فاسق مرتے ہین اور مظلوم مارا گیا تو شہید ہوا فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** زید
کہتا ہے کہ مصائب مین صبر اور راحت و خوشی مین شکر کرنا چاہیے کہ اسکا امر قرآن
و حدیث مین وارد ہے اور عمرو کہتا ہے کہ نہین بلکہ مصائب و امراض وغیرہ مین شکر کرنا چاہیے
یہ حصہ انبیاء علیہم السلام کو عطا ہوا تھا یہ نعمت ورثہ انبیاء علیہ السلام کی رحمت ہوئی ہے
اور راحت و عیش مین صبر کرنا چاہیے کہ یہ عیش دنیا کا کفارون کا حصہ ہے لہذا
قول کسکا صحیح ہے **الجواب** تکالیف مین صبر کرنا اور نعمۃ پر شکر کرنا چاہیے اور
تکالیف پر راضی ہونا اعلےٰ درجہ کے اولیا کی شان ہے جو اپنے ارادہ سے فنا ہورہے
ہین وہ دوسری شان ہے اور صبر و شکر بلا و نعمۃ پر دوسری شان ہے فقط واللہ
تعالے اعلم اسمین دونون قول بجاے خود صحیح ہین اور علے الاطلاق سب افراد مین
دونون بیجا ہین فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** کتب اصول مین قاعدہ مقرر ہے
کہ حکم مطلق کو مقید کرنا اور مقید کو مطلق کرنا اپنی راے سے تعدی حدود اللہ اور حرام ہے
اسی کو بدعت بھی کہتے ہین مثلاً مجلس مولود کہ اہل بدعت نے مطلق ذکر اللہ تعالے خواہ
امر و نہی و دیگر سیر و حالات ہون مقید کر کے علیحدہ ایک مجلس ٹھیرالی ہے اسم
بامسمی لہذا بدعت و حرام ہوئی یا قیام مجلس مولود مین کہ مطلق ذکر اللہ تعالے و ذکر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مندوب ہے۔ مگر خاص ذکر مولود ہی پر مقید کرنا

بدعت ہوگیا یا ایصال ثواب الے المیت کہ مطلق تھا بلا تعئین وتخصیص کے کہ جب
جاہو کرو اہل بدعۃ نے اوسکو مقید بقیود کرلیا ہے یہ تعدی حدود اللہ اور بدعت
ہے علی ہذا التقلید مجتہدین مسائل اجتہاد یہ ہین کہ حکم شارع علیہ السلام مطلق ہے جاہے
جس فرد ماموریہ پر بلا تعئین عمل کرے جس اہل ذکر مجتہدین سے چاہے دریافت کرکر
کوئی قید شارع نے مقرر نہین فرمائی جو مقید کرلیا جاے البتہ نوع واحد پر عمل بوجہ
سہولت واصلاح عوام بلا لزوم عقیدہ وجوب مضائقہ نہین کہ یہ مطلق ہی ہے
گر وجوب مقرر کرنا تعدی حدود اللہ ہوکر حرام ہوگا اور صرف مصلحتاً عمل کرنے کو
وجوب کا عقیدہ کرلینا تغیر حکم شرع ہے اور مثلاً جو لوگ جہال مجتہدین کو برا کہین
وہ خود فاسق ہین گر حکم شرع کو اونکی وجہ سے مقید کرنا داخل تعدی حدود اللہ
ہوگا ورنہ لازم ہوگا کہ جو جہال محدثین وحدیث کی توہین کرین اونکی وجہ سے
وجوب شخصی کو غیر شخصی کہدیا جاوے گر ایسا نہین لہذا شخصی غیر شخصی کہ دونون
ماموریہ اور داخل حکم مطلق ہین برابر جانتے اور کسی مصلحت سے ایک پر ہی عمل کرنے کو
مناسب مندوب جانتے اور عقیدہ وجوب وضروری کا نرکھے تو وہ معیب ہے
یا نہین **الجواب** تقلید شخصی اور غیر شخصی دونون ماموریہ من اللہ تعالے ہیں
جس پر عمل کرے عہدۂ امتثال سے فارغ ہوجاتا ہے در اصل یہ مسئلہ درست ہے
اور جو ایک فرد پر عمل کرے اور دوسری پر عمل نکرے اس مین در اصل کوئی عیب
نہ تھا اور بوجہ مصلحت ایک پر عمل کرنا درست ہی ہے پس فی الواقع اصل یہی ہے لہذا
جو تقلید شخصی کو شرک کہتے ہین وہ بھی گنہگار ہین کہ مامور من اللہ تعالے کو حرام کہتے
ہین اور جو بدون کسی حکم شرع کے غیر شخصی کو حرام کہتا ہے وہ بھی گنہگار ہے کہ ماموریہ کو

حرام بتاتا ہی دونون ایک درجہ کے ہین اصل ہین اور سائل خود اقرار کرتا ہے کہ مطلق
شرعی کو اپنی رائے سے مقید کرنا بدعۃ ہے یہ قول اوسکا صحیح ہے مگر حاکم شرع سے
خواہ اشارۃً ہو یا صراحۃً اگر مقید کرے تو درست ہے پس اب سنو کہ تقلید شخصی کا مصلحۃ
ہونا اور عوام کا اس ہین انتظام رہنا اور فساد وفتنہ کا رفع ہونا اسمین ظاہر ہی اور خود
سائل بھی مصلحۃ ہونے کا اقرار کرتا ہی لہذا یہ استحسان اور عدم وجوب اوسی وقت
تک ہے کہ کچھ فساد نہو اور تقلید غیر شخصی ہین وہ فساد وفتنہ ہو کہ تقلید شخصی کو شرک
اور ائمہ کو سب وشتم اور اپنی رائے فاسد سے رد نصوص ہونے لگے جیسا کہ اب مشاہد
ہو رہا ہے تو اوسوقت ایسے لوگون کے واسطے غیر شخصی حرام اور شخصی واجب ہو جاتی ہی
اور یہ حرمۃ اور وجوب لغیرہ کہلاتا ہی کہ درصل جائز ومباح تھا کسی عارض کی وجہ سے
حرام اور واجب ہو گیا تو اس سبب فساد عوام کی وجہ سے کہ ہر ایک مجتہد ہو کر خرابی
دین ہین پیدا کرتا ہے خود مولوی محمد حسین بٹالوی ایسے مجتہدین جہلا کو فاسق لکھتے ہین پس
اس رفع فساد کے واسطے شخصی کا واجب ہونا اور غیر شخصی کا ایسے جہلا کے واسطے
حرام ہونا اور عوام کو اس سے بند کرنا واجب ہوا اور اسکی نظیر شرع ہین موجود ہے
لہذا یہ تقلید مطلق کی نفس سے کی گئی ہے نہ بالرائے دیکھو کہ جناب فخر عالم علیہ السلام
نے قرآن کا پڑھنا ہفت زبان عرب ہین حق تعالے سے جائز کرایا اور علے سبیل البدل
کسی لغۃ ہین پڑھو جائز ہوا اور اس وسعۃ کو آپنے علیہ السلام بڑی مشقۃ وسعی سے
حلال کرایا اور حق تعالے نے اجازۃ فرمائی مگر جب اس اختلاف لغات کے سبب باہم
نزاع ہوئی اور اندیشہ زیادہ نزاع کا ہوا تو باجماعۃ صحابہ قرآن شریف کو ایک
لغۃ قریش ہین کر دیا گیا اور سب لغات جبراً موقوف کر دئے گئے کہ جملہ دیگر

نماز کے ساتھ جلادئے اور حبرا حبین لے گئے دیکھو یہان مطلق کو مقید کیا
مگر بوجہ فساد امۃ کے لہذا جبکہ تقلید غیر شخصی کرنے مین فساد ظاہر ہے اسمین
کسی کو بشرط انصاف انکار نہوگا تو اگر واجب تقلید شخصی کو کہا جاوے اور غیر شخصی کو
منع کیا جاوے تو یہ بالرائے نہین بلکہ بحکم نص شارع علیہ السلام کے ہے کہ رفع
فساد واجب ہر خاص و عام پر ہے الحاصل جو کچھ سائل نے لکھا وہ درست ہے مگر یہ امر اوسوقت
تک ہے کہ فساد نہو اور خواص کے واسطے ہے نہ عوام کے۔ اسواسطے اور ایسی حالۃ موجودہ مین
جو بچشم خود مشاہدہ ہو رہا ہے وجوب شخصی کا بالرائے نہین بلکہ بالنصوص ہے فقط
واللہ تعالی اعلم **سوال** صلوۃ عصر اگر ایک مثل پر پڑہیجاوے تو ہوجاویگی
یا قابل اعادہ ہوگی **الجواب** ایک مثل کا مذہب قوی ہے لہذا اگر ایک مثل پر
عصر پڑھے تو ادا ہوجاتی ہے اعادہ نکرے فقط واللہ تعالی اعلم **سوال** اگر
حالت مرض وسفر وغیرہ مین جمع بین الصلوتین کرلیوے تو جائز ہے یا نہین کیونکہ
شدت مرض وسفر سخت کی تکالیف مین فوت ہونے کا اندیشہ قوی ہے اور اسکے
جواز پر حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کا مسلک بھی ہے کہ مصفی شرح
موطا مین فرماتے ہین مختار فقیر جواز ست وقت عذر وعدم جواز بغیر عذر اور مولانا
عبد الحی صاحب مرحوم بھی جواز کے قائل ہین مجموعہ فتاوی مین لہذا ایسے عذرات مین
آپکے نزدیک بھی جواز ہے یا نہین **الجواب** یہ مسئلہ عمل کرنے مقلد کا دوسرے
امام کے مذہب پر ہے تو وقت ضرورت کے جائز ہے عامی کو کہ اوسکو سب کو حق
جاننا چاہیئے اگر اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے مین دشواری ہو تو دوسرے
امام کے قول پر عمل کرلیوے اسقدر تنگی نہ اوٹھاوے کہ یہ موجب ضرر اور حرج دین کا

ہو جاتا ہے فقط یہ بھی مذہب اپنے اساتذہ کا ہی جیسا استاد اساتذنا شاہ ولی اللہ رحمہ نے لکھا ہے فقط سوال بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے تشہد میں صیغہ خطاب السلام علیک ایہا النبی کی بجائے السلام علی النبی صیغہ غائب سے بدل لیا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے اور فتح الباری و عینی وغیرہ شراح حدیث اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسکی روایت فرماتے ہین لہذا جبکہ خود صحابہ رضی اللہ عنہم نے صیغہ تعلیمہ خطاب کو بدل دیا اور پسند کیا تو معلوم ہوا کہ خطاب غائب کو یا ناجائز ہے یا اولے نہین بہرحال صلوٰۃ وسلام مین یا تشہد مین خطاب کا نہ کہنا افضل ہے جیسا کہ صحابہ کا معمول تہا یا نہین جیسا کہ معمول زمانہ ہے اگر نہین ہے تو وجہ کیا ہے

الجواب اگر کسیکا عقیدہ یہ ہے کہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود خطاب سلام کا سنتے ہین وہ کفر ہے خواہ السلام علیک کہے یا السلام علے النبی کہے اور جبکا عقیدہ یہ ہے کہ سلام صلوٰۃ آپ کو پہونچایا جاتا ہے ایک جماعت ملائکہ کی اس کام کے واسطے مقرر ہے جیسا احادیث مین آیا ہے تو دونون طرح پڑھنا مباح ہے پس بعد اس کے سنو کہ اگر ابن مسعود نے بعد وفات شریف کے صیغہ بدل دیا تو کوئی حرج نہین کسی مصلحۃ کو یہ کیا ہوگا اور جو اصل تعلیم کے موافق پڑھا جاوے جب بھی حرج نہین کہ مقصود حکایت ہے دیکھو کہ حیات فخر عالم علیہ السلام مین بھی لوگ دور دور اپنے بیوت مین اور مکہ اور بلاد بعیدہ مین خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے جیسا وہان خطاب درست تھا اب کیا وجہ ہے جو حرام ہو علم غیب نہ وہان تھا نہ یہان بلکہ آپ کو وہان بھی ملائک پہونچاتے تھے اور اب بھی لہذا صیغہ کو خطاب سے بدلنا کوئی ضرور نہین اور اس مین

تقلید بعض صحابہ کی ضرور نہین ورنہ خود آپ علیہ الصلوۃ ارشاد فرماتے کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مت کرنا بہرحال صیغہ خطاب رکھنا اولی ہے کہ اصل تعلیم اسی طرح ہے اور مراد بعض صحابہ کی کسی مصلحت کی وجہ سے تھی یا اجتہاد تھا یا استحساناً تھا نہ وجوباً اسی واسطے جملہ فقہاء ائمہ اربعہ کے متمذہب اس صیغہ کو نقل فرماتے ہین اور تبدیل صیغہ کی ضرورۃ نہین لکھتے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** ایسی مسجدین کہ لوگ وہان بدعات و ممنوعات وغیرہ مثلاً تثویب بعد اذان کہتے ہون جانا اور نماز جماعت مین شریک ہونا چاہیئے یا نہین کیونکہ حضرت عبد اللہ ابن عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما ایک مسجد مین تثویب سنکر چلے آئے تھے اور فرمایا تھا کہ نکلو اس بدعتی کی مسجد سے چنانچہ ترمذی شریف اور فتح القدیر و بحر الرائق وغیرہ مین ہے روی عن مجاہد قال دخلت مع عبد اللہ ابن عمر مسجداً وقد اذن فیہ فثوب المؤذن فخرج عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ من المسجد وقال اخرج بنا من ہذا المبتدع اور فتح القدیر بحر الرائق عینی شرح کنز وغیرہ مین ہے روی ان علیا رضی اللہ عنہ رای مؤذنا یثوب فی العشاء فقال اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد

الجواب یہ بدعۃ فی العمل تھی اگرچہ گناہ ہو اور ایسے شخص کے پیچھے نماز اولی نہین مگر چونکہ اوس زمانہ مین اتقی الناس بہت تھے اور جگہ جگہ ایسے شخص متقی کا اقتدا حاصل ہو سکتا تھا اور کوئی حرج نہ تھا تو آپ چلے آئے مگر اب یہ امر نہین تو ایسے جزوی امور پر شدۃ مناسب نہین خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حجاج کے پیچھے نماز پڑھی تھی جب مدینہ مین آیا تھا حالانکہ وہ فاسق تھا لہذا اب بھی ایسے نازک وقت مین ایسے جزوی امور پر ترک جماعۃ کرنا موجب زیادہ نزاع کا ہے اس سے پرہیز رکھے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** رجوع امام صاحب بمذہب ائمہ ثلاثہ

وصاحبین رحمہما اللہ ایک مثل ظہر ثابت ہے یا نہین **الجواب** رجوع امام صاحب کا بندہ کو معلوم نہین بلکہ خود امام صاحب کی ایک روایۃ اس باب مین موجود ہے اور یہی مذہب صاحبین کا ہے لہذا یہ مذہب قوی ہے مگر رجوع کی روایۃ بندہ کو معلوم نہین لہذا اگر کوئی حنفی ایک مثل پر عمل کرے ملام نہین اگرچہ احوط عصر کا بعد دو مثل کے اور ظہر کا قبل ایک مثل کے پڑھنا ہے فقط واللہ تعالے اعلم۔

سوال سفر السعادت مین درباب صوم رجب فرماتے ہین و رجب را روزہ داشتن نہی فرمودہ وایضًا و درباب روزہ رجب و فضل آن چیزے ثابت نشدہ بلکہ کراہیت وارد شدہ عبارت مذکورہ سے مطلق رجب مین روزہ رکھنا منع و مکروہ معلوم ہوتا ہے یہ ہی صحیح ہے یا مراد اس سے کوئی خاص روزہ ہے جس کو ہزاری وغیرہ کہتے ہین **الجواب** رجب کا روزہ رکھنا مباح وجائز ہے مگر خصوصیۃ کسی تاریخ کی کرنا یا اوس کو مسنون اور دیگر ایام سے افضل جاننا یا زیادہ موجب ثواب جاننا اوس کو مکروہ و بدعۃ لکھتے ہین ورنہ جیسا تمام سال ہے رجب بھی ایک ماہ ہے فقط واللہ تعالے اعلم اور ہزاری لکھی کچھ نہین اسیوجہ سے بدعۃ لکھا ہے فقط از پانی پت نہم شعبان ۱۳۰۳ھ یوم شنبہ۔ مشفق مہربان میان عزیز الرحمن سلمہ از عبد الرحمن عفے عنہ بعد سلام مسنون واضح ہو کہ مین بیماری متعلقین اور معالجہ چشم خود کی فکر مین چند ماہ سے تھا اسیوجہ سے خط و کتابت بند ہے اب بھی مین پرہیز مین ہون جو مسئلہ سہل اور کم غور کا ہوتا ہے اوسکا جواب لکھتا ہون اور زیادہ خط و کتابت نہین کرسکتا کیونکہ حکیم صاحب کی طرف سے کام کرنے کی منا ہی ہے۔ تمہارے مسئلون کا جواب یہ ہے نماز پڑھنے مین گھنٹہ کا اعتبار نہین ہے

زوال شمس سایہ اصلی چھوڑکر ایک مثل کے اندر اندر جمعہ یا ظہر پڑھ لینی چاہیئے اور سوائے سایۂ اصلی کے ایک مثل کے بعد بروایت مفتی بہ وقت نماز عصر ہو جاتا ہے اور رجوع امام صاحب کا حال پھر پوچھنا عصر کی نماز بعد ایک مثل کے ہو جاتی ہے اعادہ کی حاجت نہین ہمنے اوستادون سے یہی سُنا ہی کہ ہزارہ روزہ کی کچھ اصل نہین اور سب نفل روزونکی برابر ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب العبد حبیب الرحمن بقلم عبد السلام غفرلہم شعبان ۱۳۱۲ھ یوم شنبہ از پانی پت عبد السلام عفی عنہ کا سلام مسنون

سوال ۱۰۶ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کیا عند المحدثین موضوع ہے اگر نہین ہی تو یہ کہنا کہ یہ حدیث جھوٹی بناوٹی ایک زٹل ہی اور بے دینی اور بد مذہبی ہے گستاخی نسبت حدیث اور گناہ ہے یا نہین **الجواب** یہ حدیث موضوع نہین اور اسکی تائید دوسری حدیث سے موجود ہی اختلاف امتی رحمۃ پس گستاخانہ کلام کرنا خود جزء حصہ بد دینی کا ہے اور بناوٹی کہنا گناہ نہین زٹل کہنا اسکا اگر فسق ہو تو عجب نہین کہ بیباکی نسبت حدیث کے ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم

سوال ۱۰۷ کتنی مقدار مسافت سفر مین نماز قصر کرنا چاہیے حسب احادیث صحیحہ **الجواب** چار برید جسکے سولہ سولہ میل کی تین منزل ہوتی ہین حدیث موطا امام مالک سے ثابت ہوتی ہین مگر مقدار میل کی مختلف ہے لہذا تین منزل جامع سب اقوال کو ہو جاتی ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم

سوال ۱۰۸ فرسخ اور میل کی تحدید معتبر کیا ہے **الجواب** فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار قدم کا لکھتے ہین مگر یہ سب تقریبی امور ہین اصل میل اُس مسافۃ کا نام ہے کہ نظر میل کرے اور یہ بھی مختلف ہی وقت اور محل اور راے کے اعتبار سے واللہ تعالےٰ اعلم

سوال ۱۰۹ مکان وغیرہ ایسے لوگون کو کرایہ پر دینا کہ جو

شراب و دیگر محرمات اوس مین فروخت کرتے ہون یا خود افعال خلاف شرع
ممنوعات اوس مین کرین یا کفار کہ وہ اوس مین بت پرستی کرین منع اور داخل
اعانت علے المعصیۃ ہوگا یا نہین **الجواب** ایسے کو کرایہ دینا مکان کا درست
نہین حسب قول صاحبین کے اور امام صاحب کے قول سے جواز معلوم ہوتا ہے
کہ مکان کرایہ دینا گناہ نہین گناہ بفعل اختیاری مستاجر کے ہے مگر فتوی اسپر ہے
کہ نہ دیوے کہ اعانۃ گناہ کی ہے لا تعاونوا علے الاثم والعدوان فقط واللہ تعالے
اعلم **سوال** ۱۷ کیا تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے زید کہتا ہے کہ عموماً حرام ہے کیونکہ
احتکار ہے اور احتکار حرام ہے آیا قول زید صحیح ہے یا نہین **الجواب** احتکار کی
حرمت اوس وقت ہے کہ عامہ کو ضرر پہونچاوے یا بدنیتی سے اپنے نفع کو عوام کے ضرر کا
امیدوار ہوکر گرانی کا انتظار کرے فقط ورنہ درصورت دونون امر کے نہونے
کے گناہ نہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** ۱۸ گردن کے بال منڈانا درست ہین یا نہین
اور یہ سر مین شامل ہے یا الگ ہے اگر الگ ہے تو کس مقام سے اور داڑھی کا خط
بنوانا جائز اور ثابت ہے یا نہین اور پنڈلی اور ران کے بالون کا مونڈنا درست ہے
یا نہین **الجواب** گردن جدا عضو ہے اور سر جدا لہذا گردن کے بال منڈانا درست ہے
سر کا جوڑ علیحدہ کان کی لو کے پیچھے معلوم ہوتا ہے اوس سے نیچے گردن ہے فقط
ریش کا خط درست کرانا درست ہے اگر کسی کے بال رخسار پر بے موقع ہون اور
نہ منڈانا اولے ہے اور پنڈلی اور ران کے بال کا دور کرنا درست ہے کہ آپ علیہ السلام
تمام بدن پر سوائے چہرہ کے نورہ کرتے تھے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** ۱۹
کتب غیر مذہب و تنبیہ علین وغیرہ کی تجارت وطبع واشاعۃ کرنا کہ اوس مین ابطال

مذہب حق اور تائید مذہب باطلہ ہوتی ہے منع دنا جائز ہے یا نہین **الجواب** ایسی کتب کی تجارۃ حرام ہو کہ وہ خود معصیۃ کی اشاعت اور اسلام کی توہین ہے۔ فقط و اللہ تعالےٰ اعلم **سوال** اشیا مسجد فرش غیرہ بعد خراب ہو جانے یا تو زائد ہونے کے دوسری مسجد میں صرف کرنا قیمتًا یا بلاقیمتًا جائز ہے یا نہین اور تیل مسجد حجرہ مسجد مین جلانا جائز ہے یا نہین کیونکہ دینے والا کچھ تصریح حجرہ کی نہین کرتا ہے **الجواب** فرش بوریہ وغیرہ مسجد کا جب مسجد مین اوسکی حاجۃ ہے یا ٹوٹ کر خراب بیکار ہو جاوے تو مالک کا ہو جاتا ہے مالک جسنے اول ڈالا تھا تو وہ چاہے فروخت کر کے اس مسجد مین صرف کردیوے یا دوسری مسجد مین دیدیوے خود کام مین لاوے اسپر فتوی بعض علما نے دیا ہے اور تیل مسجد کا حجرہ مین جلانا درست نہین عام لوگون کی نیۃ مسجد مین جلانے کی خاصۃ ہوتی ہے اگر دینے والا تصریح حجرہ مین جلانے کی کردیوے تو درست ہو ورنہ در اصل غرض خاص مسجد مین دینا غرض ہوتا ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** نکاح بایں شرط کر بعد ایک ماہ کے طلاق دیدونگا خواہ اس لفظ کو عقد مین لایا ہو یا دل مین رکھا ہو یا نا کرہ کیسے اور سے کہا ہو نا جائز ہے یا نہین **الجواب** نکاح بشرط طلاق بعد یکماہ تو بحکم متعہ کے حرام ہے اگر زبان سے یہ شرط کیجاوے اور جو دل مین ارادہ ہے عقد مین ذکر نہین ہوا تو نکاح صحیح ہے کہ عقود مین اعتبار الفاظ کا ہوتا ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم۔ **سوال** کوڑئین مروج پیسہ ثمن مین داخل ہین یا نہین اور سلم انمین جائز ہے یا نہین **الجواب** خرمہرہ اور فلوس نقود مین داخل نہین ہین سنا الشیخین رحمہما اسکی سلم بھی درست ہے مگر امام محمد رحمہ فلوس کو نقد فرماتے ہین اور

اور سلم کو اسمین ناجائز کہتے ہین اگرچہ یہ سلم حسب مذہب شیخین درست ہی مگر موجب تہمۃ کا اور عوام کے نزدیک سبب طعن کا ہی تو احتیاط چاہیے فقط سوال ۲۳ بھنگی مسلمان کہ جسکا پیشہ پاخانہ اوٹھانے اور اوسکی بیع ہی ہوتی ہو اوسکے یہان کا کھانا اور اوسکا مال تعمیر مساجد مین صرف کرنا منع ہے یا نہین الجواب پاخانہ اوٹھانے کی اجرت مباح ہے وہ مال بھی حلال ہو اگر کوئی فساد عقد مین نہو۔ لہذا تعمیر مساجد مین صرف کرنا بھی درست ہو اوسکی اجرۃ صفائی مکان کی ہو پاخانہ کی قیمت نہین جو شبہ کراہۃ کا ہو فقط واللہ تعالی اعلم

سوال ۲۴ اجرت پر ختم کلام اللہ شریف کرانا ایسے لوگون سے جنھون نے محض اپنی روزی اسکو ہی ٹھیرالیا ہے ناجائز ہے یا نہین الجواب قرآن کے پڑھانے کی اجرۃ کے جواز پر تو فتوی متاخرین کا ہے سو اسمین کیا تکرار ہو مگر ایصال ثواب کرنے کو پڑھکر اجرۃ لینا حرام ہے کہ اجرت علی الطاعۃ ہے تعلیم کی اجرۃ تو ضرورۃ جائز کی گئی ہے ایصال ثواب مین نہ ضرورۃ ہی نہ کوئی حرج دنیا و دین کا متصور ہی فقط واللہ تعالے اعلم

سوال ۲۵ جماعت کے اوقات معینہ کے قبل اگر کچھ لوگ جماعت کرلین خواہ معینہ جماعت کے یہ لوگ ہون خواہ باہر کے تو انکی جماعۃ ہوگی یا معینہ اوقات والون کی الجواب مسجد محلہ مین حق امام و مؤذن و اہل محلہ کا ہی اور جماعۃ کرنا اونکو ہی لایق ہے لہذا اگر دوسرے لوگ جماعۃ کرین گے تو ثواب جماعۃ کا نہوگا اور جماعۃ اولے اہل محلہ کی ہوگی اگر انکو جلدی ہے تو دوسری جگہ جاکر جماعۃ کرلیوین فقط واللہ تعالے اعلم اور اگر یہ بھی اس ہی محلہ کے ہین اور چند آدمی ہین جب بھی یہی حکم ہے فقط سوال ۲۶ اگر تنہا نوافل وغیرہ مین رفع یدین محض بخلوص نیت اتباع و محبت کے کرلیا کرے کہ یہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احادیث صحیحہ کثیرہ متواترہ و عمل صحابہ و محدثین و مجتہدین بعض احناف رحمہما اللہ تعالے

سے ثابت ہے تو ایسی صورت مین اجازت ہوسکتی ہی یا نہین الجواب مقلد حنفی کے
نزدیک باتباع اپنے امام کے یہ فعل نکرنا چاہیئے کراونکے نزدیک اس مین احتمال
نسخ ہے اور منسوخ پر عمل درست نہین ہوتا مثلاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
انگشتری سونے کی اور حریر پہنکر منسوخ فرمادیا اب کوئی باتباع حدیث اس عمل کو
کرے تو کب حلال ہوگا پس ایسا ہی اس فعل پر عمل کرنا حنفی کو نہین چاہیئے البتہ
اگر محقق عالم ہے اور استحباب اس فعل کا جزم مثل قول امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہوتو
اگر کرلیوے تو مضائقہ نہین مگر اتباع حدیث کی بہت سے امور مین اس فعل مشتبہ
کے کرنے مین کیا بڑا ثواب امید کیا جاتا ہی جو انجام اسکا فساد ہو اور لفعل مستحب ترک
واجبات کرنا پڑے اور تواتر سے اسکا ثبوت اولا محل کلام ہی ثانیا متواتر فعل بھی تو
منسوخ ہوجاتا ہی نفس تواتر سے جواز عمل نہین ہوجاتا بہرحال صحابہ مین یہ مسئلہ مختلف
ہوچکا ہی۔ عدم رفع بھی بہت صحابہ کا مذہب ہے لہذا غیر رافع ہی تبع حدیث وصحابہ کا ہی فقط
واللہ تعالے اعلم سوال ۱۷۷ رفع سبابہ مین عقد شروع قعود وتشہد سے اور رفع
وقت شہادت کے سنت صحیحہ سے ثابت ہی یا نہین باوجود ثبوت اسکے عامل کو برا جانا
اور لامذہب کہنا کیسا ہی اور یہ مذہب حنفیہ مین بھی ثابت ہی یا نہین الجواب
عمل رفع سبابہ کا تشہد مین سنتہ ہی اسکے عامل کو برا جاننا زبون امر ہی حق تعالی
اوس کو ہدایۃ فرماوے اور حنفیہ بھی اسکی سنیتہ کے مقر ہین اسپر لامذہب کہنا سخت
نازیبا ہے فقط سوال ۱۷۸ سورۂ فاتحہ صلوۃ جنازہ مین پڑھی یا نہین اور اگر تکبیر آخرین مین
بھی بجاے دعا پڑھ لے تو جائز ہے یا نہین الجواب یہ مسئلہ مختلفہ ہی امام صاحب
حدیث سے ممانعۃ قرأۃ قرآن کی نماز جنازہ مین ثابت کرتے ہین اگر دعا کی طرح پڑھے

درست ہے توجب نہی اور جواز دونون حدیث سے ثابت ہین اور مسئلہ مختلفہ تو

ایسے فعل کو کرنا کیا ضروری ایسے افعال کرکے لا مذہب مشہور ہونا ہوتا ہی اتقوا

مواضع التہم خود حکم شارع علیہ السلام کا ہے مستحب مختلفہ کو ادا کرکے فساد برپا کرنا کسی کے

نزدیک جائز نہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال**[۲۹] صلوۃ جنازہ اگر بسبب عذر مطر وغیرہ

مسجد مین پڑھ لیجاوے تو درست ہی یا نہین **الجواب** عذر کے سبب کہ جگہ بسبب مطر

کے نہو اگر پڑھ لیوسے تو مضایقہ نہین ورنہ یہ بھی مسئلہ مختلفہ ہے اسکو کرکے محل

طعن بنا لایق نہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال**[۳۰] اگر قضا رچند صوم رمضان کے

سبب کفارات ہون خواہ دو رمضان کے جمع ہون تو کفارہ ایک ہی کافی ہو گا یا

ہر ایک صوم کا علیحدہ اور اگر طالب علمی مین کفارہ نہ کر سکے تو بعد فراغ علم درست ہی یا نہین

الجواب کفارات مین تداخل ہو جاتا ہی اگر دس روزہ رمضان کے خواہ ایک ماہ

خواہ چند سال کے جمع ہون تو ایک کفارہ کافی ہے اور اگر بعد فراغ طالب علمی کے

کفارہ دیوسے توبھی درست ہی مگر جب تک طاقۃ صوم کی ہے اطعام جائز نہوگا فقط

واللہ تعالے اعلم **سوال**[۳۱] بعد تکبیر فرض فجر کے شریک جماعت ہو جاوے یا سنت

پڑھکر درصورت پڑھنے کے کس جگہ خارج و غائب مسجد یا داخل مسجد اور درصورت

شریک جماعت ہو جانے کے بعد فرض کے سنت پڑھے یا نہین **الجواب** اگر

بجگہ سنت پڑھنے کی پردہ مین نہین تو شریک فرض کی جماعت کا ہو جاوے شرط ادا سنۃ

کی ایسی حالت مین یہ ہی کہ پردہ سے پڑھے اور ایک رکعۃ امام کے ساتھ پالیوے

اور جماعۃ کے روبرو کھڑے ہوکر پڑھنا سخت معصیۃ ہی اور جب یہ سنت رہ گئی تو بعد فرض

کے کہین بھی نہ پڑھے بلکہ اگر پڑھنا چاہے تو بعد طلوع شمس کے پڑھے کہ نفل ہو جاوینگے

بعد فرض فجر کے نفل کو مطلقاً منع حدیث مین فرمایا ہی یہ مسئلہ بھی مختلفہ ہے فقط
واللہ تعالے اعلم **سوال** مال حرام مثلا بذریعہ سود و زنا ولہو تماشا ڈھول تاشا
وتجارت ممنوعات شراب وتصویر وغیرہ سے حاصل کیا ہو ایسے مال کے عوض بیع کرنا
اور مشتری کو اوس مال کا لینا حرام ہے یا حلال **الجواب** جسکا مال حرام ہے
اوسکے ہاتھ اگر حلال اپنا مال بیع کرے گا تو ثمن حرام ہی رہے گا حلال نہین ہوجاویگا
حرام شی ہر جگہ حرام ہی رہتی ہی البتہ مالک کے پاس اگر پہونچ جاوے تو حلال ہوجاویگی
کہ وہان اول بھی حلال تھی پھر وہان جاکر بھی حلال ہوجاوے گی کہ وجہ حرمۃ کی رفع ہوگئی
ورنہ جہانتک وہ پہونچے گی حرام ہی رہے گی جب تک مزیل حرمۃ اوسکا نہ ہوجاوے
فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** بال سر کے گردن کے نیچے لٹکا لینا جنکو کاکلین بھی
کہتے ہین جائز ہی یا نہین اور کاکلون کو جو فعل یہود اور منع حدیث مین فرمایا ہے
اسکے کیا معنی ہین اور بال کانون سے نیچے رکھنا جو سنت سے ثابت ہین اسکے
کیا معنی ہین اور کاکل بمعنی فعل یہود اور مشابہت عورات سے ہین یا نہین **الجواب**
بال سر کے جہانتک چاہے بڑھالیوے درست ہین مگر بعض سر کا منڈانا اور بعض کا
رکھنا مشابہۃ یہود ہے یہ مکروہ ہے اور تمام سر کے بال بڑھانا نہ یہ کاکل ہے اور نہ
یہ ممنوع ہے فقط واللہ تعالے اعلم کاکل بمعنی حلق بعض وترک بعض فعل یہود کا اور
منع ہے اور بال بڑھانا جو سنۃ سے ثابت ہی وہ منع نہین اونکو کاکل کہنا
اصطلاح جدیدہ ہی اور مشابہۃ عورتون کی جب ہووگی کہ عورتون کی طرح چوٹی گوندھیں
ورنہ کوئی مشابہۃ نہین نہ کراہۃ فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** جو لوگ کہ حضرت
مولانا محمد اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ کو غیر مقلد کہتے ہین کہ مجتہدین رحمہما اللہ کی تقلید نہین کیا

کرتے تھے آپکے نزدیک یہ قول صحیح ہی یا نہین اور مولانا صاحب مرحوم کی تالیفات
سے اس امر کی تصریح ہوسکتی ہے یا نہین **الجواب** بندہ نے جو کچھ سُنا ہے
مولانا مرحوم کا حال وہ یہ ہے کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملی اوسپر عمل کرتے
تھے اگر نہ ملتی تو امام ابو حنیفہ رحمہ کی تقلید کرتے تھے واللہ تعالے اعلم اور بندہ نے
اونکی زیارت نہین کی جو مشاہدہ اپنا لکھون اور اونکی تصانیف سے بھی غالبا
یہی نکلے گا واللہ تعالے اعلم **سوال** اگر بوجہ نملنے پانی یا مٹی کے وضو و تیمم نکر سکے
تو نماز کس طور پر پڑہنی چاہیئے یا قضا کر لیوے **الجواب** اگر ایسا موقع ہو جاوے
تو وہان تشبہ بالمصلین کرے اور نماز کو قضا کر لیوے یہ مذہب امام صاحب
علیہ الرحمۃ کا ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** چیتے وغیرہ سباع جانورون کے
چمڑون پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے جو احادیث کثیرہ مین ممانعت فرمائی گئی ہی چنانچہ
ترمذی شریف مین ہی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع ان تفترش انتہی
اور ابو داؤد مین ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس جلود السباع
والرکوب علیہا اور نسائی مین ہی نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن میاثر النمور و نہی
عن جلود السباع انتہی ان احادیث کا مطلب کیا ہی کیونکہ بالعموم عوام و خواص اسکو
مصلی بناتے ہین و دیگر ضروریات بستر فرش وغیرہ مین استعمال کرتے ہین بالخصوص
اہل علم و فضل اور کوئی کراہتہ تک بھی نہین خیال کرتا لہذا وجہ عدم کراہتہ در صورت
جواز استعمال کیا ہے **الجواب** استعمال غیر مدبوغ جلد سباع کا تو حرام ہی
اور بعد دباغۃ کے استعمال اوسکا مکروہ تنزیہہ ہی بوجہ عادۃ متکبرین کے اور اثر
بد جانور کی اور استعمال اونکا ترک اولے جائز ہے حرام نہین فقط واللہ تعالی اعلم

سوال مساجد کے بلند کرنے اور زیب و زینت و نقش و نگار طلائی و نقرئی وغیرہ جو عوام کرتے ہیں احادیث صحیحہ کثیرہ میں اسکی ممانعت وارد ہے اور فعل یہود سے مشابہت دی گئی ہے چنانچہ ابو داؤد میں ہے امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری لہذا حسب احادیث امور مذکورہ ممنوع و حرام ہونگے پھر اگر جواز یا استحباب جیسا کہ معمول زمانہ ہے اگر ہو تو ارقام فرماوین **الجواب** نقش و نگار مساجد کا اونچا کرنا حرام ہے اور جو شوکت و ابہت اسلام کے واسطے کرے مباح ہے جیسا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے نے کیا کسی صحابی نے اونپر انکار و رد نفرمایا اگرچہ آثار سابق کی بنا کو مستحسن جانتے تھے یہی دلیل جواز کی ہے فقط واللہ تعالے اعلم۔

سوال یہ مضمون شعر اس محمد تبرقا رت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے ٭ شریعت میں تو بندہ ہی حقیقت مین خدا جانے ٭ محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفے جانے ٭ کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے ٭ خدا و مصطفے کے کنہ مین ادراک عاجز ہے ٭ محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفے جانے ٭ وہی ہے ایک دریا اوسکی موجین دو عالم مین ٭ غریق قلزم عرفان ہو تو جب یہ ماجرا جانے ٭ احد نے صورت احمد مین اپنا جلوہ دکھلایا ٭ بجلا الغر سطح کوئی اوسکا مرتبہ جانے ٭ چاند بدلی مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا ٭ شکل انسان مین خدا تھا مجھے معلوم نتھا ٭ اسمین اوہیت و رسالت مین فرق نہین جانتے اور بہ ظاہر کفر ہے لہذا انکا پڑھنا بالخصوص مجمع عوام مین اور نیز حقیقہ کرنا کیسا ہے کفر ہے یا فسق یا جائز ہے اور درصورت جواز مطلب کیا ہے فقط **الجواب** ان اشعار کے معانی اگرچہ بتاویل درست و صحیح ہو سکتے ہین مگر چونکہ بظاہر موہم شرک ہین اس لئے عوام کے روبرو تو انکا پڑھنا موجب فتنہ کا ہے اس سے حذر کرنا چاہیئے اور پڑھنے والے

انکے مجالس عوام مین گنہ گار ہوتے ہین لہذا پڑہنا انکا حرام ہے فقط واللہ تعالی اعلم

سوال ۲۹ اگر قرض باوجود قصد وفکر وکوشش کے بوجہ افلاس ادا نہو سکے اور انتقال کر جاوے تو اوسپر حق العباد رہیگا یا بوجہ مجبوری ماخوذ نہوگا الجواب ایسی حالت مین اوسکے ورثہ کو دین اوسکا دیوے کہ وہ وارث ملک ہوگئے ہین اور جو دینے کی طاقت نہ ہوئی اور عزم دینے کا رکھتا ہے تو خدا تعالے چاہے معاف کرادیوے یا اعمال اوس کے دلادیویگا اوسکی مشیت مین ہے خالص نیت والے کے واسطے معافی کا حکم حدیث سے معلوم ہوتا ہے فقط واللہ تعالے اعلم

سوال ۳۰ اکثر ادویات انگریزی مثل عرق وغیرہ جو طیار ہوکر آتا ہے لنطا ہر اوس مین اختلاط شراب جو بوجہ سرعت نفوذ تاثیر کے باوصف قلت مقدار جو مضا یعں شراب سے ہو اور بعض واقف لوگون سے بعض عرق و بسکٹ وغیرہ مین اختلاط شراب معلوم ہوا بھی ہے۔ ایسی حالت مین استعمال اوسکا منع ہے یا نہین الجواب جسمین خلط شراب یا نجس شی کا ہے اوسکا استعمال باوجود علم کے حرام ہے اور لاعلمی مین معذور ہے فقط واللہ تعالے اعلم

سوال ۳۱ جو نان پاؤ یا بسکٹ وغیرہ بخمیر تاڑی ہو جو منجملہ مسکرات ہے کہانا اوسکا ناجائز ہے یا نہین الجواب یہ مسئلہ مختلفہ ہے امام محمد کی روایۃ نجاستہ وحرمتہ کی ہے اور شیخین کی جواز کی تحقیق اور فتوی دونون جانب فرمائی ہے فقط واللہ تعالے اعلم

سوال ۳۲ کافر یا فاسق کی مدح اگر اوسکی صفات حمیدہ مثل حسن خلق وصدق وحیا وغیرہ کے کہ حدیث شریف مین وارد ہے الحیاء شعبۃ الایمان درست ہے یا ممنوع و حرام بوجہ مذمت شریعت اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالے واہتز لہ العرش الجواب بہ تخصیص یہ کہنا کہ فلان شخص مین یہ صفتہ اچھی ہے اگرچہ وہ کافر ہے تو بظاہر جائز

معلوم ہوتا ہی فقط واللہ تعالے اعلم البتہ مدح مطلق کرنا گناہ ہی کہ اسمین تعظیم فاسق کی
کی ہوتی ہے اور ہم کو حکم اونکی توہین کا ہے فقط واللہ تعالے اعلم سوال قبرستان
مین صلوۃ جنازہ پڑھنا درست ہی یا نہین الجواب قبور مین اگر نماز جنازہ کی
پڑھ دیوے تو درست ہی مگر خارج از قبور ہونا بہتر ہے فقط واللہ تعالے اعلم
سوال صلوۃ جنازہ معہ جوتہ پڑھنا درست ہے یا نہین بالخصوص زمین نجس پر
الجواب اگر جوتی پاک ہے تو نماز جنازہ درست ہی ورنہ درست نہین ایسا ہی حال
زمین کا ہی پس زمین ناپاک پر کھڑے ہوکر بھی درست نہووے گی فقط اور زمین
خشک ہوکر پاک ہوجاتی ہی واللہ تعالے اعلم۔ سوال بعض حضرات صوفیہ و بزرگان دین
کے احوال جو سُنے جاتے ہین والعلم عند اللہ کہ وہ اپنے نفس پر تکالیف شاقہ دشوار
مشقتین اوٹھاتے ہین مثلاً ٹاٹ زنجیرین پہننا خصی کرڈالنا جنگلون مین نکلجانا تخ
مین پڑنا ترک نکاح ترک لباس ترک طیبات لحم وغیرہ وغیرہ امور کو گویا اپنے اوپر
حرام کرلینا کہ جو حسب شرع شریف سنن اور مستحسن یا مباح ہین اور مصائب و سختی مین پڑنا
ممنوع کیونکہ آیتہ لایکلف اللہ نفساً الا وسعھا اور قول ان الدین یسر کے خلاف ہے
البتہ یہ رہبانیت یہود و نصاری مین تھی سو اللہ تعالے نے اوسکی مذمت فرمائی قال اللہ
تعالے ورہبانیۃ ابتدعوھا ماکتبنا علیھم الآیۃ اور ابو داؤد مین ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاتشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا
علے انفسھم فشدد اللہ علیھم فتلک بقایاھم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوھا ماکتبنا
علیھم انتہی جبکہ ایسے امور بدعت اور ممنوع ٹہیرے تو اونکے باعث کمال تو کیا بلکہ زوال
ہوگا بعض کو سُنا ہی کہ بارہ برس چاہ مین لٹکے رہے اور دریا مین چھہ ماہ سرما مین اور

چھ ماہ گرما مین دہوپ مین پڑے رہے ان امور سے سمجھ مین نہین آتا کہ نماز وغیرہ
حوائج دین و دنیا کس طرح ادا ہوئی ہونگی کیونکہ یہ احوال بزرگان اہل دین کے
لوگ بیان کرتے ہین عوام جہال صوفیونکا کیا ذکر اور کیا پوچھنا لہذا عرض یہ ہے کہ اسلام
کی درویشی تو محض اتباع سنت و اتباع شریعت پر موقوف ہے خلاف اسکے ہرگز نہین
ہوسکتی اگرچہ کیساہی کمال حاصل کرے مگر معتبر نہین پھر یہ امور تو سنت اور صحابہ کے رویہ
کے خلاف ہین چہ جائیکہ اونکو کمال مانا جاوے پھر ان امور کو اولیاء اللہ کی طرف
نسبت کرنا اور کمال معتبر جاننا چاہیئے یا خلاف قرآن حدیث جانکر انکو رد کرے
الجواب بزرگان دین نے جو مجاہدات کئے ہین کوئی ایسا امر نہین کیا جس سے
کوئی بروے شرع کے اونپر طعن کرسکے کیونکہ حق تعالے فرماتا ہے وجاہدوا فی اللہ
حق جہادہ اور مخالفہ نفس و شیطان کی کرنا خود جہاد اکبر ہے نص سے یہ ثابت ہے پس
تہذیب نفس کے واسطے لذائذ و مباحات لباس و راحۃ وغیرہ کو اوسطون نے ترک
کیا تھا تاکہ نفس اونکا تقاضا معصیۃ سے باز رہے اور امارہ اونکا مطمئنہ ہوجاوے
خود فخر عالم علیہ السلام نے بعض اوقات مرغوب شے کو ترک کردیا ہے اور صحابہ نے بھی
اور بحکم اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا لذائذ کو نہین کھایا اور خود زینت مکان
کرنے سے حضرت علیہ السلام نے فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا پر رنج ظاہر کیا تو اشارۃً
ثابت فرمادیا کہ اگر مباحات کو تہذیب نفس کے واسطے چھوڑین درست ہے اور آپ کا
علیہ الصلوٰۃ فقر اختیاری تھا نہ اضطراری تو اس سے ان مباحات کو ترک کرنے سے
اجازۃ نکلتی ہے اور بزرگون نے ترک مباحات لذائذ کا کیا ہے نہ یہ کہ تحریم اپنے
نفس پر کرلی ہو مریض اگر بسبب مرض کی کوئی شے ترک کرے اور تمام عمر بیماری کی وجہ سے

اوسکو نہ کھاوے تو کچھ ملامۃ شرع کی نہین اور نہ وہ محرّم ہوتا ہے ایسا ہی بزرگون نے
طیبات کو ترک کیا ہے بوجہ معالجہ باطنی اخلاق بدِ نفس کے نہ بوجہ تحریم کے اور خصّی
ہونا اور دریا مین پڑا رہنا بترک صلوۃ وغیرہ یہ بزرگون سے نہین صادر ہوا کسی احمق نے
بزرگون پر یہ تہمۃ لگائی ہے ہان اگر چاہ مین لٹکے اور دریا مین کسی وقت سزائے نفس کے
واسطے گرے تو نماز فرائض اور اوراد کو بوجہ احسن ادا کرکے یہ کام کیا ہوگا ورنہ تمام مشاق
اصلاح وتکمیل صلوۃ وصوم کے واسطے کرتے تھے اوسکو کیسے ترک کرتے یہ غلط تہمۃ ہے
اور ترک نکاح کرنا اکثر بزرگوں سے ہوا بوجہ اپنی شہوۃ پر اعتماد کے کہ معصیۃ سرزد ہوگی
اور فراغ خاطر کی وجہ سے عبادت مین اور مال حرام سے بچنے کو کہ نفقہ حلال کا پیدا
کرنے مین زوجہ کے واسطے دشواری جانتے تھے اور اپنے نفس پر گھاس حلال پر قانع
ہوتے تھے تو ان وجوہ سے ترک نکاح معیوب نہین بلکہ بعض اوقات واجب ہوجاتا ہے
کہ نکاح نکرے پس یہ طعن شرعًا بالکل خطا رفہمی نا واقفیۃ دین کے قواعد سے ہے۔
بہرحال اونکا مجاہدہ باشارہ نصوص تھا اور اس مجاہدہ کے سبب اونکو قوۃ روحانی اور
تہذیب اخلاق ونفس حاصل ہوتی تہی لہذا یہ اُنکے حق مین عبادۃ تھا اور ترک مباح پر
کوئی گناہ وعتاب نہین ہوتا البتہ مباح کو حرام کرنا بدعۃ ومخالفۃ ہے سو اونسے یہ امر ہرگز
سرزد نہین ہوا ترک مباحات بطور معالجۂ امراض نفس کے ہوا ہے پس اُن اکابر کے جملہ
افعال عین کمال تھے اور عین موافقۃ حکم شرع کے ہے ع کار پاکان را قیاس از خود مگیر؛
گرچہ ماند در نبشتن شیر وشیر فقط واللہ تعالے اعلم سوال ۴۲ اگر قریہ مین جمعہ پڑھ لیوے
بایں وجہ کہ احادیث مین وارد ہے اور محدثین اور شافعی صاحب رحمہم اللہ تعالے کا وہ مذہب ہی
تو ہوجاوے گا یا گنہگار رہوگا اور ظہر ذمہ باقی رہے گی الجواب قریہ مین جمعہ حنفیہ

کے نزدیک ادا نہین ہوتا تو اونکے نزدیک قریہ مین جمعہ نہ پڑھے کہ اونکا جمعہ درست
نہین ہوتا اور نہ ظہر ذمہ سے ساقط ہوتی ہی اور جماعۃ نماز جمعہ کی نفل نماز کی جماعۃ ہوکر
کراہتہ تحریمہ ہوتی ہی کہ جماعۃ نوافل کی بتداعی مکروہ تحریمہ ہی فقط البتہ حسب مذہب شوافع و
بعض محدثین کے جمعہ ادا ہوگیا اور ظہر ساقط ہوگئی فقط واللہ تعالے اعلم **سؤال** رسالہ
ہفت مسئلہ مطبوعہ نظامی جو کہ حضرت حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالے سے منسوب ہوکر شائع ہوا ہے
یہ نسبت حاجی صاحب سلمہ کی غلط ہے یا نہین کیونکہ اوس مین تائید اہل بدعت اور
اہل حق علمای محققین کی مخالفت ہی مفصل کیفیت سے جو ہو ارشاد فرماوین۔
الجواب رسالہ ہفت مسئلہ مین مسئلہ امکان کذب وامکان نظیر مین توکوی امر ایسا
نہین لکھا کہ کسی کے خلاف ہو بلکہ اس کے امکان کا اقرار اور اسکی بحث سے احتراز لکھا
ہے تو اسمین کسی اہل حق کی مخالفۃ نہین اور مسئلہ تکرار جماعۃ مین بسبب اختلاف
روایات فقہ کے فریقین کو نزاع سے منع کیا ہے کہ مسئلہ مختلفہ مین مخالفۃ کرنا مناسب
نہین اور مسئلہ ندار غیر مین صاف صاف حق لکھا ہی کہ ندا غیر اگر حاضر و علم غیب جانکر
کرے گا تو شرک ہوگا اور جو بسبب اسکے شوق مین کہا ہی تو معذور ہے گنہگار نہین اور
جو بدون عقیدہ شرکیہ کے یہ سمجھ کر کہے کہ شاید اونکو حق تعالے خبر کردیوی تو خلاف محل
نص مین خطاء وگنہ ہے مگر شرک نہین اور جو نص سے ثبوت ہو جیسا صلوۃ سلام کا بجناب
فخر عالم علیہ السلام کے ملائکہ کا پہونچانا تو وہ خود ثابت ہی سو یہ سب حق ہے اسمین کوی
اہل حق مخالف اسکے نہین کہتا اب رہے تین مسئلہ قیود مجلس مولود کے اور قیود
ایصال ثواب کی اور عرس بزرگان کا کرنا سو اسمین وہ خود لکھتے ہین کہ دراصل
مباح ہین اگر انکو سنتہ یا ضروری جانے بدعۃ ولتعدی حدود اللہ تعالے اور گناہ ہی اور

اور بدون اسکے کہنے مین وہ اباحۃ لکھتے ہین ہم لوگ منع کرتے ہین تو وجہ یہ ہے کہ اونکو رسوم اہل زمانہ سے خبر نہین کہ یہ لوگ ان قیود کو ضروری جانتے ہین لہذا باعتبار اصل کے مباح لکھتے ہین اور ہم لوگون کو عادۃ عوام سے محقق ہوگیا ہے کہ یہ لوگ اسکو ضروری اور سنۃ جانتے ہین لہذا ہم بدعۃ کہتے ہین پس فی الحقیقت مخالفۃ اصل مسائل مین نہین ہوئی بلکہ بسبب عدم علم حال اہل زمانہ کے یہ امر واقع ہوا ہے اس کی ایسی مثال ہی جیسا امام صاحب نے صابی کو ایک حکم دیا اور صاحبین نے دوسرا حکم کہ یہ بسبب اختلاف صابی کے ہوا ہی کہ امام صاحب کے وقت اون کا حال اہل کتاب جیسا تھا اور صاحبین کے وقت مجوس جیسا پس اختلاف اصل مسئلہ کا نہین بلکہ بوجہ حال اہل زمانہ کے ہی ایسا ہی دیگر مسائل مین ہی پس ایسا ہی ان تین مسائل ہفت مسئلہ مین سمجھ لو ورنہ حضرت سلمہ کے عقائد ہرگز بدعۃ کے نہین ہین کہ اہل فہم ودانش خود عبارت رسالہ سے سمجھ سکتا ہے معہذا لکھتا ہون کہ یہ رسالہ اونکا لکھا ہوا نہین کسی نے لکھا اونکو سنا دیا اونھون نے اصل مطلب کو دیکھ کر اباحۃ کی تصحیح کردی اور حال اہل زمانہ سے خبر نہوئی فقط واللہ تعالےٰ اعلم **سوال** اس عبارت مائۃ مسائل سے انعقاد مجلس مولود کا اثبات کرنا صحیح ہے یا نہین وقیاس عرس بر مولود غیر صحیح ست یا

در مولود ذکر ولادت خیر البشر ست وآن موجب فرحت وسرورست ودر شرع اجتماع

برائے فرحت وسرور کہ خالی از منکرات وبدعات باشد آمدہ الخ **الجواب** اس عبارۃ سے نفس ذکر ولادۃ کی اباحۃ وسرور کا جواز معلوم ہوتا ہی نفس ذکر ولادۃ مندوب ہے اوسمین کراہۃ قیود کے سبب آئی ہے خلاف عرس مروج کے کہ وہ تو قیود کا ہی نام ہی اگر اوس وقت مین مجلس مولود ایسے حال پر ہوتی جیسے اب

وبقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۰

ہوتی ہے تو آپ مثل عرس کے اوس کو بھی حرام لکھتے اوسوقت مین یہ مجلس نہین ہوئی
تھی فقط واللہ تعالے اعلم معہذا وہ خود بدعۃ لکھتے ہین فقط واللہ تعالے اعلم

سوال (۴۹) حفظ کلام اللہ شریف مین بوجہ کثرت مداولت پڑھنے و مس کرنے کلام اللہ شریف
کے باوضو رہنا یا کپڑے سے مس کرنا ہر چند احتیاط رکھی جاوے تاہم ہر وقت دشوار
ہوتا ہے ایسی صورت مین کسی طرح سے رخصت ہوسکتی ہی یا نہین **الجواب** طفل نابالغ
تو معذور غیر مکلف ہی مس مصحف بلا وضو اوس کو درست ہوگا مگر بالغ کو اجازۃ نہین ہوسکتی
پس باوضو ہو یا ثوب وغیرہ سے تقلیب اوراق کرے فقط واللہ تعالے اعلم

سوال (۵۰) جو
افعال قبیحہ مثل نذر غیر اللہ یعنی گیارہوین توشہ وغیرہ و ندائے غیر اللہ یعنی یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیئاً للہ وغیرہ و سجدہ و طواف قبر و استعانت غیر اللہ و تسمیہ غیر اللہ یعنی
عبد النبی و حلف غیر اللہ و شگون بد وغیرہ اگر فاعل کا عقیدہ شرک کفر کا ہے کہ بالاستقلال
حاضر و ناظر عالم الغیب جانکر کرتا ہے تو مشرک اور اگر عقیدہ شرکیہ نہین تو اوس کے
حق مین یہ افعال حرام و گناہ کبیرہ کے ہونگے یا نہین چنانچہ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب
علیہ الرحمۃ مایۃ مسائل مین درتحت امور ذیل فرماتے ہین وبعض افعال اگرچہ شرک حقیقی
کہ کفر است نیستند لیکن مشابہ افعال مشرکان و بت پرستان اند ازان افعال
ہم اجتناب واحتراز لازم چنانچہ مردمان روبروے علما و عظما تقبیل زمین می کنند کنندہ
این افعال وآنکس کہ راضی باین فعل باشد ہر دو گنہگار می شوند کہ این فعل حرام و گناہ است الخ

الجواب ان سب امور مین جیسا کہ مایۃ المسائل مین لکھا ہے وہی بندہ کی طرف سے
جواب ہے اوسمین بندہ موافقہ رکھتا ہے فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد
گنگوہی عفی عنہ (مہر: رشید احمد)

استفتاء کیا فرماتے ہین علمای دین اس

مسئلہ مین کہ ذات باریتعالے عز اسمہ موصوف بصفت کذب ہی یا نہین اور خدا تعالے
جھوٹ بولتا ہی یا نہین اور جو شخص خدا تعالے کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ
کیسا ہے بینوا توجروا **الجواب** ذات پاک حق تعالے جل جلالہ کی پاک و منزہ ہی
اس سے کہ متصف بصفت کیا جاوے معاذ اللہ تعالے اوسکے کلام مین ہرگز ہرگز شائبہ
کذب کا نہین ہی۔ قال اللہ تعالے و من اصدق من اللہ قیلا جو شخص حق تعالی کی
نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہ وہ کذب بولتا ہی وہ قطعًا کافر ہی ملعون ہے
اور مخالف قرآن اور حدیث کا اور اجماع امتہ کا ہی وہ ہرگز مومن نہین تعالے اللہ
عما یقول الظالمون علوًا کبیرًا البتہ یہ عقیدہ اہل ایمان کا سب کا ہی کہ خدا تعالے نے
مثلاً فرعون و ہامان و ابی لہب کو قرآن مین جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم
قطعی ہے اسکے خلاف ہرگز ہرگز نہ کریگا مگر وہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ اون کو جنت
دیدیوے عاجز نہین ہوگیا قادر ہے اگرچہ ایسا اپنے اختیار سے نکرے گا۔ قال اللہ تعالے
ولو شئنا لآتینا کل نفس ہدٰیہا ولاکن حق القول منّی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین
اس آیۃ سے واضح ہے کہ اگر خدا تعالے چاہتا سب کو مومن کر دیتا مگر جو فرما چکا ہی اوسکے
خلاف نکرے گا اور سب اختیار سے ہے اضطرار سے نہین وہ فاعل مختار فعال لما یرید ہے
یہ عقیدہ تمام علمای امتہ کا ہی چنانچہ بیضاوی تحت تفسیر قولہ تعالے ان تغفر لہم الخ
لکھتا ہے کہ عدم غفران شرک کا مقتضی وعید کا ہی ورنہ کوئی امتناع ذاتی نہین اور
یہ ہے عبارت اوسکی و عدم غفران الشرک مقتضی الوعید فلا امتناع فیہ لذاتہ
واللہ اعلم بالصواب کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [seal: رشید احمد]
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ما قولکم دام فضلکم فی ان اللہ تعالے ہل یتصف

ــــ اللہ تعالے من ذات الرس ۱۲

بصفة الکذب ام لا ومن یعتقد انہ یکذب کیف حکمہ افتونا ماجورین الجواب
ان اللہ تعالیٰ منزہ من ان یتصف بصفۃ الکذب ولیست فی کلامہ شائبۃ الکذب
ابدًا کما قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا ومن یعتقد ویتفوہ بانہ تعالیٰ
یکذب فہو کافر ملعون قطعًا ومخالف الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ تعالیٰ اللہ عما یقول
الظالمون علوا کبیرا نعم اعتقاد اہل الایمان ان ما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن فی فرعون
وہامان وابی لہب انہم جہنمیون فہو حکم قطعی لایفعل خلافہ ابدًا لکنہ تعالیٰ قادر علی ان
یدخل الجنۃ ولیس بعاجز عن ذلک ولا یفعل ہذا مع اختیارہ قال اللہ تعالیٰ ولو شئنا
لآتینا کل نفس ہداہا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین
فتبین من ہذا الآیۃ انہ تعالیٰ لو شاء لجعلہم کلہم مومنین ولکنہ لایخالف ما قال وکل
ذلک بالاختیار لا بالاضطرار وہو فاعل مختار فعال لما یرید ہذا عقیدۃ جمیع علماء الامۃ
کما قال البیضاوی تحت تفسیر قولہ تعالیٰ ان تغفر لہم الخ وعدم غفران الشرک مقتضی
الوعید فلا امتناع فیہ لذاتہ واللہ اعلم بالصواب کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی
عفی عنہ [مہر: رشید احمد]

خلاصہ تصحیح علماء مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہ

الحمد لمن ہو بہ حقیق ومنہ استمد العون والتوفیق ما اجاب بہ العلامۃ رشید احمد المذکور
ہو الحق الذی لا محیص عنہ وصلی اللہ علی النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم امر برقمہ خادم الشریعۃ
راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکہ المکرمۃ حالا کان اللہ
لہما [مہر: محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال] رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیۃ
بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشائخہ وجمیع المسلمین [مہر: محمد سعید بن محمد بابصیل] الراجی العفو من
واہب الوطیہ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ مصلیا مسلما

ہذا وما اجاب بہ العلامۃ رشید احمد فیہ الکفایۃ وعلیہ المعول لان ہو الحق الذی لا محیص عنہ

رقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلہ بمکۃ المشرفۃ حامدا مصلیا مسلما

(مہر: الشیخ حسین محمد عابد ابن المرحوم) (مہر: خلف بن ابراہیم)

نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا

در مسئلہ امکان کذب بر دفع شبہات مولوی نذیر احمد خان صاحب رامپوری

شبہ براہین قاطعہ میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالے سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کی وجہ سے کتب الٰہیہ میں احتمال جھوٹ کا پیدا ہو سکتا ہے یعنے مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی جھوٹا ہو اور اسکے احکام ہی غلط ہوں اور براہین قاطعہ کی اس تحریر کی وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔"

+ از فقیر امداد اللہ چشتی فاروقی عفی اللہ عنہ بخدمت مولوی نذیر احمد خان صاحب بعد سلام تحیۃ الاسلام آنکہ آپکا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا ہر چند کہ بعض وجوہ سے عزم تحریر جواب نہ تھا مگر بغرض اصلاح اور توضیح مطلب براہین قاطعہ بالاختصار کچھ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالے نفع پہنچاوے اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ ؕ وَ مَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ

جواب واضح ہو کہ امکانِ کذب کے جو معنے آپ نے سمجھے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف وقوعِ کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف ہے نص صریح وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیۡثًا ۔ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ط وغیرہا آیات کے وہ ذات پاک مقدس ہے شائبہ نقص کذب وغیرہ سے۔ رہا خلاف علماء کا جو دربارہ وقوع و عدم وقوع خلاف وعید ہے جسکو صاحب براہین قاطعہ نے تحریر کیا ہے وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے اسکی تحقیق میں طول ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باریتعالے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اوسکے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اوسکا نہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شئ ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اوسکو استحالہ لاحق ہوا ہو چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام صوفیہ کرام و علمائے عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باریتعالے ہے پس جو شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع کئے تھے وہ مندفع ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں اسکی حقیقت کے ادراک سے اکثر ابناء زمان قاصر ہیں آیات واحادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے ایک مثال قرآن و حدیث کی لکھی جاتی ہے۔ ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے قُلۡ ہُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَ عَلَیۡکُمۡ عَذَابًا الآیۃ اور دوسری جگہ فرمایا وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمۡ وَ اَنۡتَ فِیۡہِمۡ الآیہ آیت ثانیہ میں نفی عذاب کا وعدہ فرمایا اور ظاہر ہے کہ اگر اسکا خلاف ہو تو کذب لازم آئے مگر آیت اول سے اوسکا تحت قدرت باریتعالے داخل ہونا معلوم ہوا پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باریتعالیٰ جل علاء

کیون نہو وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ احادیث کو دیکھیے کہ عشرہ مبشرہ مثلاً بالیقین جنتی بارشاد نبوی جو حقیقۃً
وحی الٰہی جل و علا ہی ہو چکے پر جو نا صحابہ کرام جانتے تھے کہ خدائے پاک مجبور نہین اس لئے نظر بقدرت و جلال کبریائی ڈرتے
ہی رہے بلکہ خود سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات جنکی شان مین لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فرماتے رہے وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ او کما قال اللّٰہ
یُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ فقط مطبوعہ مطبع گلزار ابراہیم مرادآباد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۶ — اس لئے محض خیر خواہی کی نظر سے حضرت صاحب کی غرض اور تحقیق کا اظہار
ضروری سمجھ کر اطلاع عام دیتا ہون تاکہ مجکو حق پوشی کے گناہ سے اور دوسرے صاحبون کو التباس و اشتباہ سے نجات ہو
ظاہر ہے کہ یہ امور و اعمال جس ہیئت و کیفیت سے مروج و شائع ہین اکثر عوام بالخصوص جہلاء ہندوستان اوسکے
سبب انواع انواع مفاسد اعتقادی و عملی مین مبتلا ہو جاتے ہین جنکا تجربہ و مشاہدہ ہر عاقل فہیم منصف کر سکتا ہے
مثلاً مولد مین بعض قیود کو موکد سمجھنا اور ترک قیود سے دل تنگ ہونا ایصال ثواب کے طرق مین علاوہ تاکد قیود کے
اگر اولیاء کی روح کو ہو تو اونکو حاجت روا سمجھنا اور ترک التزام مین اونسے ضرر رسانی کا خوف کرنا اور اگر عام
اقارب کی روح کو ہو تو اکثر قصد نام آوری ہونا اور طعن و تشنیع سے ڈرنا اور سماع مین زیادہ مجمع اہل لہو باطل کا
ہونا اور امارد و نساء سے اختلاط اور اس مین اول تو فساق و فجار کا مجمع ہونا اور یہ بھی نہو تو ادائے رسم کی ضرورت کو
قرض وام کرنا پڑھنے والون کا اکثر طعام و شیرینی کے لئے یا وجاہت داعی کی وجہ سے پڑھنا ندائے غیر اللہ مین بعض
کم فہمونکا منادی کو خبیر و قدیر جاننا کام پورا ہو جانے پر اونکو فاعل و متصرف سمجھنا۔ جماعت ثانیہ سے اکثر جماعت اولی
مین سستی کرنا حتٰی کہ ذکر و شغل مین جماعت اولی کو فوت کر دینا اور اسپر متاسف نہونا اخیر کے مسئلون مین باریتعالے کے
عجز کا اعتقاد کر لینا اور اسی طرح کے بہت سے مفاسد ہین جنکی تفصیل استقراء و تتبع سے معلوم ہو سکتی ہے سو حضرت ممدوح ہرگز ہرگز
ان مفاسد کو یا اونکو مقدمات و اسباب کو جایز نہین فرماتے حضرت ممدوح پر ایسا گمان کر کے علی الاطلاق ان امور کے جواز پر تمسک کرنا یا حضرت ممدوح کو
سوء عقیدت کر لینا حضرت ممدوح کے کمال اتباع شریعت اور اپکی تقریر دلپذیر کی غرض سے ناواقفی ہے۔ خلاصہ ارشاد حضرت ممدوح کا یہ ہے
کہ جس شد و مد کے ساتھ یہ امور لوگون مین شائع ہین وہ بدعت ہین کیونکہ اس رسالہ مین مصرح ہے کہ غیر دین کو دین مین داخل کرنا بدعت ہے
سو جو لوگ ان قیود کو جو فی نفسہ مباح ہین موکد کرتے ہین وہ ہی غیر دین کو دین مین داخل کرنیوالے ہین اس مرتبہ مین مانعین حق پر ہین اور
بلا التزام قیود و رسم و لزوم مفاسد احیاناً کر لینا اور احیاناً نہ کرنا یہ مباح ہے اوسکو حرام کہنا مانعین کا تشدد ہے وہ اس مرتبہ مین مجوزین حق پر ہین یعنی
دونونکو آپنے حق پر فرمایا چنانچہ بعض اکابر مخصوصین کے پاس جو حضرت ممدوح کا والا نامہ مُہری آیا تھا اوسمین یہ لفظ موجود ہین کہ نفس ذکر مندوب
اور قیود بدعت ہین اسیطرح دیگر باقی مسائل مین تفصیل ہے جو اصول شرعیہ مین غور کرنے سے مفہوم ہو سکتے ہین اس توضیح کے بعد کسی کو اشتباہ و التباس کا
محل باقی نہین رہ سکتا اگر رسالہ ہذا کی کوئی عبارت اس تقریر مذکور کے خلاف پائی جاوے وہ اس خادم کی عبارت کا قصور سمجھا جاوے
اور حضرت صاحب دامت فیوضہم و برکاتہم کو بالکل مبرا اور منزہ اعتقاد کیا جاوے۔ وما علینا الا البلاغ — ۱۲
ربیع الاول ۱۳۱۶ھ — مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ماہ ستمبر ۹۸ء

استفتاء کیا فرماتے ہین فقہاء و محدثین اس باب مین کہ جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ جناب سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے شہید ہوئے تھے اون کو مردود کہنا اور بے ایمان کافر کہنا درست ہے یا نہین اور اگر نادرست ہے تو مردود اور بے ایمان کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو ایک کتاب تصنیف مولانا مرحوم کی ہے اوسکا مطالعہ کرنا اور پڑہنا اور پڑہانا اچھا ہے یا برا **الجواب** مولوی محمد اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی بدعت کے اوکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال مین رہے آخرکار فی سبیل اللہ جہاد مین کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جسکا ظاہر حال ایسا ہووے وہ ولی اللہ اور شہید ہے حق تعالی فرماتا ہے ان اولیاءہ الا المتقون اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت مین لاجواب ہے استدلال اوسکے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہین اوسکا رکھنا اور پڑہنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اوسکے رکھنے کو جو برا کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے اگر اپنے جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی کو نہ سمجھے تو اوسکا قصور فہم ہے کتاب اور مولف کتاب کی کیا تقصیر بڑے بڑے عالم اہل حق اوس کو پسند کرتے ہین اور رکھتے ہین اگر کسی گمراہ نے اوس کو برا کہا تو وہ خود ضال و مضل ہے فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ [مہر: رشید احمد ۱۳۰۱]

المجیب مصیب واقعی حضرت مولانا مرحوم مغفور کو جو شخص کافر و مردود کہے وہ فاسق ہے کما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سباب المومن فسوق وقتالہ کفر اور کتاب تقویۃ الایمان واسطے درستی ایمان کے اکسیر اعظم ہے مگر جہلاء کو چاہیئے کہ اوسکے مضامین اہل حق سے معلوم کرین تاکہ بوجہ جہالت اپنی کے حق رسی سے محروم ہوکر زبان طعن و طنز کی نسبت کتاب مسلم

سکے نہ کہولین فقط محمد قاسم علی حنفی عنہ (مہر: محمد قاسم خلف محمد ...) امام و مفتی شہر مرادآباد

استفتاء کیا فرماتے ہین علماے دین متین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ پڑھنا آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک مین الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع الوداع یا سنت التراویح اور اشعار فارسی یا اُردو یا عربی کا ہر جمعہ مین یا آخر جمعہ ماہ رمضان المبارک مین درصورتیکہ عوام الناس خطبۂ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنّت بلکہ قریب واجب جانتے ہون کیسا ہے آیا حسب زعم اونکے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلایل عقلیہ و نقلیہ از کتب معتبرہ جواب ارقام فرمایا جاوے بینوا توجروا۔

الجواب یہ خطبہ بدعۃ ہی کہ مرثیہ اور اشعار قرون مشہود لہا بالخیر مین خطبہ مین منقول نہین علے الخصوص جب اس فعل کو ضروری جانا جاوے کہ موکد جاننا کسی امر مستحب کو بھی داخل تعدی حدود اللہ اور بدعۃ ضلالہ ہے چہ جائیکہ امر محدث اور پھر غیر زبان عربی مین خطبہ پڑھنا مکروہ ہے بہرحال یہ فعل عوام جہلاء خطباء کا اور سنت جاننا ان کا بدعۃ ضلالہ واجب الترک ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مہر: رشید احمد)

استفتاء کیا فرماتے ہین علماء دین درین مسئلہ کہ علم غیب صفات رحمان و قدوس جل شانہ مختصہ سمجھنا سیما باری تعالیٰ کے ہے یا نہ بینوا توجروا **الجواب** علم غیب خاصہ حضرت حق ہست جلّ شانہ خاصۃ الشی ما یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ عقیدۂ فقیر ہمین ہست فقیر غلام فرید بقلم خود ساکنہ کوٹ مٹھن و چاچڑان ریاست بہاولپور

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد از سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند بندہ کو آپکے کارڈ کا مضمون معلوم ہوا جو کچھ آپ نے لکھا ہے درست ہے۔ **الجواب** علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرکت سے خالی نہین فقط

والسلام مورخہ ۱۴ ذی الحجہ بروز جمعہ  سوال[۱] اختلاف مطالع معتبر ہے یا نہین یعنی اگر ایک بلدہ مین رویۃ الہلال ہوجاوے اور دوسرے مین اوسکی خبر متحقق طور پر بطریق موجب مثل تحریر خطوط معتبر اس درجہ کی کہ ظن حاصل ہوجاوے اور شبہ باقی نہ رہے قرائن سے صادق ہوجاوے کیونکہ غلبۃ الظن حجۃ موجبۃ للعمل فقہاء لکھتے ہین یا خبر تار مین کہ جو ایسے ہی درجہ کی ہو اور خواہ رویۃ الہلال رمضان المبارک ہو یا شوال یا ذی الحجہ یا دیگر کسی ماہ کی **الجواب** اختلاف مطالع صوم اور افطار مین تو ظاہر روایۃ مین معتبر نہین شرق کی رویۃ غرب والون پر ثابت ہوجاوے گی اگر حجۃ شرعیہ سے ثابت ہووے مگر قربانی اور صلوۃ عید ذی الحجہ اور حج مین معتبر ہوگا کما حققہ فی رد المحتار فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال[۲] اگر رویۃ الہلال رمضان المبارک ثبوت شہادت واحدہ ہوئی تو بعد گذرنے تیس دن کے رویۃ الہلال شوال بسبب غبار ابر نہو تو افطار درست ہی یا نہین اور درصورت عدم غبار و مطلع صاف کے کہ تیس دن پورے ہوچکے کہ کوئی مہینہ اکتیس کا نہین ہوتا اور شہادت بھی بطور موجب شرعیہ ہوچکی تھی اور موافق امام محمد علیہ الرحمۃ بھی ہے تو افطار درست ہوگا یا نہین **الجواب** ایسی حالت مین بعد تیس کے غبار ابر اگر ہو تو افطار بالاتفاق درست ہی اور مطلع صاف اگر ہو تو شیخین رحمہا کے قول پر عمل کرے اگر کسی نے امام محمد رحمہ کے مذہب پر عمل کیا تو وہ ملام نہین ہوسکتا کہ وہ بھی مذہب حنفیہ کا ہے فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سوال[۳] اگر مملوکہ قبرستان مین مالک نے قیمت قدر زمین قبر ورثہ میت سے لے لی پھر دوبارہ سہ بارہ بعد منہدم ہونے قبرونکے یا بحالت موجودگی و یا عدم موجودگی وارثان میت وہ مالک زمین خود منہدم کرکے قیمت لے لیوے تو یہ بیع حلال ہوگی یا نہین **الجواب**

سوالات [illegible] صاحب مرادآبادی [illegible] ۱۳۰۳

جب مالک زمین نے قدر قبر زمین کی قیمت لی تو اب وہ زمین بملک ورثہ میّت کی ہوجاوے گی پھر مالک کو بیع کرنا اوسکا حلال نہووے گا مگر باذن ورثہ میّت کے فقط واللہ تعالےٰ اعلم سوال اگر کسی کو زکوٰۃ و دیگر صدقہ واجبہ و نافلہ کا وکیل کردیوے کہ اس کو اپنے انتظام سے صرف کردینا پھر اگر خود وکیل بھی کہ وہ بھی اہل حاجت ہے اوس مین سے سب یا بعض لے لیوے تو درست ہی یا خیانت مین داخل ہی الجواب اگر زکوٰۃ دینے والے نے وکیل کو عموماً اجازت دی کہ جہان چاہے محل پر صرف کردے تو بشرط مصرف ہونے کے وکیل خود بھی لے سکتا ہے اور جو مراد دینا غیرون کو ہے تو خود لینا درست نہین فقط واللہ تعالےٰ اعلم کذا فی کتب الفقہ سوال اگر امانت خواہ مسجد یا مدرسہ یا دیگر کسی کی ہو مبادلہ یعنی روپیہ کے پیسے اور پیسونکے روپیہ کرلیوے ضرورتاً درست ہے یا خیانت مین داخل ہے الجواب امین کو تصرف کرنا درست نہین خواہ مال مسجد و مدرسہ ہو خواہ کسی شخص کا اگر ایسا کرے گا تو ضامن ہوجاوے گا فقط واللہ تعالےٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ

سوال اس حدیث ترمذی شریف النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البنیاء فلا خیر فیہ مین مطلق بناء کو فلا خیر فیہ مین داخل فرمایا ہے مگر بعض بناء تو ضرورت پر مبنی ہوتی ہے اگر وہ بھی فلا خیر فیہ مین داخل ہوئی تو بڑی دشواری واقع ہوگی یا بناء زائد از حاجت مراد ہوگی الجواب جو بناء حاجۃ سے زائد ہو یہ حدیث اوسمین وارد ہوئی ہی جیسا بعض آدمیون کو زائد از حاجۃ بناء کا شوق ہوتا ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ سوال تصور شیخ و شغل برزخ جو برائے جمعیت خاطر و دفع خطرات مشائخ زمانہ کرتے ہین اور اوسکو رکن طریقت و واجبات سے جانتے ہین کہ بدون اسکے حصول فیوض و برکات محال ہین لہذا ایسی صورت مین یہ شغل کرنا کیسا ہے اور قرون ثلٰثہ مشہود لہا بالخیر مین

کسی صحابی و تابعین و ائمۂ دین رضوان اللہ تعالے علیہم سے ثابت ہی یا نہین کیونکہ جب
ایسا ضروری ہوا تو صحابہ کس طرح اس فعل سے محروم رہے ہونگے اور جو زمانہ خیر القرون
مین اسکا وجود نہ تھا تو پھر کس طرح ایسا ضروری مذکور سوال ہو سکتا ہے گو عقیدۂ شرک
تک نہ پہونچا ہو **الجواب** اس شغل مین متاخرین صوفیہ نے غلو کیا اور شرک تک نوبت
ہو گئی لہذا متاخرین علماء نے اسکو منع فرمایا اور اب علماء متاخرین کے قول پر عمل چاہئے
اس شغل کی کچھ ضرورۃ نہین اور نہ صحابہ میں اس شغل کا کچھ اثر تھا فقط واللہ تعالے اعلم
رشید احمد عفی عنہ **سوال** حضرت خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ؎ خلق میگوید
کہ خسرو بت پرستی میکند ۞ آرے آرے میکنم با خلق عالم کار نیست ۔ شعر مذکور کا مطلب
کیا ہے کیونکہ اولیاء اللہ سے اور بت پرستی سے کیا علاقہ غالبًا کوئی اصطلاح ہوگی اگرچہ
حسب ظاہر تو خلاف معلوم ہوتا ہے **الجواب** حسب اصطلاحات شعراء مطلب صحیح ہے
بت پرستی سے مراد اونکی تابعداری محبوب کی ہوتی ہے تو محبوب اونکے سیدی شیخ
نظام الدین قدس سرہ تھے اونکی اطاعۃ اطاعۃ حق تعالے کی تھی فقط واللہ تعالی اعلم
سوال یہ قول بعض حضرات صوفیہ رحمہ اللہ کہ لا الٰہ الا اللہ اگر بطریق صوفیہ کے کہا جاوے
تو عاقبت مین نافع ہوگا ورنہ نہین تو کیا محض اقرار باللسان و تصدیق بالقلب جو
ہر خاص و عام پر فرض ہے نافع نہوگی تاوقتیکہ خاص صوفیہ کے طور پر نہو ہان وہ ایک اعلے
درجہ ہوگا نہ کہ نافع ہی نہو لہذا یہ قول صحیح ہے یا نہین **الجواب** یہ قول بھی بجائے خود
صحیح ہے اور معنی بھی صحیح ہین مگر اس سوال کے جواب کی نہ مجکو لیاقت ہے نہ سائل لائق
ہے نہ اسکا جواب قرطاس ہے فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد عفی عنہ
کلمہ پڑھے معنی سمجھ کر نافع ہووے گا بفضلہ تعالے فقط **سوال** یہ قول کہ حضرات

اولیاء اللہ بچشم ظاہری در بیداری دیدار رب العزت تعالے شانہ کرتے ہین علماے باصحیح **الجواب** یہ قول اونکا صحیح نہین بلکہ ماوّل ہے اگر کسی کامل سے منقول ہے اور مردود ہے اگر کسی جاہل سے مروی ہے فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد عفی عنہ

سوال ذکر جہر افضل ہے یا خفی بالدلائل ارقام فرماوین **الجواب** دونون مین فضیلت ہے من وجہ کسی وجہ سے جہر افضل ہے اور بعض وجہ سے خفی افضل ہی اور دلیل یہ ہے کہ حق تعالے نے مطلق ذکر کا حکم فرمایا ہے اذکراللہ ذکرا کثیرا مطلق کی فرد مین ہو مامور ہے اور فضائل خارجی مختلف ہوتے ہین باعتبار ذاکر اور وقت اور کیفیت اور ثمرات کے فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد ۱۳۰۱

سوال یہ طریقہ جو اکثر عوام مین مروج ہے کہ اگر کلام اللہ شریف ہاتھ سے گر جاوے تو اوسکی برابر وزن کرکے گندم وجو وغیرہ مساکین کو صدقہ کرتے ہین اور اس خاص طریقہ کو ضروری لازم جانتے ہین اگرچہ قرض کی نوبت ہو لہذا یہ خاص طور بالخصوص کیا ہے اگرچہ صدقہ دیوے **الجواب** یہ امر کہین ثابت نہین اختراع عوام کا ہے البتہ صدقہ دینا ایسی حالت مین اچھا ہی کہ صدقہ سے کفارہ معاصی کا ہوتا ہے مگر واجب نہین بشرط قدرت کے صدقہ کردیوے خواہ کچھ ہو خواہ کسیقدر ہو سوائے اس کے دیگر قیود سب لغو بے اصل ہین فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد عفی عنہ

سوال بعد مرنے کے جو طریق اسقاط عوام کرتے ہین کہ فرائض واجبات تجویز کرکے اوسکے فدیہ مین جو گندم وغیرہ مقرر ہوے اونکے عوض ایک کلام اللہ شریف دیکر سب سے بری الذمہ ہو جاتے ہین لہذا طریق مروجہ ثابت اور جائز ہی یا نہین **الجواب** حیلہ اسقاط کا مفلس کے واسطے علمائے نے وضع کیا تھا اب یہ حیلہ تحصیل چند فلوس کا ملاؤن

کے واسطے مقرر ہوگیا ہی حق تعالی نیتہ سے واقف ہے وہان حیلہ کارگر نہین مفلس کے واسطے
بشرط صحۃ نیۃ ورثہ کے کیا عجب ہی کہ مفید ہو ورنہ لغو اور حیلہ تحصیل دنیا دنیہ کا ہی فقط
واللہ تعالے اعلم رشید احمد عفی عنہ **سوال** ایصال ثواب مین نیت سب اموات کی کرے
توسب کو برابر ہوپہنچے گا یا تقسیم ہوکر ہوپہنچے گا **الجواب** یہ ثواب سب پر تقسیم حصہ رسد ہوگا
جیسا ظاہر ہے اور سب کو ہر ہر واحد کو پورا ثواب جیسا مشہور ہے کوئی روایۃ صحیح اسکی بندہ کو
معلوم نہین واللہ تعالے اعلم رشید احمد عفی عنہ **سوال** اولیاء اللہ کو عالم کی سیر کرانا مثلاً
مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ بلا اسباب ظاہری کے یہ ممکن اور کرامات سے ہے یا نہین ایسی بات
کا اگر کوئی انکار کرے تو گنہ گار ہوگا یا نہین **الجواب** یہ کرامات اولیاء سے ہوتی ہے
اور حق ہے کہ کرامۃ خرق عادۃ کا نام ہی اسمین کوئی تردد کی بات نہین اسکا انکار کرنے سے
کہ انکار کرامۃ کا کرتا ہے اور کرامات کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہل سنۃ کا ہے فقط واللہ
تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [رشید احمد ۱۳۰۱] **سوال** مسجد بنانا قبرستان
مین یا دیگر کوئی مکان حجرہ وغیرہ برلے راحت رسانی درست ہی یا نہین **الجواب** جو
قبرستان وقف قبور کے واسطے ہوا ہے اوسمین مکان یا مسجد بنانا درست نہین کہ
وہ سب زمین قبور کے واسطے وقف ہوئی ہی خلاف شرط واقف کے کوئی تصرف درست
نہین کذا فی العالمگیریہ فقط واللہ تعالے اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [رشید احمد ۱۳۰۱]
از بندہ **رشید احمد** عفے عنہ بعد سلام مسنون آنکہ خط آپکا اوسوقت مین گنگوہ پہونچا
جب مین دیوبند تھا اس لئے جواب مین دیر ہوئی بندہ آپکے واسطے دعا کرتا ہے آپکے
سفر حج کی خبر سے مسرور ہوا حضرت کی خدمت مین نیاز مندانہ حاضر ہونا اور اگر کوئی امر
خلاف طبیعت دیکھو تو سکوت اختیار کرنا اور مین بخیریت ہون آنکھونکا حال بدستور ہے

فقط والسلام اور وہاں چند آدمی بد وضع جمع ہیں اونسے مت او لجھنا اپنے عقائد
و اعمال جیسے یہاں ہیں ویسے ہی رکھنا اور حافظ احمد حسین صاحب سے میرا سلام
کہنا اور اونسے ملنا فقط والسلام مورخہ ۷ - جمادی الثانی روز دوشنبہ

مسئلہ ۲۴ / ۲ ۷ — الجواب — مسئلہ ۲۴ / ۱۲۰

ماں	بیوی	بھائی	بہن	بیٹی	بیٹی	باپ	زوجہ	اخوات ۴	دختر	پسر ۲
۴/۱۲	۳/۹	۲	۱	۸/۲۴	۸/۲۴	۴/۲۰	۳/۱۵	محروم	۱۷	۶۸/۳۴ ۲۴

شرعاً صورۃ مندرجہ مسئلہ اولی میں ترکہ متوفی بعد تقدیم ماحقہ التقدیم از ادائے دیون و تنفید وصایا بشرط حصر ورثہ وغیرہ کے بہتر سہام پر اور ترکہ متوفیہ مسئلہ دوم میں ایکسو بیس ۱۲۰ سہام پر منقسم ہوکر اوس میں سے بتفصیل مندرجہ حصص نوشتہ اسامی دی جاوینگی یعنی بارہ سہام ماں کو اور نو بیوی کو اور دو بھائی کو اور ایک بہن کو اور چوبیس چوبیس سہام ہر دو دختران کو مسئلہ اولے میں اور بیس سہام باپ کو اور پندرہ زوجہ کو اور سترہ دختر کو اور چوبیس چوبیس ہر دو پسران کو مسئلہ ثانیہ میں دیئے جاینگے فقط واللہ تعالے اعلم بندہ رشید احمد عفی عنہ

[مہر: رشید احمد]

سوال دعا کرانا اہل قبور سے ممنوع ہے جیسا کہ ایضاح الحق میں مولانا شہید مرحوم شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں ونیز بحکم فتوی رئیس العلماء حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کہ استمداد را بمعنی طلب دعا از اموات از جنس بدعات شمردہ اند باوجود آنچہ صاحب استیعاب روایت کردہ کہ در زمان حضرت عمر رض اعرابی طلب دعا و استسقاء از مزار مبارک جناب رسالتمآب علیہ الصلوۃ والسلام نمودہ پس باوجود تحقیق این امر مذکور دران قرن بنا بر آنکہ مروج در آن قرن نگردیدہ از بدعات شمردہ اند الخ اور مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم بھی اربعین میں فرماتے ہیں

بنام حافظ عبد الرحیم صاحب مرادآباد شوال ۱۳۰۵ھ

از مولوی حافظ عبد الرحمن صاحب از مرادآباد ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ

وحق آنست کہ انکار فقہار عام ست از آنکہ استمداد از قبور انبیا رکنند یا از قبور غیر انبیا
ہمہ جائز نیست یا جائز ہے اگر جائز ہے تو جواز معہ دلائل مفصل کے ارقام فرمادین
الجواب از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ بندہ کی آنکہ مین
پانی آیا ہوا ہے اسواسطے مین لکہنے پڑہنے سے معذور ہون دوسرے کے ہاتہ سے
لکہواتا ہون اسوجہ سے مختصر لکہتا ہون۔ اگر آپکی تسلی ہوجاوے تو بہتر ورنہ بندہ معذور
ہے۔قبور سے اس طور دعا کرنا کہ اے صاحب قبر اسطرح میرا کام کردے تو یہ تو
حرام اور شرک بالاتفاق ہی اور یہ بات کہ تم میرے واسطے دعا کرو تو اس باب مین
اختلاف ہی منکرین سماع اسکو لغو ناجائز کہتے ہین اور مجوزین سماع جائز جانتے ہین
اور یہی بندہ نے پہلے بعض سائلین کے جواب مین لکہا ہی بندہ مختلف فیہا مسائل
مین فیصلہ نہین کرتا لیکن احوط کو اختیار کرتا ہون فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** قومہ
جلسہ مین دعار مسنونہ پڑہنے سے جو شخص کہتا ہو کہ سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یہ قول صحیح ہی
یا نہین **الجواب** یہ مسئلہ صحیح معلوم نہین ہوتا ہے فقط **سوال** صفر کے آخر چار شنبہ
کو اکثر عوام خوشی وسرور وغیرہ اطعام الطعام کرتے ہین شرعاً اسباب مین کیا ثابت ہے
الجواب شرعاً اسباب مین کچہہ بہی ثبوت نہین جہلار کی باتین ہین فقط **سوال**
صلوۃ غوثیہ جو اکثر عوام پڑہتے ہین جائز ہے یا نہین اور صلوۃ معکوس و صلوۃ ہول بہی جائز
ہے یا نہین **الجواب** صلوۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہین اور صلوۃ معکوس فی الحقیقۃ
نماز نہین بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوۃ ہول کا ثبوت صحاح احادیث سے نہین فقط
سوال شبینہ یعنی کلام اللہ شریف ایک شب مین تراویح مین پڑہنا ثابت ہی یا نہین
بالخصوص ایسی حالت مین کہ ادائے حروف بترتیل حتا کہ تصحیح الفاظ تک نہین ہوتی اور

سجدہ سہو
عوام صفر
صلوۃ غوثیہ

مقتدیون پر بار تطویل و ریار وشہرت علاوہ لہذا ایسی صورت مین جائز ہے یا نہین۔
الجواب قرآن شریف کا ایک رات مین ختم کرنا بصورت تصحیح الفاظ وغیرہ جائز ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک رات مین ختم کرنا ثابت ہی اور اگر قرآن ترتیل کے ساتھ نہین پڑھا مگر الفاظ صحیح پڑھے گئے تو اسطرح پڑھنے مین ثواب کم ہوگا اور بار ترتیل مین ثواب زائد اور ریار تو فرائض مین بھی ممنوع ہے تراویح پر کیا موقوف ہے اور مقتدیون کو اگر اسطرح پڑھنا دشوار ہوتا ہے تو نہ پڑہین فقط **سوال** ایسا تالاب جو گرمیون مین کسیقدر خشک ہو جاتا ہو اور ایام بارش مین طویل و عریض مگر کسی موسم مین عشر در عشر سے کم نہین رہتا اور اوسمین اکثر نجاسات مثل بول و براز وشہر کا پانی وغیرہ بھی شامل ہوتا رہتا ہی لیکن تاہم اوصاف ثلثہ مین تغیر نہین آتا بلکہ ہر طرح صاف رہتا ہی لہذا یہ طاہر ہی یا نجس ہین۔
الجواب یہ تالاب طاہر ہی اور ہرگز نجس نہین ہر موسم مین پاک رہتا ہے فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** اختلاف مطالع رویۃ ہلال رمضان شریف یا شوال یا ذی الحجہ وغیرہ مین معتبر ہے یا نہین اور تحریر خط یا تار معتبر کہ اپنے قرائن سے تصدیق ہو جاوے اور شبہ مطلق نہ رہے ایسے معاملہ مین معتبر ہی یا نہین **الجواب** اختلاف مطالع صوم وافطار مین معتبر نہین اور سوائے اسکے معتبر ہے یہ ظاہر روایۃ ہے اور بعض علمار حنفیہ کے نزدیک صوم وافطار مین بھی معتبر ہے اور تار مثل خط کے ہے اگر تار وخط مین ذرائع عدول ہونگے تو اعتبار ہوگا ورنہ نہین ہوگا فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** میت پر جو حقوق اللہ اور مثل فرائض واجبات کے ہون اگر وارثان ادا کرین تو ساقط ہو جاوین گے یا نہین اور طریقہ اسقاط مروجہ عوام جو حیلہ وغیرہ کرتے ہین اسکا وجود خیر القرون مین تھا یا نہین باوجود نہونے کے بدعت ہی یا نہین۔

الجواب حقوق مالیہ تو ادائے حقوق سے ادا ہو سکتے ہین اور حقوق بدنیہ جیسے نماز روزہ تو اگر ہر نماز روزہ کے بدلے نصف صاع گیہون اور ایک صاع جو ادا کرتے سے امیدوار ہی انشاءاللہ تعالے باقی رہا یہ اسقاط مروجہ محض لغو اور بیہودہ حیلہ ہی اور اسکا خیر القرون مین کچھ اثر نہین ہی واللہ تعالے اعلم **سوال** اکثر عورتین جو بعض صوفیون سے بیعت ہوتی ہین بلا حجاب بے پردہ سامنے آتی ہین اور ہاتھ مین ہاتھ دیکر بیعت ہوتی ہین اور کچھ عیب نہین سمجھا جاتا ہے اور خود یہ بیعت بھی رسمی ہوتی ہے کیونکہ خود شرک و بدعت مین مبتلا ہوتی ہین نماز تک نہین پڑھتین چہ جائیکہ طریقت اور اسپر فخر ہوتا ہے اور جو عورتین بیعت نہین ہین اونکو طعن کیا جاتا ہے لہذا ایسی بیعت ہونا حرام ہے یا نہین **الجواب** ایسے پیر سے بیعت ہونا حرام ہے اور ایسی بیعت بھی حرام اور پیر کے ہاتھ مین ہاتھ دینا غیر محرم عورتون کو حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت بیعت عورتون کا ہاتھ نہین پکڑتے تھے فقط واللہ تعالے اعلم۔

سوال ایک مکان مین چند قبرین پختہ و خام ہین اگر صاحب مکان اوس جگہ قرآن شریف پڑھا کرے نہ بنیت قرآۃ علے القبر کہ جسکو فقہار منع کرتے ہین تو جائز ہے یا نہین اور احکام قبر بعد منہدم ہونے کے بدل جاتے ہین یا نہین **الجواب** وہان قرآن پڑھنا جائز ہے اور جب قبر منطمس ہو جاوے نام و نشان نہ رہے تو بعض احکام بدل جاتے ہین واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۲۷ ذی الحجہ روز چارشنبہ [مہر: رشید احمد ۱۳۰۱] **سوال** نماز مین فوق ناف ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہی یا نہین باوجود ثبوت اسکے عامل کو برا جاننا و لامذہب کہنا کیسا ہی حالانکہ خود اکابرین محققین علمار صوفیہ اسکے عامل و ترجیح و توسیع کے قائل ہین چنانچہ حضرت میرزا

مظہر جانجانان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات مین ہی و دست را برابر سینہ می بستند
و میفرمودند کہ این روایت ارجح است از روایت زیر ناف اگر کسے گوید کہ درین صورت
خلاف حنفیہ بلکہ انتقال از مذہب بمذہب لازم مے آید گوئیم بموجب قول ابی حنیفہ رضی اللہ
تعالے عنہ اذا ثبت الحدیث فہو مذہبی از انتقال در مسئلہ جزئی خلاف مذہب لازم
نمے آید بلکہ موافقت در موافقت است انتہی اور امام ربانی عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ بھی میزان
مین اولویت کے قائل ہین چنانچہ فرماتے ہین ووضع تحت صدرہ اولے وبذلک حصل الجمع
بین اقوال الائمۃ رضی اللہ عنہم انتہی اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شرح موطا مین فرماتے ہین مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاہ کہ جمہور علما بوضع یمنے
علے الیسرے قائل اند باز اختلاف کردند شافعی فوق ناف مے نہد و ابوحنیفہ زیر ناف
وابنہمہ واسع وجائز است اور مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی تنویر العینین مین فرماتے
ہین والوضع تحت السرۃ وفوقہا متساویان لان کلا منہما مروی عن اصحاب النبی
صلے اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توسیع کے قائل ہین
مدارج النبوۃ مین **الجواب** فوق ناف و زیر ناف دونون طرح ہاتھ باندھنا اگر ازروے
دیانت ہی تو جائز ہے اور اگر ہواے نفسانی سے کرے گا تو ناجائز ہے واللہ تعالے
اعلم **سوال** ملفوظات حضرت میرزا مظہر جانجانان شہید رحمۃ اللہ علیہ مین ہے۔
عجب ست کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آن نمودہ اند واحوال رواۃ آن معلوم
است وبچند واسطہ میرسد بہ نبی معصوم کہ خطا را بران راہ نیست بعمل نمے آرند وروایت
نقہ کہ ناقلان آن قضاۃ ومفتیان اند واحوال ضبط وعدل آنہا معلوم نیست وبزیادہ
از دہ واسطہ میرسد بمجتہد کہ خطا وصواب از شان اوست معمول گردیدہ است ربنا لاتوخذنا

ان نسینا او اخطانا انتہی اس عبارت کی وجہ سے وہ لوگ جو باوجود احادیث صحیحہ
غیر منسوخ کے جنکی شہادت عند المحدثین اہل فن ثابت ہوگئی ترک کرکے دیگر کتب و اقوال
کہ اونکا حال بضبط ناقلان ثابت نہین عمل کرتے ہین حضرت میرزا صاحب قدس سرہ
کو غیر مقلد و برا کہتے ہین یہ قول اونکا گناہ اور ناحق ہے یا نہین اور عبارت مذکورہ صحیح ہے
یا نہین الجواب یہ عبارت صحیح ہے اور یہ حکم اوس شخص کے لیے ہے کہ جو تمام احادیث
کی صحت و سقم سے واقف ہو اور دلائل ائمہ مجتہدین و فقہا سے بھی واقف ہو پس یہ
عبارت کچھ غیر مقلدون کو مفید نہین اور اس عبارت کی وجہ سے حضرت میرزا صاحب
علیہ الرحمۃ کو غیر مقلد و برا کہنے والا فاسق ہے واللہ تعالے اعلم سوال احادیث مین جو
تغنی بالقرآن کو محمود و مستحسن فرمایا گیا ہے بالخصوص اس حدیث مین لیس منا من لم یتغن
بالقرآن اسمین گویا واجب اور اسکے ترک کو حرام کردیا گیا ہے لہذا مراد تغنی بالقرآن
سے حسن صوت بے تکلف بلا زیادتی کی الفاظ ہے یا موسیقی و مطربان کیونکہ اقوال فقہا
مختلف ہین بعض مطلق ممنوع کہتے ہین بعض مطلق اجازت دیتے ہین اگرچہ بقوانین
موسیقی ہو بعض بے تکلف طبع و سماحت جواز و موسیقی و مطربان عدم جواز کے لہذا مطلب حدیث شریف
مؤید بقول ثالث ہے یا نہین الجواب اس حدیث مین مراد حسن صوت سے اور
خوش الحانی سے پڑھنا ہے اور ایسی طرح تغنی کرنا کہ حروف مین زیادت و کمی نہو جاوے
بلکہ مستحسن ہے اور ایسی طرح پر پڑھنا کہ حروف مین کمی زیادتی پیدا ہو جاوے جائز نہین
فقط واللہ تعالے اعلم سوال صلوۃ جنازہ مسجد مین بموجب احادیث صحیحہ چنانچہ
ابوداؤد مین ہے عن عائشۃ قالت واللہ ما صلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علے
سہیل بن البیضاء الا فی المسجد انتہی ایضًا قالت واللہ لقد صلے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم علی ابن البنی بیضاء فی المسجد اخیہ انتہی درست ہی یا نہین درصورت عدم جواز
دلیل صحیح کیا ہی اور یہ حدیث ابو داؤد من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شئی لہ صحیح ہی
یا نہین کیونکہ صاحب سفر السعادت فرماتے ہین گاہ بیرون مسجد وگاہ اندرون مسجد
وہر دو جائزست وحدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شئی لہ غلط ست وصواب آنست کہ خطیب بغدادی
روایت کردہ وگفتہ کہ در اصل فلا شئی علیہ ست وبعض ائمہ حدیث مے گویند این حدیث
خود ضعیف است چہ از افراد صالح مولی التوامہ ست ونماز بر ابوبکر رض وعمر رض در مسجد
گذاردند بحضرت جمیع مہاجرین وانصار واز کسے انکار روا رو نشدہ انتہی اگر کوئی پڑھ لے
تو ہو جاویگی یا قابل اعادہ ہوگی الجواب نماز جنازہ کی مسجد مین ادا کرنے مین علما
کا اختلاف ہی امام صاحب کے نزدیک روا نہین اور حدیث ابو ہریرہ حسن ہے
غلط اور ضعیف نہین اور اس حدیث صحیحین سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ آپ نے نجاشی پر
نماز مسجد سے باہر تشریف لاکر پڑھی اور اگر کوئی شخص نماز جنازہ مسجد مین پڑھ لے
تو نماز ادا ہوگی اعادہ ضرور نہین فقط واللہ تعالی اعلم سوال سورہ فاتحہ صلوۃ
جنازہ مین کہ حسب احادیث صحیحہ مسنون ہی چنانچہ عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ
تعالی عنہ قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرأ فاتحۃ الکتاب فقال لتعلموا
انہا سنۃ وحق رواہ البخاری ونسائی انتہی وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال السنۃ
فی الصلوۃ علی الجنازۃ ان یقرأ فی التکبیر الاولی بام القرآن مخافتۃ ثم یکبر ثلثا والتسلیم
عند الآخرۃ رواہ النسائی اور محققین علماء بھی اسکی سنیت وافضلیت کے قائل ہین چنانچہ حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ مین فرماتے ہین ومن السنۃ

قراۃ فاتحۃ الکتاب لانہا خیر الادعیۃ واجمعہا اللہ تعالیٰ عبادہ فی محکم کتابہ اور ملا علی
قاری رحمۃ اللہ علیہ بھی استحباب کے قائل ہین بنا بر احتیاط مذہب شافعی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کے چنانچہ رد المحتار مین ہے وقول ملا علی القاری ایضاً یستحب قرأتہا بنیۃ الدعاء
خروجا من خلاف الشافعی اور قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی وصیت نامہ
مین فرماتے ہین لہٰذا برعایۃ ادلہ مذکورہ فاتحہ پڑھنا ہی اولیٰ ہے یا نہین **الجواب** حضرت
فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ نماز جنازہ مین احیاناً بجواز پڑھی ہے ورنہ معمولاً فرود ہو
کیونکہ امام صاحب قرآن کی ممانعت حدیث سے ثابت فرماتے ہین البتہ بطور دعا پڑھنا
مضائقہ نہین ہے واللہ تعالیٰ اعلم **سوال** لباس احمر بغیر معصفر خواہ ٹول و مخمل وغیرہ
مردون کو درست ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصفے شرح موطا
مین فرماتے ہین ومکروہ نیست لباس مصبوغ بمشق ونحوہ آن در حق مردان و در حق زنان
واللہ اعلم یا نہین **الجواب** لباس احمر غیر معصفر مرد کو پہننا جائز ہے علے سبیل الفتویٰ
اور ترک اولیٰ ہے بنا بر تقویٰ اور معصفر مرد کو مکروہ تحریمی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
سوال تحدید صاع و مُد بوزن ہندوستان سو روپیہ کے سیر سے معتبر کیا ہے
اور یہ جو ترجمہ اغاثہ مین مولوی محمد احسن صاحب مرحوم لکھتے ہین کہ مُد دمشقی رطل کی
تہائی کی برابر ہے یعنی سو روپیہ بھر کے سیر سے قریب ڈیڑھ پاؤ کے ہوتا ہے اور صاع
ایک رطل و تہائی رطل کے قریب یا ڈیڑھ سیر کے قریب ہوتا ہے قول مذکورہ صحیح ہے
یا نہین **الجواب** بانوین کے سیر سے یعنی چہرہ شاہی بانوین روپیہ کی برابر کے سیر سے
ایک صاع تین سیر کا ہوتا ہے اور مُد اوسکی چوتھائی ہے اور یہ مُد و صاع بمذہب
حنفی ہین اسکے موافق آپ حساب کرلین اور تولہ دو تولہ کی کمی و زیادتی شرعاً معتد

نہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** معجزہ قدم شریف یعنی سنگ موم ہوکر نقش قدم ہوجانا چنانچہ باکثرت دیکھا جاتا ہی کہ لوگ لئے پھرتے ہین احادیث صحیحہ مستندہ سے ثابت ہے یا نہین **الجواب** کتب احادیث سے تو اسکا پتہ نہین چلتا البتہ قصیدہ ہمزیہ مین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ معجزہ نقش قدم شریف کا ظاہر ہوا ہی لیکن آجکل جو لئے پھرتے ہین انکا اعتبار نہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** تو تام چاندی کے ایک یہ کہ کپڑے پر ٹانک دئے جاوین دوسرے یہ کہ سوراخ کرکے مع زنجیرون کے داخل کپڑے مین کئے جاوین کہ ہر وقت نکال اور ڈال سکتے ہین یہ دونون صورتین جواز مین یکسان ہین یا نہین **الجواب** تو تام چاندی کے دونون طرح درست ہین فقط واللہ تعالے اعلم **سوال** جو لوگ وضو مین ہر ہر عضو پر اذکار دعائین پڑھتے ہین آیا کوئی اصل معتمد اسکی ہے یا نہین **الجواب** جو وضو کے اندر ہر ہر عضو پر اذکار پڑھتے ہین اونکی کوئی سند صحیح نہین ہے فقط لیکن روایات قابل عمل ہین فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۲۷ ذالحجہ روز چارشنبہ

رشید احمد ۱۳۰۱

جناب مولانا صاحب معظم مکرم دام ظلکم آپکی خدمت عالی مین بعد سلام مسنون الاسلام کے التماس ہی کہ بندہ کو آپکی خیر و عافیت مطلوب ہی لہذا امید وار ہون کہ سوالات کے جوابات سے بندہ کو مشرف فرمائیے فقط خادم العلما رو تاج احمد **سوال** جسکے ذمہ روزہ کفارہ کے ہون طلب علم مین ہو یا حفظ کلام اللہ مین اگر روزہ رکھتا ہی تو طلب علم مین نقصان ہوتا ہے اور اگر نہین رکھتا ہے تو اسکا مواخذہ سخت ہوتا ہی کہ کفارہ کے روزہ اوسکے ذمہ ہین اگر بعد طلب علم کے رکھ لے تو درست ہی یا نہین **سوال** جس شخص کے پاس مال نصاب ہو اور وہ اوس مال کی کوئی شی مثل مکان وغیرہ خرید لے تو اوس مال پر زکوۃ ہوگی یا اوسکی

سوالات مولوی حاجی احمد صاحب مرادآبادی ۱۳۰۱ھ

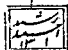
آدمی پر سوال وقت ظہر مثلین تک رہتا ہی یا نہین مذہب حنفیہ مین اگر نہین رہتا
تو جو ظہر مثلین مین پڑھے تو قضا پڑھے یا ادا اور بعد مثل کے عصر اگر پڑھے تو ہوگی
یا نہین اور سایہ اصلی کی پہچان خلاصہ طور پر ایسے قاعدہ کلیہ سے کہ ہر جگہ وہ قاعدہ
دل نشین ہو ارقام فرماوین سوال اگر کسی کو کوئی عذر مثل مرض وغیرہ کے ہو تو جمع بین الصلوٰتین
جائز ہے یا نہین کیونکہ وہ حالت مرض سخت وغیرہ مین نہ پڑھ سکے گا چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب
موطا کی شرح مین فرماتے ہین مختار نفیر جواز ست وقت عذر و عدم جواز بغیر عذر اور مولانا
عبد الحی صاحب مرحوم بھی جواز کو لکھتے ہین اپنے فتاوی مین تو اگر ایسے وقت مین جمع بین الصلوٰتین
کرلے تو جائز ہے یا نہین اور نماز ہو جاویگی یا نہین سوال قبرون کو پختہ کرانا اور عمارات
بنانا اور روشنی وغیرہ کرنا کہ انکے منع مین حدیثین صحیح وارد ہین اور لعنت فرمائی ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پھر کیا باعث ہی جو خود حضرت ہی کا مزار مبارک پختہ رفیع الشان
بنا ہوا ہے اور روشنی بھی ہوتی ہے اور بڑے بڑے سامان اور صحابہ اور امامون کی
بھی پختہ بنی ہین کیا کچھ خصوصیت ہے یا کچھ مصلحت ہے دین و دنیا کی اگر کوئی منع کرے تو نہین
مانتے اور غلط بتاتے ہین آپکی خدمت مین عرض ہے کہ جواب ایسے طور پر دیجئے جو اوسکی حجت
ہو کیونکہ حدیثون کا صاف انکار لازم آتا ہے اور اگر اونسے کہین کہ حجت تو قرآن حدیث
سے ہے تو وہ کہتے ہین کہ ہم ایسی باتون کو نہین مانتے۔ سوال جو شخص مجتہدین علیہ
الرحمۃ کو یا مقلدین کو برا جانے یا تقلید مجتہدین کو شرک کہے معاذ اللہ وہ تو فاسق اور
گنہگار سخت ہے مگر جو شخص ایسا نجانے بلکہ سب ائمہ دین کو اپنا پیشوا و مقتداے دین اپنے
عقیدہ مین جانتا ہو تو وہ شخص عمل ظاہر سنت پر کہ حدیث سے ثابت ہو اور کسی مذہب کے
موافق ہو مذاہب اربعہ مین سے کرلیوے اور باعث فتنہ فساد کا اور پریشانی عوام کا نہو

اوسکے عمل کرنے سے کیونکہ تقلید ہمین کو جو واجب اور ضروری کہتے ہین تو اس باعث سے کہ موجب درستی اعمال اور صلاحیت اور بوجہ عدم پراگندگی و پریشانی و فتنہ و فساد عوام کے ورنہ چاہے جسکی تقلید کرے مذاہب اربعہ پر تو ایسی صورت مین کہ باعث فتنہ و فساد عوام کا نہو مختار ہے چاہے جسپر عمل کرے یا نہین فقط - احقر آپکا خادم دو تاج احمد بازار چوک امید ہے کہ جواب سے مشرف فرماوین گے - **جواب اول** کفارہ کے روزون مین تاخیر نچاہیئے اگرچہ حفظ قرآن و تحصیل علم مین حرج لازم آوے فقط **جواب دوم** جب تک اُس مال سے کوئی شی نہ خریدی تھی اوسپر زکوۃ تھی اور بعد خریدنے کے اوسپر زکوۃ نہین آتی فقط **جواب سوم** ظہرین یا دونون قولون پر فتوی دیا گیا ہے جسپر عمل کریگا درست ہے اور رسالہ اصلی کا البا قاعدہ جو ہر جگہ موافق و مطابق ہو مجھے معلوم نہین فقط **جواب چہارم** نماز ہو جاے گی فقط **جواب پنجم** یہ سب امور ناجائز ہین اور جہان کہین لوگون نے کیا ہے وہ علماء مقبلین نے نہین کیا بلکہ امرا و سلاطین نے کیا ہے اور خلاف قرآن شریف و سنۃ رسول اللہ کے جو کوئی کرے وہ ناجائز ہے و قابل حجت نہین فقط **جواب ششم** اس صورۃ مین اگر ہواے نفسانی سے بھی خالی ہے تو اوس کو جائز ہے کہ کسی مذہب کے موافق عمل کرلے فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ مورخہ ۱۶ - ربیع الثانی روز چہارشنبہ

رشید احمد ۱۲۹۰ (مہر)

الجواب عاصم قاری کے نزدیک جنکی قراۃ ہندوستان مین پڑھی جاتی ہے اور تمام قرآن مطبوعہ اوسی کے موافق ہین بسم اللہ ہر ہر سورۃ کا جزو ہے لہذا اونکے نزدیک ہر سورۃ کے اوپر بسم اللہ کو جہر کے ساتھ پڑہنا چاہیئے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ بسم اللہ ایک آیۃ قرآن شریف کی ہے اوس کو کہین ایک جگہ جہر سے

پڑھ دینا چاہیئے سوائے سورہ نمل کے پس جو لوگ کہ مذہب حنفیہ کی رعایت رکھتے ہین وہ بسم اللہ کو ایک دفعہ پکار کر پڑھ لیتے ہین سوائے سورہ نمل کے کیونکہ بسم اللہ کسی سورہ کا جزو نہین مستقل آیۃ ہے امام صاحب کے نزدیک پس رعایت مذہب حنفیہ جس سورۃ کے ساتھ چاہے اسکو پڑھ لیوے کوئی قید نہین اور اگر رعایت قاری عاصم کی منظور ہے تو ہر ہر سورۃ کے اوپر بجہر پڑہنا چاہیئے درصورت مذہب حنفیہ کوئی احتیاط کی بات نہین یکسان ہے فقط اعتکاف مسنون ہین اگر فساد ہو جاوے تو اوسکی قضا نہین آتی فقط سحری کہانے کے اندر تاخیر مستحب ہے اور ایسی تاخیر کہ جس سے شک مین واقع ہو جاوے اوس سے بچنا واجب ہے فقط والسلام سب احباب کو سلام مسنون۔

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۱۵۔ رمضان یوم پنجشنبہ 

کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید کا نکاح ہندہ نابالغہ بولایت اولیاء ہندہ منعقد ہوا تھا بعد فوت ہونے زید کے ہندہ نابالغہ کا نکاح ثانی برادر زید سے والدین زید نے بلا اجازت واطلاع اولیا ہندہ اپنے گھر مین کرالیا بعد اطلاع کے اولیا ہندہ بھی شکایت وغیرہ کرکے نکاح ثانی ہندہ سے راضی ہوگئے یہانتک کہ ہندہ کی آمد ورفت برابر اپنے اولیا وزوج مین رہی کسی قسم کی ناراضی اولیا ہندہ مین نہین پائی گئی بعد بلوغت کے ہندہ خود بھی بدستور راضی وخوش رہی مگر اب بوجہ کسی نزاع کے اولیا ہندہ مین وزوج ہندہ مین ہندہ اپنے نکاح سے انکار کرتی ہے اور زوج سے علیحدہ ہوکر اپنے اولیا مین چلی گئی لہذا ایسی صورت مین کہ ہندہ اپنے نکاح سے راضی تھی نکاح صحیح ہے اور ہندہ آسکتی ہے یا نکاح فسخ ہو سکتا ہے بینوا توجروا الجواب صورۃ مسئولہ مین جبکہ نکاح صحیح ہوگیا کہ ہندہ کے اولیائے

مرسلہ حافظ عنایت احمد صاحب رامپوری ۱۳۱۲ھ

اوس کو رد نہین کیا اور دلالۃً اور صراحۃً اوسکی رضا پائی گئی اور بعد بلوغ کے خود منکوحہ
بھی زوج سے راضی رہی اور اوس کے پاس رہتی رہی تو اب یہ نکاح ہرگز انکار منکوحہ سے
فسخ نہین ہوسکتا کذا فی کتب الفقہ فقط واللہ تعالے اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد ۱۳۰۱

مرسلہ علی نظر بیگ صاحب مرادآبادی سنہ ۱۳۲۰ھ

بخدمت شریف جناب مولانا و مخدومنا مولوی رشید احمد صاحب مد ظلہ العالی - السلام علیکم
زید ایک معمولی سا مولوی ہے لوگون سے مسائل متنازعہ فیہ مین گفتگو کرکے فساد کرتا ہے
اور عوام اور جہلاء سے بلا وجہ بحث و مباحثے کرتا ہے مسائل مختلف فیہ مین نہایت تشدد
کرتا ہے چنانچہ عمرو سے جو کہ ایک مبتدی طالب علم نفحۃ الیمن وغیرہ پڑھتا ہے مسئلہ
رفع یدین فی الصلوۃ عند رکوع مین گفتگو کی زید نے کہا رفع یدین عند رکوع ممنوع
فی الحدیث ہے عمرو نے جواب دیا نہین بلکہ سنت ہے چنانچہ سبیل الرشاد مین رفع و عدم
رفع کو سنت تحریر فرما کر عدم رفع کو راجح لکھا ہے ممنوع نہین ہے اگر ممنوع فی الحدیث ہوتا
تو سبیل الرشاد مین ضرور تحریر فرمایا جاتا تو زید نے اسکے جواب مین کہا مین کسی کا کلام نہین
مانتا اور چند کلمات سخت کہے عمرو نے بھی اسکے جواب مین غصہ سے یہ کہا جو سنت کہ حدیث
صحیح سے ثابت ہے اوسپر عمل کرنے کو جو ممنوع کہے وہ ملحد ہے لہذا عرض ہے جو طور سبیل الرشاد
مین تحریر ہوا ہے یہی درست ہے یا رفع یدین مذکور ممنوع فی الحدیث ہے اور زید جو لوگون کو
ایسے الفاظ کہتا ہے اور کہلواتا ہے اور لوگون کو ورغلاتا ہے کس جرم کا مستحق ہے اور اس
حدیث کا مصداق ہے یا نہین من طلب العلم لیجاری بہ العلماء لیجاری بہ السفہاء
لیصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار اور عمرو نے جو اسکے جواب مین
ملحد کہا وہ کس درجہ کا گنہگار ہے بینوا و توجروا **الجواب** جو طور سبیل الرشاد مین
مذکور ہے وہ ہی صحیح ہے احادیث صحیحہ سے دونون امر ثابت ہین کسی ایک کو ممنوع

اور اوسکے فعل کو ارتکاب منہی اور فعل منکر نہ کہنا چاہیئے اور جو شخص ایسے کلمات کو
یا محاورات ومبارات کو مقصود تحصیل علم بناوے وہ سخت گستاخ بلکہ مستحق تعزیر ہے
اور قابل تادیب فقط واللہ تعالے اعلم - بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد)

(بنام مولوی نظیر حسن صاحب مرادآبادی)

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد السلام علیکم مطالعہ فرمائید - بندہ بخیریت ہے آپکے لئے
دعاء خیر کرتا ہے - مجھے کوئی وظیفہ ایسا معلوم نہین کہ جس سے ذوق وشوق پیدا ہو اور
دنیا سے بے رغبتی اور اللہ کی طرف توجہ کرنا اسکے لئے مفید ہے جس شئی کی مالک اپنا
کی طرف سے صراحۃً یا دلالۃً اجازت ہو اوسکا لینا مضائقہ نہین ہے اور بلا مرضی اونکے
اوسکے مال مین تصرف درست نہین ہے فقط والسلام - ۲۴ محرم ۱۳۱۶ھ

(بنام مولوی عبدالرحمن صاحب مرادآبادی)

الجواب ایسے ظروف بنانا جنکا استعمال سب زن ومرد کو حرام ہے بنانے نہین چاہئین
کہ بالآخر سبب معصیت ہوجاتا ہے اور جو انگوٹھی زن ومرد دونون پہنتے ہین وہ بیچنا
اور بنانا درست ہے اور جو مردون کو درست ہے یا عورتون کو درست ہے اوسکا بنانا اور بیچنا
بھی درست ہے فقط والسلام مورخہ ۲۱ شعبان ۱۶ھ (رشید احمد)

(بنام مولوی علی نظیر صاحب مرادآبادی)

از بندہ رشید احمد عفا عنہ بعد سلام مسنون آنکہ جس صورت مین لوگون کے جمع ہونے سے
مسجد کی بے تعظیمی ہوتی ہے ایسی صورت مین چپکے سے ختم کر دینا اور کسی کو خبر نکرنا بہت بہتر
اور مناسب ہے - اور جس شخص نے بیس تراویح پڑھ لی ہون پھر کسی دوسری مسجد مین تراویح
ہوتے دیکھے تو شریک ہوجاوے کچھ حرج نہین بلکہ ثواب ہے - جس شخص نے اسقدر
کھانا کھایا کہ بعد طلوع آفتاب کے ڈکارین آتی ہین اور اونکے ساتھ پانی آتا ہے
اسی سے روزہ مین حرج نہین آتا - واللہ اعلم ۱۲ - رمضان یکشنبہ ۱۶ھ - رشید
بوجہ ابر کے یہان چاند نظر نہین آیا مگر اور مقامات سے مستند خبرین آئی ہین کہ چہارشنبہ کا چاند ہوگیا

بنام علی مظفر بیگ صاحب مرادآبادی ۱۳۱۹ھ

الجواب بھاگلپوری کپڑے ریشمی ہی ہین اونکا حکم ریشم کا ہی ہے مگر یہ موٹا ریشم ہی اور معروف ریشم ریشم کی عمدہ قسم ہے پس اگر تانا بانا دونون ریشم کے یا بندا سکے ہون خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونون صورۃ مین نادرست ہی اور اگر دونون ریشمی نہون بلکہ صرف تانا ریشمی ہو تو درست ہے جیسا ریشم کا بھی یہی حکم ہے حاصل یہ کہ بندا ریشم ہے چھال نہین ہے فقط واللہ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ مورخہ ۲۱۔ محرم الحرام سنہ ۱۹ھ

بنام عزیزالدین صاحب مرادآبادی ۱۳۱۹ھ

از بندہ رشید احمد گنگوہی عفا اللہ عنہ بعد سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند بندہ بحمدہ تعالے معہ متعلقین بعافیت ہی آپکے لئے دعاے خیر کرتا ہے حق تعالے قبول فرماوے اگر طاق والماری جسمین کتب شرعیہ وقرآن و حدیث رکھی ہون سر کی برابر ہے تو کچھ حرج نہین ہے اور اگر سر کے نیچے پشت کی برابر ہے تو خلاف ادب کے ہے۔ مولوی نصر اللہ کو بعد سلام مسنون معلوم ہو کہ تمھارے استفتا بسبیل ڈاک یہان سے روانہ ہو چکے ہین معلوم نہین کہ آپکے پاس ابتک کیون نہین پہونچے فقط والسلام۔

بنام علی مظفر بیگ صاحب مرادآبادی ۱۳۱۹ھ

از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ بندہ بخیریت ہے قرآن شریف پڑھانے کی اجرت لینی درست ہے مگر رمضان شریف مین جو قرآن شریف تراویح ونوافل مین سنایا جاتا ہی اوسکی اجرت لینی دینی دونون حرام ہین اور آمدنی مسجد سے یہ خرچ اور بھی زیادہ برا ہے بلکہ متولی پر اوسکا ضمان آویگا یعنی جسقدر اس کام مین مال مسجد سے صرف کردیا ہے اوسکے دیتے ہی کہ پھر اپنے پاس سے وہ روپیہ مسجد مین دے ایسے ہی ختم قرآن مین شیرنی وغیرہ اپنے پاس سے دے تو درست ہی اگر اسکو ضروری خیال کرین مگر مال مسجد سے یہ اخراجات ہرگز روا نہین ہین فقط اللہ تعالے اعلم۔

مورخہ ۲۵ رجب سنہ ۱۹ھ روز جمعہ

الجواب طاعون وباو غیرہ امراض کے شیوع کے وقت کوئی خاص نماز احادیث سے ثابت نہین ہے نہ اوسوقت اذانین کہنا کسی حدیث مین وارد ہوا ہی اس سئے آذان کو یا نماز وجماعت کو ان موقعون مین ثواب یا مسنون یا مستحب جاننا خلاف واقع ہے۔

فقط واللہ تعالے اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفا عنہ

(مہر: رشید احمد ۱۳..)

منقولہ از مجموعہ فتاوی جلد دوم در ص ۱۳۱

سوال اول

درکتاب اذرجندی کہ از ملا علی قاری ست روایت ست قال کان الیوم الثالث من وفات ابراہیم بن محمد صلے اللہ علیہ وسلم جابر ابو ذر عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم معہ تمرۃ یابستہ ولبن الناقۃ وخبز العشر فوضعہا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقرا النبی علیہ الصلوۃ والسلام الفاتحہ مرۃ وسورۃ الاخلاص ثلاث مرات وقرا اللہم صل علے محمد انت لہا وہو لہا اہل فرفع یدیہ ومسح وجہہ فامر ابا ذر ان تقسیمہا وقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ثواب

منقولہ از رسالہ شمشیر خندان مولف مولانا نادین محمد صاحب مرحوم مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور **الجواب**

یہ حدیث وضعی ہے اور بنانیوالا اسکا کاذب اور مفتری ہے اور اذرجندی کوئی کتاب ملا علی قاری کی تصنیف سے نہین ہے انتہی۔

(مہر: محمد [illegible] الدین)

محمد قطب الدین ۱۲۷ — شاگرد مولانا اسحاق صاحب دہلوی مؤلف مظاہر الحق شرح مشکوۃ	محمد بشیر و نذیر ۱۲۹۶ — قنوجی	سید محبوب [illegible] — دہلوی	فقیر خواجہ ضیاء الدین ۱۲۹۱ — دہلوی
حسبنا اللہ [illegible] ۱۲۶۵ — دہلوی	سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱ — محدث دہلوی	تجمل حسین ۱۲۹۹ — دہلوی	
ہو الخالق الخبیر — دہلوی	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۵ — دہلوی	محمد عبدالرب ۱۲.. — دہلوی	محمد تقی خان — دہلوی
سید رحمت علی خان نائب عدالت العالیہ سلطانیہ سراج العلما ضیاء الفقہاء ۱۲.. — مفتی بادشاہی (دہلی)	محمد عبداللہ — دہلوی	[illegible]	
محمد عبد الحکیم	سید احمد حسین ۱۲۸۹ — دہلوی	ابو الحسن ۱۲۸۹ — دہلوی	

ہذہ الاطعمۃ لابنی ابراہیم فقط صحت نام کتاب اور روایت کی اسمین ہی یا نہین یا اور کسی کتاب مین ہے - ہو المصوب

جواب اول نہ کتاب از جنسی از تصانیف ملا علی قاری ست و نہ روایت مذکور صحیح و معتبر ست بلکہ موضوع ست و باطل بر آن اعتماد نشاید در کتب حدیث نشانے از ہیچ روایت یافتہ نمے شود

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی -

(مہر: محمد عبد الحی ابو الحسنات)

محمد منصور علی یوسفی ۱۲۸۳ — دہلوی

عبدہ محمد یوسف ۱۲۸۴ — دہلوی

منصور علیخان احمد حسن خان ۱۲۹ — دہلوی

محمد غلام اکبر خان محمدی ۱۲۸۹ — دہلوی

مواہیر علماے مقیم ریاست دوجانہ

محمد عبد الرحیم ۱۲۹۳ھ

محمد امام الدین محمدی ۱۲۸۴ھ

مواہیر علماے مرادآباد

شاگرد مولانا محمد اسحق رح

محمد عالم علی ۱۲۸۳ — محدث مرادآبادی

محمد قاسم علی ۱۲۸۵ — صاحبزادہ مولانا عالم علی صاحب

نقشبندی محمد رمضان احمدی ۱۲۹۱

رحمت علی — المشہور حافظ رحمت علی صاحب متصل سنبھلی دروازہ

محمد نور عفی عنہ

مواہیر علماے پانی پت

محمد عبد الرحمن

بخشندہ عاصیان رحیم است

تمام شد

الجواب صحیح اور اسکا واضع ملعون ہے کہ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت کرتا ہے فقط رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مہر: رشید احمد ۱۲)

استفتاء

ہمنے ہدیۃ الحرمین مین دیکھا ہے کہ حضرت نے اپنے بیٹے ابراہیم کے سیوم و دسوان و بیسوان و چہلم وغیرہ مین چھوہارے پر فاتحہ دیا اور اصحابون کو کھلایا پس فی زماننا لوگ پھول - پان وغیرہ کرنے سے چہلم و سیوم دسوان و بیسوان مین مانع ہوتے ہین کیسا ہے - ہو المصوب یہ قصہ جو ہدیۃ الحرمین مین لکھا ہے محض غلط ہے

کتب معتبرہ مین اسکا نشان نہین واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ سوال (جلد سوم) فاتحہ مروجہ یعنی طعام را روبرو نہادہ دست برداشتہ چہ حکم دارد **جواب** این طور مخصوص نہ در زمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بود نہ در زمان خلفا بلکہ وجود آن در قرون ثلثہ کہ مشہود لہا بالخیر اند منقول نشدہ و حالا در حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا عادت خواص نیست و اگر کسے اینطور مخصوص بعمل آورد آن طعام حرام نمے شود بخوردنش مضائقہ نیست و این را ضروری دانستن مذموم است بہتر آنست کہ ہرچہ خواہند خوانده ثواب آن بمیت رسانند و طعام را بہ نیت تصدق بفقرا خورانند و ثوابش نیز باموات رسانند۔ **سوال** روز سوم یا پنجم ہر دم بطلب یا بلا طلب جمع مے شوند و چند ختم کلام مجید میخوانند بعضے آہستہ و بعض باواز بلند و در پیالہ خوشبو گل مے اندازند و دیگر تخصیصات و رسوم بعمل مے آرند چہ حکم دارد **جواب** مقرر کردن روز سوم وغیرہ بالتخصیص و او را ضروری انگاشتن در شریعت محمدیہ ثابت نیست صاحب نصاب الاحتساب آن را مکروه نوشتہ رسم و راه تخصیص بگذارند و ہر روزیکہ خواہند ثواب بروح میت رسانند و میت قریب بامرگ خود زیادہ تر محتاج مدد مے شود ہر قدر کہ ایصال ثواب بہر روزیکہ شود موجب خیریت کذا فی فتح العزیز و شیخ عبدالحق محدث دہلوی در شرح سفر السعادت میفرمایند و عادت نبود کہ برائے میت در غیر وقت نماز جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات خوانند نہ بر سر گور و نہ غیر آن و این مجموع بدعت ست و مکروه نہ عم تعزیت اہل میت و تسلیہ و صبر فرمودن سنت و مستحب است اما این اجتماع مخصوص روز سوم و ارتکاب تکلفات دیگر و صرف اموال بے وصیت از حق یتامے بدعت است و حرام انتہی حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات

نقل مکتوب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سلمہ اللہ تعالیٰ

محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

محمد عبد الحی ابو الحسنات

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند مجالس مولود مروجہ بدعۃ ہے اور بسبب خلط امور مکروہہ کے مکروہ تحریمیہ ہے اور قیام بھی بوجہ خصوصیتہ کے بدعۃ ہے اور امرد لڑکون کا پڑھنا راگ مین بسبب اندیشہ ہیجان فتنہ کے مکروہ ہے اور فاتحہ مروجہ بھی بدعۃ ہے معہذا مشابہتہ بفعل ہنود ہے اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ منع ہے ایصال ثواب بدون اس ہیئتہ کے درست ہے اور سوم و دہم و چہلم جملہ رسوم ہنود کی ہین اس تخصیص ایام مین مشابہتہ بھی ہوتی ہے اور تخصیص ایام کی بدعت بھی ہے اگرچہ اصل ایصال ثواب بدون کسی تخصیص و مشابہتہ کے درست ہے فقط

اما بعد الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسول اللہ فاقول بان المجیب محق وجمیع الاجوبۃ حقۃ وانا المفتاق الے اللہ الغنی محمد طیب المکی المدرس الاول فی المدرسۃ العالیہ الرامپوریہ عرب

محمد طیب

الاجوبۃ صحیحۃ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب محمد لطف اللہ عفی عنہ

ذالک حق للہ

العبد محمد گل مالک و مہتمم مدرسہ امدادیہ مراد آباد

بنیظیر ۱۳۰۰ شگفتہ محمد گل

المجیب مصیب عبد الوہاب خان

ولد حافظ عمر خان عبد الوہاب خان

المجیب مصیب محمد قاسم علی عفی عنہ

مولانا عالم علی محمد قاسم علی خلف ۹۶ ۱۲

امام مفتی شہر مراد اباد

خادم شریعت رسول اللہ قاضی و مفتی محمد لطف اللہ ۱۲۹۸

ہذہ الاجوبۃ صحیحۃ محمد جعفر علی عفی عنہ

ولد محمد اکبر علیخان محمد جعفر علی خان ۱۲

رامپوری

منقول از ہدایۃ المبتدعین مطبوعہ ہاشمی میرٹھ۔ زید دعوی کرتاہے کہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجلس مولود شریف مین تشریف لے گئے اور آپ نے اجازت دی اور
آپکے زمانہ مین یہ مجلس ہوئی اور حضرت رسول اللہ صلعم نے دودہ اور چہوہارے
فاتحہ اپنے فرزند ابراہیم کی دی اور عمرو کہتاہے کہ یہ بات محض جھوٹ ہے کسی کت
حدیث اور فقہ معتبر سے ثابت نہین اللہ کی لعنت ہے جہوٹون پر اگر یہ بات ثابت ہ
تو مین اپنے کہنے اور اعتقاد سے توبہ کرونگا اور زید بھی یہی کہتاہے کہ اگر یہ بات ث
نہین ہوئی تو مین اپنے عقیدہ اور قول سے توبہ کرونگا اسواسطے علمائے دین س
سوال ہے کہ جو کچھ حق ہو اللہ تعالے سے ڈرکر کتب معتبرہ سے اس کا جواب لکھ

الجواب زید جہوٹاہے اور یہ بات کسی کتاب معتبر مین نہین لکھی زید کو چاہ
کہ ایسی بات سے توبہ کرے اور اگر کسی عالم بدین سے ایسی بات سنی ہو تو اوس
صحبت مین نہ بیٹھے اور دوسری بات جو زید نے کہی وہ بھی جھوٹ ہے اور آنحض
علیہ الصلوۃ والسلام پر افترا مسلمانون کو چاہیئے کہ ایسے بدین کو سمجھادین اور اگر
پھر بھی توبہ نکرے تو اوسکی ملاقات سے پرہیز کرین اور کسی کتاب سے کہ قابل
اعتبار ہو یہ بات ثابت نہین اور عمرو دونون مسئلون مین سچاہے اور اوسکی ب
بھی ٹھیک ہے۔ فقط واللہ تعالے اعلم بالصواب

فقیر خواجہ احمد ضیاء الدین | منصور علی از احمد | قول المجیب حق احق بالاتباع | فقیر محمد حسن | محمد نذیر حسین سید | سید بشیر حسین | امیر احمد نقوی | حسبنا اللہ حفیظ اللہ

جواب صحیح ست دمہر درین وقت دیگر جا او لہذا بر دستخط اکتفا نمودہ شد

الراقم محمد اسد علی

الراقم الجواب صحیح عنایت علی

الجواب صحیح احمد علی عفی عنہ محدث سہارنپوری

شاگرد مولانا محمد اسحاق صاحب

مسعود محمد امام مسجد فتحپوری

ذلک کذلک | الجواب الجواب | اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب | من اجاب اجاد

عبد الباری عفی عنہ | تراب محمد سعید علی | من غلب ھواہ عقلہ افتضح | ملا سیف اللہ ولایتی | محمد اسحاق

الجواب صحیح | محمد عبد اللہ | سید احمد | حافظ عبد اللہ | محمد یوسف جنیدی | محمد اکبر

الجواب صحیح بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ | رشید احمد

کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھکر ہاتھ اوٹھاکر فاتحہ اور قل ھو اللہ پڑھنا درست ہی یا نہین کہ جس کو عرف عام مین فاتحہ کہتے ہین - **جواب** صورت مسؤلہ کا یہ ہی کہ فاتحہ مروجہ شرعاً درست نہین ہی بلکہ بدعت سئیہ ہے کذا فی اربعین و فتاوی سمرقندی فقط محمد قاسم علی عفی عنہ | محمد قاسم علی ۱۲۸۵

ہذا الجواب صحیح محمد عالم علی عفی عنہ ؛ الجواب صحیح والمجیب نجیح عبد اللطیف عفی عنہ

محدث مراد آباد | محمد عالم علی ۱۲۸۳ | شاگرد مولانا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ | محمد عبد اللطیف | سہارنپوری

کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس صورت مین کہ فی زماننا رواج ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اوسکے عزیز و اقارب اوس روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یا اور کسی روز جمع ہوکر مسجد مین یا اور کسی مکان مین قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھکر بالتعیین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہین اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہین تو اسطرح پر جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہین بینوا بالکتاب توجروا فی یوم الحساب جزین بھر فرماوین **جواب** صورت مسئولہ کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب و غیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہوکر

روز وفات میت کے دیا دوسرے روز دیا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہی شرع شریف

مین اسکی کچھ اصل نہین ہے کتاب نصاب الاحتساب مین لکھا ہے ان ختم القرآن

جہر بالجماعۃ ویسمی بالفارسیۃ سیپارہ خواندن مکروہ اور فتاوی بزازیہ مین مرقوم ہی ویکرہ

اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم

واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء والفقراء للختم او لقراءۃ سورۃ الانعام او الاخلاص

اور رد المحتار مین لکھا ہے ومن المنکرات الکثیرۃ کایقاد الشموع والقنادیل التی لاتوجد

فی الافراح وکدق الطبول والغناء بالاصوات الحسان واجتماع النساء والمردان واخذ الاجرۃ

علی الذکر وقراءۃ القرآن وغیر ذلک مما ہو مشاہد فی ہذہ الازمان وما کان کذلک فلا شک فی

حرمتہ وبطلان الوصیۃ بہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم این است حکم صورت مسئولہ کہ

تحریر یافت فقط محمد قاسم علی عفی عنہ

فتوی مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی معمولہ

از مولوی عبد الصمد صاحب امام سہسوری مجموعہ

فتاوی قلمی مولوی احمد رضا خانصاحب

مولانا ابو القاسم محمد قاسم علی خلف ۱۲۹۰ — امام مسجد شہر مراد آباد

الجواب صحیح محمد حبیب اللطیف عفی عنہ

الجواب صحیح عبد الغنی سہسوری

الجواب صحیح محمد مقیم الدین عفی عنہ

محمد عبد الغنی

منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحت صفحہ ۱۳۱ **سوال** تین برس کے بچے کی فاتحہ

دوسرے کی ہونا چاہیئے یا سوم کی ہونا چاہیئے بینوا توجروا **الجواب** شریعت مین ثواب

پہونچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یہ تعین عرفی ہین جب چاہین کرین

انہین دنون کی گنتی ضروری جاننا جہالت ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

استفتا کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین کہ مجلس مولود خوانی

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم باین ہیئت کہ روشنی ہاے کثیرہ زائد از

[illegible]

حاجت و امردان خوش الحان سے راگ خوانندہ اشعار وغیرہ وغیرہ قیودات بالخصوص قیام اسی ذکر مولد اور اسی محفل میں ثابت اور جائز ہے یا نہیں اور تحریک ہونا مفتیان کا ایسی مجالس میں جائز ہے یا نہیں و نیز عیدین و پنجشنبہ وغیرہ میں آگے طعام سامنے رکھ کر اٹھا اوٹھا کر فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب ہوئے کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں و نیز خاص بروز سوم میت کے جمع ہو کر بالخصوص کلمہ طیبہ و ختم قرآن مجید معہ پنج آیت چنے وغیرہ تقسیم کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں و نیز دہم و بستم و چہلم وغیرہ میت کا کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں بینوا بالکتاب و توجروا بیوم الحساب المرسل بندہ عزیز الدین عفی عنہ از مرادآباد محلہ ساہو ۱۳۰۰ ہجری الجواب مجلس مروجہ مولود کہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعۃ و مکروہ ہے اگرچہ نفس ذکر ولادۃ فخر عالم علیہ الصلوۃ کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام ان قیود کے یہ مجلس ممنوع ہو گئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے کہ مرکب حلال و حرام سے حرام ہو جاتا ہے پس اس ہیئۃ مجموعہ مجلس مولود میں بکثرۃ و زائد از حاجت ضرورۃ چراغ جلانا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے کہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین الآیۃ حکم ناطق قرآن شریف کا ہے علیٰ ہذا امردان خوش الحان کا نظم اشعار پڑھنا موجب ہیجان فتنہ کا ہے اور کراہۃ سے خالی نہیں اور قیام بالتخصیص اس ہی ذکر پر اور اس ہی محفل میں ہونا بدعۃ ہے پس حضور ایسی محفل کا بسبب ان امور بدعۃ و مکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعۃ ہو گا خواہ عام لوگ جاویں خواہ مفتی جاوے بلکہ مفتی کو زیادہ تر موجب وبال کا ہے کہ وہ عالم ہے اور ایسے فعل سے گمراہ کنندہ خلق کثیر کا ہوتا ہے۔ اور فاتحہ میں ہاتھ اوٹھا کر پڑھنا طعام شراب روبرو رکھ کر مشابہۃ فعل ہنود سے ہے اور یہ امر شرع میں ایصال ثواب کے واسطے کہیں ثابت نہیں اور من تشبہ بقوم فہو منہم الحدیث حکم ناطق حرمۃ مشابہۃ کا ہے لہذا یہ

صبح بھی حرام ہوگا۔ اور سیوم و دہم و چہلم جملہ رسوم ہنود کی ہیں اس تخصیص ایام مین مشابہت بھی ہوتی اور تخصیص ایام کی بدعة بھی ہے یہ سب بسبب ان تخصیصات کے بدعۃ و مکروہ تحریمہ ہیں اگرچہ ایصال الثواب بدون کسی تخصیص و مشابہت کے درست ہے اور تفصیل ان جملہ مسائل کی بسط کے ساتھ براہین قاطعہ میں ہے اوسمین ملاحظہ کر لیوین

فقط واللہ تعالے اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مہر: رشید احمد)

الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال احقر محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسۃ الغربا شاہی مسجد مرادآباد (مہر: محمد حسن ۱۳)

ذلک ہو التحقیق بالاتباع احق الاحقر الزمن محمود حسن غفرلہ مدرس مدرسۃ الغربا مرادآباد

الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند (مہر: محمود حسن) (مہر: خلیل احمد ۱۳)

قد صح الجواب محمد حسن عفی عنہ مرادآبادی۔ الجواب صحیح عبد الصمد عفی عنہ

المجیب المصیب محمد عبد اللہ عفی عنہ الجواب حق عبد الحق عفی عنہ

الحمد للہ کہ حضرت مجیب لبیب دامت فیوضہم نے جو کچھ تحریر فرمایا ہی بلاشک صحیح ہی کسی کو جائے سخن نہین کیونکہ وہ مخدوم العلما اور راسخ فی العلم ہیں البتہ بوجہ مزید طمینان عوام چند عبارات کتب محققین سے تائیدًا نقل کرتا ہوں فی الواقع نفس ذکر ولادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی منکر نہین ہوسکتا بلکہ وہ مندوب و مستحسن ہے مگر بوجہ الحاق امور نامشروعہ جیساکہ مروج زمانہ حال ہی بدعت و حرام ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیجیے مگر جیساکہ قرون ثلثہ مین تھا کہ نہ مجلس مولود منعقد ہوتی تھی نہ ذکر ولادت پر قیام ہوتا تھا ہم سب مامور کیے گئے ہین اتباع سلف صالحین پر نہ کہ ابتداع خلف پر امام علامہ ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابرین و مستندین سے ہین مدخل میں فرماتے

ہین ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع من اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات اظہار

الشعائر ما یفعلونہ فی شہر الربیع الاول من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات الی
ان قال وہذہ المفاسد مترتبۃ علی فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منہ وعمل طعام فقط
ونوی بہ المولد ودعی الیہ الاخوان وسلم من کل ما تقدم ذکرہ فہو بدعۃ بنفس نیتہ فقط لان
ذلک زیادۃ فی الدین ولیس من عمل السلف الماضیین واتباع السلف اولی ولم
ینقل عن احد منہم انہ نوی المولد ونحن تبع السلف فیسعنا ما وسعہم انتہی اور مولانا عبد الرحمن
المغربی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں ان عمل المولد بدعۃ لم یقل بہ
ولم یفعلہ رسول اللہ صلعم والخلفاء والائمۃ انتہی کذا فی الشرعۃ الالٰہیۃ اور مولانا نصیر الدین
الاودی شافعی رحمۃ علیہ فرماتے ہیں بجواب سائل لا یفعل لانہ لم ینقل عن السلف الصالح
وانما احدث بعد القرون الثلثۃ فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما اہمل السلف
لانہ یکفی بہم الاتباع فای حاجۃ الی الابتداع انتہی اور شیخ الحنابلہ شرف الدین رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہیں ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالا لمولدہ صلی اللہ علیہ
وسلم مع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعۃ احدثہ من یتبع ہواہ ولا یعلم
ما امرہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الشریعۃ ونہاہ انتہی کذا فی القول المعتمد اور قاضی شہاب الدین
دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی تحفۃ القضاۃ میں فرماتے ہیں (سئل القاضی
عن مجلس المولد الشریف) قال لا ینعقد لانہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی
النار وما یفعلون من الجہال علی راس کل حول فی شہر ربیع الاول لیس بشئی ویقومون عند
ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویزعمون ان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم یجئی وحاضر فزعمہم باطل
بل ہذا الاعتقاد شرک وقد منع الائمۃ عن مثل ہذا انتہی اور صاحب سیرت شامی فرماتے
ہیں جرت عادۃ کثیر من المحبین اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ

صلے اللہ علیہ وسلم و ہذا القیام بدعۃ لا اصل لہ اور مولانا فضل اللہ جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
بہجۃ العشاق میں فرماتے ہیں ما یفعل العوام فی القیام عند ذکر وضع خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام
لیس بشئی بل ہو مکروہ اور قاضی نصیر الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ طریقۃ السلف میں فرماتے ہیں
وقد احدث بعض جہال المشائخ امور اکثیرۃ لا نجد لہا اثرا ولا رسما فی کتاب ولا فی سنۃ منہا
القیام عند ذکر ولادۃ سید الانام علیہ التحیۃ والسلام اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی
سیدی احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں فرماتے ہیں بنظر انصاف
ببینند اگر حضرت ایشان فرضا درین زمان موجود بودند و در دنیا زندہ مے بودند و این
مجلس و اجتماع کہ منعقد مے شد آیا باین راضی مے شدند و این اجتماع را مے پسندیدند
یا نہ یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنی را تجویز نمے فرمودند بلکہ انکار مے نمودند مقصود
فقیر اعلام بود قبول کنند یا نہ کنند ہیچ مضائقہ نیست و گنجایش مشاجرہ نہ اگر مخدوم زادہا
و یاران انجا بر ہماں وضع مستقیم باشند ما فقیران را از صحبت ایشان غیر از حرمان چارہ
نیست انتہی زیادہ چہ تصدیع دہد زیادہ والسلام اور شرکت جملہ مجالس غیر مشروعہ کی
نہ عام لوگوں کو درست ہے نہ مفتیوں کو قال اللہ تعالے وقد نزل علیکم فی الکتاب ان
اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بہا ویستہزأ بہا فلا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا
مثلہم الخ امام محی السنۃ بغوی رحمۃ اللہ علیہ معالم التنزیل میں آیۃ مذکورہ کی تحت میں فرماتے
ہیں وقال الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دخل فی ہذا الآیۃ کل محدث فی الدین وکل
مبتدع الی یوم القیامۃ اور اسی تفسیر کو قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں
ارقام فرماتے ہیں- ایسا ہی ایصال ثواب بہتر مگر رسوم غیر جائزہ و بدعت کو اوسکے ساتھ شریک
کرنیا ثواب کو کہو دینا اور گناہ کا مرتکب ہونا ہی قرون ثلثہ میں ایصال ثواب بھی کیا جاتا تھا

مگر نہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھی جاتی تھی نہ رسوم سوم و دہم بستم چہلم کی کچھ تعیین تھی۔
ایصال ثواب اسلئے الاموات کیجئے مگر بلا قید جیسا کہ بزرگان سلف کا طریقہ تھا نہ بطریق
اختراع و ابتداع خلف فتاوی سمرقند یہ میں مرقوم ہے قرأة الفاتحة والاخلاص والکافرون
علی الطعام بدعة اور کبیری شرح منیة المصلی میں ہے واتخاذ الطعام عند قرأة القرآن یکرہ
اور نصاب الاحتساب میں ہے ان معروفا یقوم فی صف النعال و یقرأ بعد الختم آیة من الاخلاص
ثلثا و من الفاتحة مرة وہو قائم والناس قعود انہ بدعة ولم ینقل ہذا الصنیع من السلف اور سنن ابن
ماجہ میں حضرت جریر بن عبداللہ رض سے مروی ہے کہ فرمایا کنا نری الاجتماع الی اہل المیت
وصنعهم الطعام من النیاحة انتہی چنانچہ فتح القدیر میں ہے واتخاذ الضیافة من اہل المیت وہی بدعة
مستقبحة لما روی ابن ماجة والامام احمد باسناد صحیح اور ملا علی قاری رحمة اللہ علیہ مرقاۃ شرح
مشکوۃ میں علامہ طیبی رحمة اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں قال الطیبی من اصر علی امر مندوب
وجعل عزما ولم یعمل بالرخصة فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعة
او منکر ہذا المحل تذکر الذین یصرون علی الاجتماع فی الیوم الثالث للمیت و یرونہ ارجح من
الحضور للجماعة ونحوہ اور فتاوی بزازیہ میں مرقوم ہے یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث
وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء و
الفقراء للختم او لقرأة سورة الانعام او الاخلاص انتہی اور شرح منہاج امام نووی رحمة اللہ علیہ
میں ہے الاجتماع علی المقبرة فی الیوم الثالث وتقسیم الورد والعود واطعام الطعام فی الایام
المخصوصة کالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرین والاربعین والشهر السادس
والسنة بدعة اور حضرت شیخ عبدالحق رحمة اللہ علیہ شرح سفر السعادت و مدارج میں فرماتے
ہیں این اجتماع مخصوص بروز سوم و ارتکاب تکلفات دیگر و صرف اموال بے وصیت

ارحق بتامی بدعت است حرام انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
وصیت نامہ میں فرماتے ہیں دیگر از عادات شنیعہ ما مردم اسراف است در ماتمہا و سوم
و فاتحہ سالیانہ این ہمہ را در عرب اول وجود نبود مصلحت آنست کہ غیر تعزیت وارثان میت
تا سہ روز و اطعام ایشان یک شبانہ روز رسمے نباشد انتہی اور حضرت قاضی ثناء اللہ
پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ بھی وصیت نامہ میں فرماتے ہیں و بعد مردن من رسوم دنیوی مثل
دہم و بستم و چہلم و ششماہی و فاتحہ سالیانہ ہیچ نکنند انتہی اللہم ارنا الحق حقا والباطل
باطلا فقط واللہ تعالی اعلم بالصواب وعندہ علم الحق والکتاب — الجواب صحیح ابو سعید محمد حسین

ہو الصحیح بندہ حبیب عفی عنہ لقد اصاب المجیب اللبیب جواب نہایت صحیح اور درست ہے

محمد حسین ابو سعید

بندہ حبیب

احمد عفی عنہ

حررہ دین محمد عفا اللہ عنہ

اصاب من اجاب

دین محمد

الجواب صحیح عبدہ المسکین تاج الدین غفرلہ ابوالخیر سعید الدین غفر اللہ لہ

تاج الدین غفرلہ

صح الجواب

ہذا الجواب صحیح عبدہ الجمیل

محمد عبدہ الجمیل

واقعی مولود کی اور فاتحہ سوم دہم چہلم مروجہ بدعت ہے اور ناجائز ہے حررہ خلیل احمد عفا اللہ عنہ

کلہا صحیح بندہ محمود عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح خاکسار محمد صدیق مرادآبادی

خلیل احمد ۱۲۹۶

محمود حسن ۱۳۰۳

محمد صدیق

صح عبدالرحمن کان اللہ لہ

عبدالرحمن

مدرس مدرسہ دیوبند
لقد سعی المجیب اللبیب سعیا موفورا
فکان سعیہ سعیا مشکورا

الجواب حق
محی الدین عفی عنہ مرادآبادی

احمد محی الدین خان ۱۲۹۰

محمد حسن ۱۳۰۱

مرادآبادی

فی الحقیقت محفل مولود شریف جو خالی نہیا و بدعات شرع سے ہووے تو ادب و مستحب ہے ورنہ حرام و ممنوع ہے اور طریقہ ایصال ثواب مندرجہ سوال بدعت ہے
کما حررہ المجیب فقط محمد قاسم علی عفی عنہ

مولانا محمد عبداللطیف محمد قاسم علی ۱۳۱۲

المجیب مصیب احمد حسن امروہی ‌‌ بندہ محمد حشمت علی عفی عنہ مراد آبادی ‌‌ الجواب صحیح ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ‌‌ المجیب مصیب محمد حسن عفی عنہ مراد آبادی ‌‌ ہذا ہو الصحیح

احمد حسن ‌‌ محمد حشمت علیخان ‌‌ اسمہ احمد ۱۲۹۷ ‌‌ محمد حسن ۱۲۸۸ ‌‌ عبد الحق ۱۳۰۸

اصاب من اجاب ‌‌ الجواب حق الحق حق بالاتباع ‌‌ الجواب صحیح

سید محمد عبد الرشید عفی عنہ ‌‌ عبد الحکیم عفی عنہ ‌‌ حسین شریف عفی عنہ بنگلوری مدراسی

سید محمد عبد الرشید ‌‌ عبد الحکیم ‌‌ حسین شریف

المجیب مثاب فی الجواب صواب ‌‌ لقد صح الجواب ‌‌ اصاب من اجاب

عاصی محمد عبد الحق ‌‌ احقر بشیر احمد عفی عنہ مراد آباد ‌‌ محمد جان علی

عبد الحق ‌‌ بشیر احمد ‌‌ جان علی ۱۲۹۸ ‌‌ محمد شاہ مقیم مراد آباد در باغ قاضی صاحب

اگر ذکر میلاد جناب سرور کائنات بطور وعظ متضمن روایات صحیحہ خالی بدعات سے ہو تو مستحسن ہے اور بالفعل رسمی مولد ہیں کہ بیشتر امور خلاف سنت و اشعار خلاف ادب بلکہ کفر والحاد تک مذکور ہوتے ہیں قابل حذر و زجر ہیں اور فاتحہ غیر مسنون جو بطرز مسنون التزاماً و اجتماع مردم و طعام میت جو رسمی طور پر تقسیم ہوا کرتا ہے خالی کراہت و بدعت سے نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب نقمہ المذنب الاواہ محمد لطف اللہ عفی عنہ (مفتی ریاست رامپور)

رسول اللہ
خادم شریعت مفتی
محمد لطف اللہ
سنہ ۱۲۹۸ھ ہجری

بیشک مجیب نے نہایت درست تحریر کیا ہے ‌‌ فماذا بعد الحق الا الضلال فقط براہ محمد رضا خان عفی عنہ ‌‌ الحق یوخذ بالنواجذ کتبہ العبد المتمسک باللہ الصمد محمد سلیم اللہ عفی عنہ

ولد محمد عمر خان محمد رضا خان ‌‌ محمد سلیم اللہ ۱۲۹۲ ‌‌ الجواب صحیح ‌‌ عبد القادر

مدرس مدرسہ اسلامیہ رامپور ‌‌ مدرس مدرسہ اسلامیہ رامپور

الحق احق بالاتباع حررہ عبدہ الضعیف محمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ رامپور ‌‌ رضا علی ابو الخیر محمد ۱۲۹۷ ‌‌ الجواب صحیح یہی حق ہے اور ماعداہ کا باطل عبد الوہاب خان عفی عنہ رامپوری ‌‌ عبد الوہاب خان ۱۲۸۵

بلا ریب محفل میلاد کہ جو فی زماننا بذا معمول بہ ہے وہ محض خلاف شرع اور منہی عنہ کا ہے اور ایصال ثواب بالتقید بالتعین اوقات کے ہونے کی نسبت ثابت ہی اور ہیئت کذائی فاتحہ مذکورہ اور سوم و دہم و بستم و چہلم و برسی وغیرہ سارے کے سارے افعال کہ جو مسلمانوں نے ہنود و دیگر مذہب والوں سے اخذ کیے ہیں شرعاً ناروا و ناجائز ہیں چنانچہ تقریر اپنے بعض بعض رسائل مطبوعہ سابق میں بھی بطور بسط اسکو لکھا ہی فقط اور سب جواب مجیب کے صحیح ہیں واللہ اعلم وعلمہ احکم واتم۔ مسکین محمد اسمعیل بیگ غفرلہ مدرس عربی مدرسہ امدادیہ المرقوم ۱۰ شہر ذیقعدہ ۱۳۰۹ ہجری (مہر: واسمعیل الجلیل ۱۳۰۹) مرادآبادی

قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب
محمد دایم علی عفی عنہ

دانعی نفس میلاد بطریق وعظ کچھ مضائقہ نہیں بلکہ مندوب مگر ہیئت مروجہ خالی از حرمت و بدعت نہیں (مہر: محمد دایم علی ۱۳۰۹) اور ایصال ثواب اس طریقہ پر بدعت فقط حررہ محمد عبد الغنی عفی عنہ سہسوانی مرادآبادی

(مہر: محمد عبد الغنی) بلا ریب طریقہ ایصال ثواب مندرجہ سوال زمانہ خیر القرون میں نہیں پایا جاتا ہی اور ایسے ہی محفل میلاد شریف بھی۔ الجواب صحیح محمد ہدایت العلی عفی عنہ

بلا شک یہ طریقہ ایصال ثواب یہ محفل میلاد و ہیئت کذائی عند اہل الشرع (مہر: محمد ہدایت العلی) بدلایل مذکورہ بالا و نیز ادلہ کثیرہ ما سواہم نامشروع و بدعت ہے لکھنوی مقیم مرادآباد کما فی الکتب الشرعیہ فقط

(مہر: محمد زکریا عفی عنہ ۱۳۰۹) [illegible] الجواب صحیح (مہر: محمد حسن [illegible])

ہر دو اجوبہ مرقومہ بالا بلا شک صحیح ہستند محفل میلاد بہیئت کذائی بدعت ست و فاتحہ رسمی و سوم و دہم و چہلم جملہ از رسوم ہنود ہستند واللہ اعلم کتبہ عبدربہ القوی محمد نعمت اللہ البردوانی الکھنوی

(مہر: [illegible] ۱۳۰۹)

الجواب صحیح ابو الفضل محمد نصیر الدین عفی عنہ۔ جوابات صحیح اور حق ہیں

عنایت الٰہی عفا اللہ عنہ سہارنپوری — سراج گنجی ثم شاہجہانپوری

(مہر: محمد نصیر الدین ابو الفضل) (مہر: عبد المنان عبد الرحمن) (مہر: عنایت الٰہی)

جوابات صحیح ہیں اس لئے کہ امورات مذکورہ سوال حق متلقی عن الرسول کے خلاف ہیں جو امور اوسکے خلاف ہیں وہ بدعت ہیں۔ سخاوت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ

صح الجواب بن غیر شک والارتیاب فاعتبروا یا اولی الالباب فقیر محمد حسین الدہلوی

(مہر: سخاوت علی) (مہر: محمد حسین)

الجواب صحیح ہر چیزے کہ از عبادات باشند وثبوتش بن خیر القرون نباشد آن بلاریب بدعت است وتجاوز از حدود شرعیہ است کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین المسکین خادم العلماء خلیل اللہ ڈہوڈیالوی ثم انبالوی

(مہر: مولوی خلیل اللہ)

امور مندرجہ سوال محض محظور اور ممنوع ہیں حاضر ہونا ایسے مواضع میں کام مبتدعین اور ناخبرداروں کا ہے ترسون کا ہے نفس محفل کو مندوب اور مستحب سمجھنا کام ناواقف کا ہی قواعد اصول اور تصریحات علمای فحول سے ذکر جناب صلعم کا البتہ مندوبات شرعیہ سے ہے محفل اور جملہ تقییدات بلاشبہ بدعت وکراہت ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب کتبہ العبد المعتصم سراج احمد عفا اللہ عنہ

(مہر: سراج احمد)

من اجاب فقد اصاب جمیل احمد اسرائیلی سنبھلی — محدث سنبھلی اسرائیلی

الجواب صحیح العبد محمد حسین تمنا — الجواب صحیح عزیز الرحمن عفی عنہ

(مہر: جمیل احمد) الجواب صحیح محمد امان اللہ الکشمیری عفی عنہ (مہر: محمد امان اللہ) (مہر: وتوکل علی اللہ العزیز الرحمن) (مہر: محمد حسین تمنا)

المجیب مصیب انعقاد جلسہ محافل مولود مروجہ جلسہ فاسقانہ ہے فاعل عامل کل بدعۃ ضلالۃ مرتکب حدیث بدعت ہیں خویدم العلماء ارجل من تراب اقدامہم

الجواب حق بلا ارتیاب محمد سعد الدین الکشمیری عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح بندہ محمد امین الدین عفی عنہ

الجواب صحیح العبد فتح محمد تہانوی

(مہر: لا تشک فیہ سنت محمد امین) (مہر: محمد سعد الدین) (مہر: فتح محمد) (مہر: محمد اسعد یار علی)

الجواب صحیح محمد منفعت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح بندہ امید رضا عفی عنہ

الجواب صحیح محمد اسحٰق امرتسری

محمد منفعت علی | غلام رسول | امید رضا ١٣١١ | محمد اسحاق

التزام مالا یلزم ان سب امور مین موجود ہے اور یہ التزام عبادات ہون یا عادات ہون ام[ر]
امر مین یہ حصہ شیطانی ہے حسب حدیث انصراف کے نماز سے جوکہ یہ سب امر خیر القر[ون]
مین نہین تھے تو انکا عدم خیر القرون مین واسطے ممانعت کے کافی ہے مجوز کو چاہیئے کہ کو[ئی]
حدیث یا آیت دلیل جواز کی پیش کرے عدم قدیم ہمارے واسطے دلیل کافی ہے اور ذکر
آنحضرت صلعم ہرصح موجب خیر و برکت کا ہے امور ممنوعہ اوسکے ساتھ مل کے اوس کو بھی ب[د]
جیسا کر لیتے ہین فقط واللہ اعلم بالصواب العبد عبد الرحمن عفی عنہ بقلم عبد السلام بن [عبد]
۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۳ھ از پانی پت

محمد عبد الرحیم ۱۲۸۳

یہ سب امور بدعات سیئہ سے ہین ان امورات کا التزام نہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور نہ خلفای راشدین سے ہے۔ قرآن کی مجلسون مین تو کوی حاضر ہوتا [نہین]
جیسے مولود خوش الحانون کے پڑھنے پڑھانے مین عوام کالانعام جمع ہوتے ہین اور سو[ا]
د ہم و غیرہ کل بدعات ہین فقط واللہ اعلم بالصواب

رحیم است بخشندۂ عاصیان ۱۲۸۲

الجواب صحیح محمد عبد الجبار عفی عنہ

صح سید مصطفی ابن محمد مفتی مدینہ خاص
قول صحیح من غیر شک و شبہۃ ومن شک
فیہ فقد کفر

سید مصطفی ابن محمد

الحق احق ان یتبع
العبد المسکین راجی رحمت للعالمین محمد بن[?]
رحمۃ الرحم الراحمین شیر کوٹی مدرس مدرسہ
رڑکی۔

محمد یسین عفی عنہ ۱۲۹۷

الجواب صحیح و انا ابوعبید الحق لاتجاوز عما فی ہذا الجواب الجواب صحیح والمجیب نجیح

احمد اللہ عفی عنہ کتبہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی کتبہ عبدالواحد بن عبداللہ الغزنوی

رحمہم اللہ

| احمد اللہ ابوعبید | الجواب صحیح احمد بن عبدالصمد الغزنوی | عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی | ہذا الجواب صحیح عبدالرحمن ابن محمد غزنوی | عبدالواحد بن عبداللہ الغزنوی |

الجواب صحیح ابواسحٰق محمد الدین عفی عنہ

| احمد بن عبداللہ الغزنوی | الجواب صحیح محمد عبدالرحمن الپساری | غلام العلی مرحوم شاعۃ القرآن | عبدالرحمن ابن محی الدین غلام العلی قصوری |

| ابواسحاق محمد الدین |

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جواب صحیح اور بالکل صحیح ہے ابوالوفا ثناء اللہ

کفاہ اللہ خادم مدرسہ تائید الاسلام امرتسر (ثناء اللہ محمود ہے)

مولود خوانی مطلقًا وغیرہ رسوم وعادات جہلہ موت فوت مین جو اوپر مذکور ہوئے سب بدعت

وضلالت اور صریح گمراہی ہین کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار وماذا بعد الحق الا الضلال

ومن لم یقبل فلیباہلنی حررہ (عبدالحق الغزنوی مباہل اہل باطل) الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال

اللہم ارنا الحق حقا والباطل باطلا ابویعلی عبدالاعلی غزنوی

الجواب صحیح

وارزقنا اجتنابہ للہ من اجاب

| عبدالغفور | محمد عبدالعزیز | ابو یعلی عبدالاعلی |

احقر الدہور بندہ عبدالغفور غفر لہ

ذکر ولادت اور ایصال ثواب میت کو جائز اور مستحب ہے لیکن جس طرح جہلاء زمانہ نے قیام وغیرہ

متفرق قیدین نکالی ہین یہ بدعت سیئہ ہین اور اصرار کرنا بدعت کا کبیرہ ہے

اور بعض وقت نوبت کفر تک پہونچتی ہے حکیم محمد ضیاء الدین عفی عنہ بقلم بندہ احمد۔

| حکیم محمد ضیاء الدین خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمہ اللہ | رامپوری |

نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہ در مسئلہ مجلس میلاد وفاتحہ برفع شبہات مولوی نذیر احمد خانصاحب رامپوری کہ شبہہ براہین قاطعہ مین مجلس میلاد کو بدعۃ ضلالہ کہا اور فاتحہ اور محفل میلاد کرنیوالون کو ہنود اور روافض لکھا۔ از فقیر امداد اللہ چشتی فاروقی عفی عنہ بخدمت مولوی نذیر احمد خان صاحب بعد تحیۃ السلام آنکہ آپکا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا ہرچند کہ بعض وجوہ سے عزم تحریر جواب نہ تہا مگر بغرض اصلاح اور توضیح مطلب براہین قاطعہ بالاختصار کچھ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالے نفع پہونچادے ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ **جواب** صاحب براہین قاطعہ نے نفس ذکر میلاد کو بدعت ضلالہ نہین کہا

بقلم مشتاق احمد مراد آبادی

الحمد للہ والمنۃ کہ بتاریخ ۱۵- ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ کو یہ پہلا حصہ اختتام کو پہونچا بفضلہ وکرمہ

قیودات زائدہ محرمہ کردہ ہے کو کہا ہے اور نہ نفس ذکر وقیام کرنے والون کو ہنود و روافض لکھا بلکہ عقیدہ باطلہ پر حکم حرمت ومشابہت روافض و ہنود کا لگایا ہے چنانچہ خود فتوی جناب مولوی احمد علی صاحب مرحوم اور مولوی رشید احمد صاحب سلمہ مین یہ امر مصرح موجود ہے کہ نفس ذکر میلاد کو وسے باعث حسنات وبرکات لکھتے ہین اور براہین قاطعہ مین مکرر اسکو ظاہر کیا ہے انصاف شرط ہے

فقط مطبوعہ گلزار ابراہیم مراد آباد

تاریخ طبع

از مورخ بے ہمتا مولوی سید فرید احمد ذکا مرادآبادی

رسالہ فتاوے رشیدیہ

۱۳ و ۱۳

چو این نسخہ بدیل طبع شد | ز زحمت بعید و برحمت قریب
چہ تاریخ احسن برآمد وفا | ذکا گفت ۔ زیبا عجیب و غریب
۱۳ ھ ۲ ۳

رسالہ اتباع سنت

یہ رسالہ دعا بعد کت باثبات فاتحہ مروجہ مولوی گل خاں صاحب کابلی مدرس مہتمم مدرسہ امدادیہ مرادآباد نے لکھا تہا یہ اوس کا جواب ہے فاتحہ مروجہ کی تردید مین ایسا جامع و دندان شکن یہ جواب واقع ہوا ہے کہ جس روز سے یہ جواب کابلی مولویصاحب مذکور کو ملا ہے تالیفات ترویج بدعت کی بند کر دی ہے۔ غالباً جواب ہذا کو تسلیم کر کے اپنے قدیمی خیال پر رجوع کر لی ہو چنانچہ اسی فتاوی رشیدیہ مین صفحہ ۱۴۷ پر مولویصاحب کے قدیمی خیال ظاہر ہوتے ہین ۔ ناظرین اوس کو ملاحظہ فرماوین ۔ اور اس رسالہ کو خرید فرما کر لطف اتباع سنت اوٹھاوین ۔ قیمت صرف ۱ علاوہ محصول مقرر ہے۔